عجائباتِ مسمریزم

Published by
FREE AMLIYAAT BOOKS ..PDF

التماسِ مؤلف

آج تک اردو زبان میں جس قدر کتابیں علم مسمریزم کے اوپر لکھی گئی ہیں۔ اُن سے صاف ظاہر ہے کہ وہ بالکل بیکار اور نکمی ہیں۔ اور جس غرض کے لئے کہ وہ لکھی گئی ہیں اُسے کسی طرح پر بھی پوری نہیں کر سکتی ہیں۔ کیونکہ اُن میں سے بعض میں تو اصول نامکمل ہیں اور بعض کی عبارت اس قدر مہمل ہے کہ کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی۔ اور بعض میں ایسے دشوار طریقے بتائے گئے ہیں خصوصاً نفع کی جگہ اُلٹا نقصان ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ عامل کا عامل بنا رہنا مشکل ہے۔ اس کی دماغی اور جسمانی دونوں قسم کی صحت کو نقصان پہنچتا ہے۔

ہم نے اس رسالہ میں یہ التزام کیا ہے کہ جو باتیں درج کی ہیں وہ نہایت سہل ہیں اور اُن کا عمل بھی آسان ہے۔ اُن سے نہ تو جسمانی صحت کو کوئی نقصان پہنچتا ہے۔ اور نہ دماغی صحت کو اور نہ اس قدر محنت لگتی ہے۔ الغرض یہ کہ ہماری کتاب تھوڑے ہی عرصہ میں اور بلا کسی قسم کا نقصان پہنچائے کے ہر شخص کو مسمریزم کا ماہر اور کامل ماہر بنا دیتی ہے۔

معمول کو متاثر کرنے کا جو طریقہ قدیم سے چلا آتا ہے۔ وہ نہایت دشوار ہے اس پر اول تو عامل ہی بڑی دقت سے قادر ہو سکتا ہے۔ اور پھر معمول کو متاثر کرنے میں اُسے ایک بڑی جانفشانی اور جد و جہد کرنی پڑتی ہے اور جب معمول متاثر ہو جاتا ہے تو اس کی دماغی صحت کو بہت ہی ضعف اور نقصان پہنچتا ہے۔ ہم نے اس قاعدہ کو بھی درج کیا ہے اور محض اس خیال سے کہ عامل کو اُسکی بُرائی بھلائی اچھی طرح معلوم ہو جائے۔ اور اُسکے مقابلہ میں نئے طریقہ کو جو نہایت مفید اور نفع سے سراسر ہے درج کر دیا ہے۔

اس رسالہ میں مسمریزم کی تمام شاخوں پر بحث کی گئی ہے۔ اور کوئی بھی قاعدہ اور اصول نہیں جس پر اس میں کافی مسائل موجود نہیں۔ ان

ہیں سے ہم چند ایک کے نام **ذیل** میں درج کرتے ہیں :-

مسمریزم نماس
ہپنوٹزم
میگنازم (قوت مقناطیسی)
سوازم
تسخیر ارواح
قرزو مسمریزم
پرسنل میگنازم
حیوانی میگنازم
مسمریزم علاجی
مسمریزم اکتسابی
سنیس کو ہتورا چیکس
روشن ضمیری
احتوال التا
احتوال ایا
دلوں کا بھید بتانے کا طریقہ

اس کتاب کی تیاری میں بیسے لائق مسمریسٹوں کے طریقوں اور کتابوں سے مدد لی گئی ہے جو کہ اپنے زمانہ میں تصدیق کئے جاتے ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل تحریرات سے صاف صاف طور پر عیاں اور واضح ہوتا ہے :-

ا- مسمریزم کا کورس مصنف ایس لالہ ولیم - اے - پی - ایچ - ڈی - ایل ایل ڈی +

۲- امریکہ کی سائیکک کمپنی کا کورس مسمریزم +

۳- رسالہ مسمریزم مصنف ڈاکٹر جیمس کوٹس پی - ایچ - ڈی - ایف - اے - ایس - ایڈیٹر فرینولوجیکل اینول اور پروفیسر مینٹل سائینس اینڈ بالی بین گلاسگو +

۴- انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا طبع نہم +

۵- برٹش میڈیکل جرنل بابت ۱۸۹۲ء +

۶- رپورٹ متعلق کمیشن انقلاب ملک فرانس +

۷- میڈیکل و سرجیکل جرنل لنڈن ۱۸۲۹ء +

۸- حوالہ جات مسمریزم متعلقہ کولمبیا انسٹیٹیوٹ امریکہ +

۹- کیورز آف مسمریزم مصنف ڈاکٹر ایس سی لال صاحب ایڈیٹر +

فہرست مضامین عجائبات مسمریزم

صفحہ	مضمون

فہرست مضامین

مضمون — صفحہ

MESMERISM

AND

HYPNOTISM

جس میں مسمریزم کے تاریخی حالات ۔ وجہ تسمیہ ۔ حقیقت ۔ تصور مراقبہ ۔ معمول کو متاثر کرنے کے طریقے ۔ مجلسی کرشموں ۔ عادات کی درستی ۔ قوت مقناطیسی ۔ بیان تسخیر ۔ روز ازم ۔ عامل بننے کے طریقوں ۔ عامل و معمول کے خواص ۔ ختم اور اٹھانے کا بیان ۔ مسمریزم کے ذریعہ مختلف امراض کا علاج ۔ ٹرینو مسمریزم ۔ جانوروں کو متاثر کرنے کے طریقوں ۔ معمول سے علاج تشخیص کرانا ۔ دفینہ نکلوانے ۔ مردوں سے ملاقات کرانے ۔ افسر کو مہربان کرنے ۔ معشوق کو بس میں کر لینے ۔ عالم ارواح کا نظارہ کرانے وغیرہ وغیرہ کے حالات مندرج ہیں

مسمریزم کا تاریخی بیان

تواریخ اس بات کی شاہد ہے کہ زمانہ ہائے گزشتہ سے مسمریزم چلا آتا ہے اور جس زمانہ کا نام تاریخ عالم میں ابتدائی زمانہ ہے اس میں بھی اس کا وجود پایا جاتا ہے۔ مسمریزم یا قوت مقناطیس نے مرور زمانہ کے [illegible] زمانوں میں اپنا نام بدل لیا۔ اور مختلف زمانوں میں اس کے مختلف نام رکھے گئے لیکن اس کے اصول اور اس کی طاقت و تاثیر میں ذرا بھی فرق نہیں آیا ہے۔

مصر کا ایک زبردست اور نامور فیلسوف اور مورخ پلینس لکھتا ہے کہ قدیم زمانہ میں بعض لوگ مریضوں کو چھو کر یا پھونک مار کر شفایاب کر دیا کرتے تھے۔

عبرانی اور اسوری قوم میں اس طریق علاج کا رواج تھا جیسا کہ انکی پاک کتابوں سے ظاہر ہے۔ ۲ سلاطین ۵ باب ۱۱ آیت میں لکھا ہوا ہے کہ پر نعمان خفا ہوا۔ اور چلا گیا اور بولا مجھے گمان تھا کہ وہ بے شک مجھ پاس باہر آوے گا۔ اور کھڑا ہو کر خداوند اپنے خدا کا نام لے گا۔ اور اس جگہ اپنا ہاتھ پھیرے گا اور کوڑھی کو چنگا کر دے گا۔

اسی طرح گنتی ۲۷ باب - آیات ۱۸ - ۲۳ میں لکھا ہوا ہے کہ "تب خداوند نے موسیٰ کو کہا کہ نون کے بیٹے یشوع کو لے - وہ ایک شخص ہے جس میں روح ہے تو اُس پر اپنا ہاتھ رکھ اور اُسے الیعاذر کاہن اور ساری جماعت کے آگے کھڑا کر اور اُسے اُن کے حضور وصیت کر - اور اپنی عزت میں سے کچھ اُس پر ڈال دے - تاکہ بنی اسرائیل کی ساری جماعت اُس کی فرمانبرداری کرے - وہ الیعاذر کاہن کے آگے کھڑا ہو - جو اُس کے لئے اُریم کا حکم خداوند کے حضور پوچھے - وہ اور سارے بنی اسرائیل ساری جماعت سمیت اُس کے کہنے سے باہر نکلیں اور اسکے کہنے سے بھیتر آویں - سو موسیٰ نے جیسا خداوند نے اُسے فرمایا تھا کیا - اور اُس نے یشوع کو لیکر الیعاذر کاہن اور ساری جماعت کے سامنے کھڑا کیا - اور اُس نے اپنے ہاتھ اُس پر رکھے اور اُسے جیسا خداوند نے اُسکو فرمایا تھا وصیت کی" ۔

کتاب مقدس میں اور کئی مقامات پر بھی اس علم اور اس طریق علاج کا ذکر آیا ہے۔

مختلف قوموں میں مکاشفہ - پیشین گوئیاں - خواب اور دیگر ذرائع سے بعض معاملات کا انحصار کیا جاتا تھا - اور مریض کے اوپر تھوک کر یا اُسے چھو کر - یا اُس کا دامن پکڑ کر - یا اُسے ٹھوکر لگا کر یا کسی اور طریقہ سے تندرست کر دیا جاتا تھا - یہودیوں میں یہ باتیں عام طور پر رائج تھیں ۔

ہندوستان - یونان - مصر - روم - فرانس - چین اور ایران وغیرہ میں بھی قدیم زمانہ میں مسمریزم کا بڑا رواج تھا ۔

قدیم زمانہ میں یونان میں البتہ ایک طریقہ میں مریضوں کا علاج کرتے تھے - اور اُسے "خفیہ علاج" یا "کشف" کہتے تھے - ہپوکریٹس حکیم لکھتا ہے کہ "جسم کے اندر جو دکھ یا درد یا تکلیف ہوتی ہے وہ آنکھیں بند کرنے سے روحِ انسانی کو نظر آ جاتی ہے" اور یونان میں اکثر طبیب مریض کے اس مقام کو جہاں درد یا مرض یا کوئی اور شکایت ہوتی تھی - اپنے ہاتھ سے ملتے تھے ... اور بعض الاطبّاء اس کے قائل ہیں

کہ طبیب کے ہاتھ میں سے ایک قسم کی مفید حرارت خارج ہو کر مریض کو نفع پہنچا سکتی ہے۔ یونان میں نیتھ کے مقام پر ایک غار تھا جسے پلوٹو دیوتا اور جونو دیوی کے نام پر متبرک سمجھا جاتا تھا۔ اور وہاں کے پوجاری سے مریض اکثر اپنی صحت کے لئے مکاشفے طلب کیا کرتے تھے۔ ان کے جواب میں جو بات پوجاری اُن سے کہتا تھا۔ اُس پر وہ عمل کرتے تھے۔ اس سے اُن کو آرام ہو جاتا تھا۔

رومیوں میں بھی مسمرزیم کا بڑا رواج تھا۔ حکیم اسقلاپیدس اپنے مریضوں کے لئے خواب کے ذریعہ علاج تجویز کیا کرتا تھا۔ وہ ہاتھوں سے جھاڑے دے کر اور مقام درد کو ہاتھ سے مل کر اور اُس پر پھونک لگا کر یا مریض کو سلا کر اُس کو چنگا کر دیا کرتا تھا۔ وارو مؤرخ لکھتا ہے کہ تامیبل جو ایک عورت تھی اور جسے مکاشفہ دینے کی قدرت تھی وقتی امراض میں لوگوں کو خواب کے ذریعہ علاج بتایا کرتی تھی۔ جس پر عمل کرنے سے اُن کو صحت حاصل ہو جاتی تھی۔ جسٹن زاہد نے بھی اِس عورت کے مکاشفوں کا ذکر ایک کتاب میں کیا ہے۔

ہندوستان میں ایک زمانہ ایسا گذرا ہے جس میں بہت سے رشی منی لوگ بیمار کو چھو کر یا ڈنڈے مار کر تندرست کر دیا کرتے تھے بعض اوقات وہ اپنی دھونی میں سے ذرا سی راکھ اُٹھا کر دیدیتے تھے جس کے کھانے یا لگانے سے مریض کی شکایت دور ہو جاتی تھی۔ اور اِن باتوں کا ذکر ہندوؤں کی کتابوں میں جابجا موجود ہے۔

چین میں بھی مسمریزم کا رواج تھا۔ اور اُن کی تاریخ سے اس کا پتہ چلتا ہے۔ اُن کے ہاں ایک مستند کتاب ہے جسے قصص۔ افسانوں اور روایات کا مجموعہ کہنا چاہئے۔ اس میں جابجا لکھا ہوا ہے۔ کہ چین کے اطبا جانوروں کو سلا کر اُن کی شکایات دُور کر دیتے تھے۔ اور انسان اور بچوں پر دم کر کے اُن کو سلا کر تندرست کر دیا کرتے تھے۔ اسی کتاب میں ایک جگہ یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ ایک اہل علم نے اپنے ایک عابد

کو جس سے وہ خوش ہو گیا تھا۔ لوگوں کے نفع کی غرض سے ایک ایسا طریقہ بتایا جس سے مریضوں کو صحت ہو جاتی تھی ۔

فرانس میں بھی قدیم زمانہ میں مسمریزم کا بڑا رواج تھا۔ اور جب وہاں قوم ڈرئیوڈ کی حکمرانی تھی۔ تو مستورات عورتیں مکاشفوں کے ذریعہ پیشگوئیاں کیا کرتی تھیں۔ اور مریضوں کے لئے علاج تشخیص کئے جاتے تھے۔ ان باتوں کا پتہ صاف صاف طور پر نہیں لگتا۔ ٹیمپر فینڈیش اور وو ڈپس کس قوموں کے کارناموں سے لگتا ہے۔ جنہوں نے ایسے بہت سے واقعات اپنی تصانیف میں بیان کئے ہیں ۔

اگر زیادہ تحقیق سے کام لیا جائے۔ اور مختلف ملکوں اور قوموں کی تاریخ کی ورق گردانی کی جائے تو معلوم ہو جائے گا۔ کہ دنیا میں ایسی کوئی قوم نہ تھی جس میں مسمریزم کا رواج نہ تھا۔ اور جس کے ذریعہ علاج معالجہ کیا جاتا تھا اور پیشگوئیاں کی جاتی تھیں ۔

مسمریزم کی وجہ تسمیہ

لفظ مسمریزم لفظ مسمر سے نکلا ہے۔ مسمر ایک شخص تھا جسے علم ادویہ اور طبابت میں بڑا ملکہ تھا۔ وہ دریائے رائن کے کنارے پر ۱۷۳۴ء کو پیدا ہوا تھا۔ اس شخص نے ویانا کے کالج میں پروفیسر وان سوسٹن اور پروفیسر ہائن سے علم ادویہ اور طبابت سیکھی۔ اور اعلیٰ درجہ کی سند حاصل کی۔ اس نے جیسوٹ فرقہ کے ایک پادری کو مسمریزم کے ذریعہ جسے وہ قوت مقناطیس حیوانی کے نام سے یاد کیا کرتا تھا۔ مریضوں کا علاج کرتے ہوئے دیکھا۔ ۱۷۷۵ء میں اس نے اس طریق علاج کی خود بھی تحقیقات شروع کر دی۔ اور جب

وہ اس سے خوب ماہر ہوگیا تو اپنے طور پر مریضوں کا علاج کرنے لگا +

ڈاکٹر مسمر کا پورا نام ڈاکٹر انتھنی مسمر تھا۔ جب وہ اپنے ملک میں تجربات کر چکا۔ تو اُس نے جرمنی اور سوئٹزرلینڈ کا سفر کیا۔ اور بہت سے شہروں اور قصبوں میں گیا۔ جہاں وہ کامیابی کے ساتھ مریضوں کا علاج کرتا رہا۔ عوام الناس کیا بلکہ علماء فضلاء۔ اُمرا اور بادشاہوں نے اُس کے تجربات دیکھے۔ اور اُس کے معتقد ہوگئے +

ڈاکٹر مسمر ۱۷۷۸ء میں فرانس کو گیا۔ اور وہاں اُس نے مختلف مقامات پر مریضوں کا حیرت انگیز طریقہ میں علاج کیا۔ اُس کی خدمت میں فرانس کے عالم فاضل رہنے لگے۔ اور اس امر کی کوشش کرتے تھے۔ کہ اُس کے طریق علاج کا راز معلوم کریں۔ فرانس میں ایک انجمن بھی ڈاکٹر مسمر کے طریق علاج کا راز معلوم کرنے اور اس کی آزمائش کرنے کے لئے قائم کی گئی۔ اسی ڈاکٹر نے جس طریقہ کا رواج دیا۔ اُس کا نام مسمریزم پڑ گیا +

تمہید

فلسفہ ایک زبردست علم ہے۔ جتنے علوم اس وقت تک ظہور میں آچکے ہیں وہ سب فلسفہ کے بچے سمجھو۔ گویا فلسفہ اُم العلوم ہے۔ یا یوں کہو کہ فلسفہ ایک تخم ہے۔ جس سے وہ درخت پیدا ہوا ہے۔ جس کی مختلف ڈالیوں کو مختلف علوم کہا جاتا ہے +

اس فلسفہ کی مدد سے وہ وہ باتیں ظہور میں آئی ہیں جو اپنے ظہور سے پہلے اگر ناممکن نہ تھیں تو محال ضرور کہی جاتی تھیں۔ ایک زمانہ تھا کہ حکیم بطلیموس نے یہ ثابت کر دکھایا کہ زمین ساکن ہے۔ اور آفتاب و ماہتاب و دیگر ستارے اس کے گرد چکر لگاتے ہیں۔ اس نے اسی

علم کے زور سے لوگوں کو اس قاعدہ کا معتقد بنا دیا۔ اور مدتوں یہ قاعدہ لوگوں کی زندگی کا دستورالعمل رہا۔ اور ساکنان زمین اس پر ایمان لاتے رہے۔

بطلیموس کے بعد ایک اور زبردست حکیم یا فیلسوف یونان میں گذرا۔ جس کا نام فیثاغورث ہے۔ اُس نے اپنے علم و دماغ کے زور اور فلسفہ کی مدد سے بطلیموس کے اس قاعدہ کو جھوٹا ثابت کر دکھایا اور لوگوں کو منوا دیا کہ زمین ساکن نہیں ہے بلکہ متحرک ہے۔ وہ بھی سبع سیارہ میں داخل ہے۔ اور آفتاب سب سے زیادہ زبردست ہے۔ تمام سیارے اس کے گرد حرکت کرتے ہیں۔

الغرض اسی فلسفہ کی مدد سے بہت سی باتیں ظہور میں آئیں جن میں سے ہر ایک بذاتِ خود نایاب ہے۔ اور اُن سے علم انسانی میں قابل قدر اضافہ ہوا۔ اگرچہ پُرانے قاعدے مٹتے جاتے ہیں اور نئے قاعدے جاری ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن دراصل وہی باتیں مٹ جاتی ہیں۔ جن کی بنیاد فلسفہ پر نہیں ہوتی۔ رفتہ رفتہ اس علم نے یہ بھی ظاہر کر دیا کہ خود انسان جس کے ذریعہ فلسفہ نے بہت سی باتیں ظاہر کر دیں اُس کی حقیقت کیا ہے! اور اس میں اور اس کے پیدا کرنے والے میں کیا تعلق ہے؟ انسان میں کون کون سی قوتیں پائی جاتی ہیں۔ اور اگر وہ اُن قوتوں سے کام لے۔ تو کون کون سے کام سرانجام دے سکتا ہے؟

اس فلسفہ نے پورے طور پر ظاہر کر دیا کہ انسان میں بہت سی خالق عالم نے ودیعت کی ہیں۔ انسان خدا کا ایک جزو ہے۔ اور اگر انسان علم النفس پر عمل کرے تو وہ اپنی اس زمینی زندگی ہی میں خدا کا جلوہ اپنے نفس اپنے دماغ اور اپنے دل میں دیکھ سکتا ہے اور اُسے اُس کی حقیقت نظر آ سکتی ہے۔ اُسے اپنی ذات میں اپنا ہی جلوہ دکھائی دے سکتا ہے۔ اور اللہ اپنی ہستی یا روح جو تمام ظاہری۔ باطنی۔ حاضر۔ غائب باتوں کی مالک ہے وہ بھی نظر آ سکتی ہے۔

اسی علم النفس کے مختلف حکماء یا فیلسوفوں نے مختلف نام رکھے ہیں۔ مثلاً علم التوجہ۔ تصرف۔ گیان۔ مسمریزم۔ اس آخری نام کے لئے بھی مختلف فیلسوفوں نے مختلف نام رکھ لیے ہیں۔ اور خصوصاً اہل یورپ و امریکہ نے۔ وہ اسکے نئے نئے نام رکھ کر ہم کو اس کا مشتاق بناتے رہتے ہیں۔ جو چیز اہل مغرب نے اہل مشرق سے لی تھی اب وہ انہیں کے روبرو نئے ناموں سے اُسے پیش کرتے ہیں ❖

اہل مغرب میں اہل یورپ و اہل امریکہ دونوں شامل ہیں۔ اُن میں سے کوئی اُسے مسمریزم کہتا ہے تو کوئی اُسے ہپنوٹزم کے نام سے پکارتا ہے۔ کوئی اُسے زوانزم کے نام سے یاد کرتا ہے۔ تو کوئی اُسے مقناطیس کا نام دیتا ہے۔ کوئی اُسے میگنا ٹزم کے نام سے موسوم کرتا ہے تو کوئی اُسے مائینڈ ریڈنگ یا کیرکٹر ریڈنگ بتاتا ہے ❖

مسمریزم کے ذریعہ انسان بڑے زبردست کام کرسکتا ہے یہاں تک کہ وہ تمام دنیا کا فائق ہوسکتا ہے بلکہ خدا کا وصل اور قرب بھی حاصل کرسکتا ہے۔ گویا مسمریزم ہر جسم کی تسخیر کا اعلےٰ ذریعہ ہے ❖

ہر انسان ان تین اجزاء سے مرکب ہے۔ مادہ۔ عقل۔ روح۔ حکماء نے عقل کے دو حصے کر دیئے ہیں۔ ایک عقل مفرد۔ دوسرا دماغ۔ جب عقل کام کرتی ہے اور اپنی فاعلی حالت میں ہوتی ہے۔ تو اس کے فعل کا ایک قوی اثر دماغ پر پڑتا ہے۔ اور ایسا اثر پیدا کرتی ہے کہ انسان اُسے دیکھ کر حیرت کا پتلا ہو جاتا ہے۔ اس اثر سے وہ باتیں ظہور میں آتی ہیں جو مسمریزم کے ذریعہ حاصل ہونے والی بتائی گئی ہیں۔

عقل کے اثر سے دماغ پر تین حالتیں طاری ہوتی ہیں :۔ معرفت ادنےٰ۔ معرفت اوسط۔ معرفت اعلےٰ ❖

معرفت ادنےٰ کے وقت تو انسان کے دماغ پر ایسی حالت طاری ہوتی ہے جیسے کہ انسان سوتے میں خواب دیکھتا ہے۔ اس وقت اُسکے حواس قائم رہتے ہیں ❖

معرفت اوسط کے وقت انسان کے دماغ پر ایسی حالت طاری ہوتی ہے جیسے کہ عالم تصور میں ۔ اور اس وقت اسکے حواس بالکل دماغ کے تابع ہو جاتے ہیں ۔ گویا حواس اور دماغ ایک ہو جاتے ہیں ؎

معرفت اعلےٰ کے وقت انسان کے دماغ پر ایسی حالت طاری ہوتی ہے جیسی کہ عالم سکوں کی ۔ اس وقت وہ حواس کے عالم سے گذر کر عالم ادراک میں پہنچ جاتا ہے ۔ اور پردہ حجاب جو اس کے دماغ کے سامنے پڑا ہوتا ہے وہ اٹھ جاتا ہے ۔ اسے اپنی روح اور روح میں نور خدا کا جلوہ نظر آنے لگتا ہے ۔ اس وقت اس کا دماغ اس کے روح کا تابع ہو جاتا ہے ۔ گویا دماغ اور روح کا وصل ہو جاتا ہے ؎

جب انسان اس آخری درجہ یا حالت کو پہنچ جاتا ہے ۔ تو تمام طاقت تمام قدرت ۔ تمام مسرت ۔ تمام علم اور تمام ادراک کا مالک ہو جاتا ہے ۔ اور جو بات کرنا چاہتا ہے ۔ اسے آناً فاناً کر لیتا ہے ؎

مسمریزم کے ماہرین بھی ان ہی تینوں حالتوں میں سے ایک یا دو یا تینوں حالتوں کو حاصل کرتے ہیں ۔ آخری حالت کو وہ بہت ہی کم پہنچتے ہیں ۔ کیونکہ پہلی ہی حالت میں پہنچکر ان کو کچھ اس قسم کی مسرت حاصل ہوتی ہے ۔ کہ دنیا کی شان و عظمت کو ہیچ سمجھنے لگتے ہیں ۔ اور ان کی مزاج میں ایک قسم کا استغنا آ جاتا ہے ؎

معرفت کی تینوں حالتیں تصور و مراقبہ کے ذریعہ حاصل ہوتی ہیں ۔ اور تصور و مراقبہ کی مدد سے انسان اپنے جسم ۔ اپنے دل ۔ اپنے دماغ ۔ اپنے حواس پر قابو حاصل کر لیتا ہے ۔ اس کے بعد وہ خارجی چیزوں پر خواہ وہ ذی روح ہوں خواہ غیر ذی روح قابو پا لیتا ہے ۔ مگر جب تک کوئی شخص اپنے اوپر قابو یافتہ نہیں ہو جاتا خارجی باتوں پر قابو نہیں پا سکتا ؎

پہلا قاعدہ تصوّر

جو شخص مسمریزم کا ماہر بننا چاہے۔ اُسے پہلے مندرجہ ذیل قاعدہ پر عمل کرنا چاہیے۔

سب سے پہلے اُسے ایک مکان میں جہاں کسی قسم کا شور و شر نہ ہو زمین کے اوپر کسی قسم کا فرش بچھا کر بیٹھنا چاہیئے۔ یا لیٹے ہوا کر اور سر ذرا سیدھا کرکے۔ اور پھر نگاہیں نیچے ڈال کر یا آنکھیں بند کرکے اپنے دل میں خدا کی حضوری کا تصور باندھنا چاہیئے۔ یعنی یہ سمجھ لے۔ کہ اس وقت وہ خدا کی حضوری میں ہے۔ یا اگر خدا کا تصور نہ باندھے تو کسی اور شخص کا تصور باندھے۔ اور سیدھے ناک سے دم کھینچے یعنی اندر کو سانس لے۔ مگر سانس فقط اتنا لے جو ایک سیکنڈ میں ختم ہو۔ اور اُسے ایک سیکنڈ تک روکے رہے۔ اور پھر آہستہ آہستہ الٹی ناک سے اس طرح آہستہ آہستہ باہر نکالے کہ ایک سیکنڈ میں نکل جائے۔ پھر ایک سیکنڈ بعد ناک کے الٹے نتھنے سے اسی طرح سانس لے۔ اسی طرح اُسے روکے اور اسی طرح اُسے سیدھے نتھنے سے باہر نکالے اسی طرح سات مرتبہ سیدھے نتھنے سے سانس لے۔ اور الٹے نتھنے سے باہر نکالے۔ اور سات مرتبہ الٹے نتھنے سے سانس لے اور سیدھے نتھنے سے باہر نکالے۔

یہ عمل ابتدا میں ہر روز دن میں تین بار کرنا چاہیئے۔ یعنی صبح۔ دوپہر اور شام کو۔ بیکسی تنہائی میں جہاں نہ کسی قسم کا شور ہو۔ اور نہ کوئی ایسی بات ہو جس سے خیال بٹ سکے۔ یہ عمل تین دن تک جاری رکھنا چاہیئے اور مسلسل طور پر۔ یہ نہیں کہ ایک دن کیا اور دوسرے دن چھوڑ دیا۔ اور پھر تیسرے دن کیا۔

اس کے بعد تین دن تک یہ عمل دن میں تین تین بار کرے :-
تنہائی میں بیٹھنا جیسا کہ پہلے عمل میں بیان ہو چکا ۔ اور گہری سانس لینا جو تین سیکنڈ میں لی جائے ۔ اُسے تین سیکنڈ تک روکے رکھنا ۔ اور پھر اُسے تین سیکنڈ میں خارج کرنا ۔ سانس ایک بار سیدھے نتھنے سے لینی ۔ اور اُلٹے نتھنے سے خارج کی چاہیئے ۔ اور ایک بار اُلٹے نتھنے سے لینی اور سیدھے سے خارج کرنی چاہیئے ۔ دونوں قسم کی سات سات سانس لینی چاہئیں ۔

اس کے بعد پھر تین دن تک ہر روز تین تین بار یہ عمل کیا جائے تنہائی میں بیٹھنا اور کسی شے کا تصور باندھنا اور ایسی گہری سانس لینا کہ پانچ سیکنڈ میں پوری ہو سکے ۔ اُسے پانچ سیکنڈ تک روکنا اور پانچ سیکنڈ میں خارج کرنا ۔ ایک بار سانس سیدھے نتھنے سے لینا اور اُلٹے نتھنے سے خارج کرنا ۔ دونوں کی سات سات سانسیں لینا ۔

ہدایت :- جس شے کا تصور عمل کے وقت باندھے وہ حتے الامکان ذی روح ہونی چاہیئے ۔ کیونکہ ذی روح چیز پر تصور کا اثر جلد تر ہوتا ہے اس کا سبب یہ ہے کہ اُس میں متاثر ہونے کا مادہ یا قوت ہوتی ہے اور جب تصور اُس پر اپنا اثر ڈالتا ہے تو وہ بہت جلد متاثر ہو جاتی ہے جو لوگ ابتدا ہی سے غیر ذی روح اشیاء کا تصور باندھتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں ۔

اس کے بعد ایک ہفتہ کا عمل کیا جائے اور اس عمل میں ہر قسم کی سانس کی مقدار اتنی ہی رکھی جائے جتنی کہ پہلے عمل میں ہو ۔ چودہ سانسوں سے زیادہ نہیں لینا چاہیئے ۔ البتہ ان کے وقت میں بتدریج اضافہ جاری رہے جیسے کہ ایک سیکنڈ سے تین سیکنڈ اور تین سے پانچ سیکنڈ ۔

چوتھا عمل جب کیا جائے ۔ تو اس وقت ہر سانس کا وقت صاف کیا جائے ۔ اور دل میں کسی ذی روح شے کا تصور

اس طرح باندھا جائے کہ وہ تابعداری کی طرف مائل ہے۔ یا یہ کہ عامل اُسے تسخیر کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے +

اس کے بعد جو عمل کیا جائے اس طرح ہونا چاہیئے:۔

کسی ایسے مکان میں بیٹھو جہاں شور شرابہ ہو۔ اور نہ کوئی ایسی بات ہو جو توجہ کو ہٹا سکے سادہ دل میں کسی شئے کا تصور باندھو اور پھر سات سات سانسیں لو۔ ایک سانس اُلٹے نتھنے سے لو۔ اور سیدھے سے خارج کرو اور ایک سانس سیدھے نتھنے سے لو۔ اور اُلٹے سے خارج کرو مگر ان کے لینے۔ روکے رکھنے اور خارج کرنے کا وقت بجائے سات سات سیکنڈ کے چودہ چودہ سیکنڈ کر دو۔ یہ عمل ایک ہفتہ کامل کرو +

اس کے بعد جو عمل کیا جائے اس کی میعاد چودہ دن کر دو۔ اور سانسیں دونوں قسم کی چودہ چودہ کر دو۔ اُن کے لینے اُن کے روکے رکھنے اور خارج کرنے کا وقت بھی چودہ چودہ سیکنڈ ہونا چاہیئے اور ایک بار سانس ایک نتھنے سے لی جائے اور دوسرے سے خارج کی جائے +

اس کے بعد جو عمل کیا جائے اس کی مدت اکیس دن کر دی جائے اس میں سانسوں کی تعداد بھی اکیس کر دو۔ اُن کے لینے اُنکے روکے رکھنے اور اُن کے خارج کرنے کا وقت بھی اکیس اکیس سیکنڈ کر دیا جائے مگر سانس ایک نتھنے سے لی جائے۔ اور دوسرے نتھنے سے خارج کی جائے +

عمل نصوّر سے یہ فائدہ ہوگا۔ کہ کسی شے کا نقشہ عامل اپنے دل میں آسانی کے ساتھ اور پوری طرح کھینچ سکیگا۔ اور جب تک کسی شے کا نقشہ یا خاکہ ذہن یا دل میں اچھی طرح نہیں کھینچ سکتا۔ تب تک اُس شئے کو متاثر بھی نہیں کیا جا سکتا +

تصوّر کا دوسرا نام قوّتِ متخیلہ ہے۔ یہ نام اس طاقت کو اس وجہ سے دیا گیا ہے کہ خیال جو ایک زبردست حرکت دماغ کی ہے کسی شئے کا تصور اس سے ہی باندھا جاتا ہے +

قوتِ تخیلہ انسان کے دماغی قوائے میں ایک زبردست قوت ہے اُس کے کرشمے بھی اسی طرح عجیب وغریب ہیں۔ جس طرح کہ دیگر دماغی قوائے کے کرشمے ہوتے ہیں۔ جو شخص اِس قوت سے زیادہ کام لیتا ہے اُسے ہر شئے کا تصور باندھنا آسان ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ عالم خیال میں کسی شئے کے تصور میں لگا ہوتا ہے۔ اُس پر محویت کا عالم طاری ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر اُس کے کان کے پاس جا کر شور کیا جائے یا کوئی باجا بجایا جائے تو اُسے مطلق خبر نہیں ہوتی۔

جن لوگوں میں یہ قوت زبردست ہوتی ہے یا جو اس قوت کو زیادہ کام میں لانے سے ترقی دے لیتے ہیں۔ اُن کے خیال میں ہر دم کسی نہ کسی بات کا تصور بندھا رہتا ہے۔ وہ کام کرتے ہیں۔ مگر خیال میں کوئی اور شئے سمائی ہوئی ہے۔ وہ کسی سے بات کرتے ہیں۔ مگر خیال میں کوئی اور بات بیٹھی ہوئی ہے۔

مسمریزم میں ایسے ہی تصور کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب تک انسان کسی بات کے تصور میں محو نہ ہو جائے تب تک اس بات یا شئے کا خاکہ اس کے ذہن یا دماغ میں پوری پوری طرح نہیں اُتر سکے گا۔ جب تصور سے کام لیتے لیتے انسان کی یہ حالت ہو جائے جیسی کہ اوپر بیان کی گئی۔ تب سمجھ لو کہ اس نے علم مسمریزم کی پہلی منزل طے کر لی۔ اور جب کوئی شخص تصور باندھنے میں خوب مشاق ہو جاتا ہے تو ذرا سا ارادہ کرتے ہی اور بعض بے ارادہ بھی کسی شئے کا نقشہ یا خاکہ اُس کے ذہن میں آناً فاناً پہنچ جاتا ہے اور کسی شئے کا تصور چشم زدن میں اُس کے دماغ میں بندھ جاتا ہے۔

دوسرا قاعدہ مراقبہ

عمل تصور کے بعد عامل کو مراقبہ کا عمل کرنا چاہئے - مراقبہ میں بہت سی باتیں حاصل ہونگی - مراقبہ میں عامل کو اپنے دل سے تمام باتوں کا خیال اٹھا دینا پڑتا ہے - تمام تفکرات تھوڑی دیر کے لئے دور کرنے ہوتے ہیں - اس وقت اس کی روح - اس کا دل اور اس کا دماغ ہر قسم کے خیال اور تصویر سے بری اور خالی ہونا چاہئے ✦

مراقبہ کی حالت میں عامل کو عالم حواس سے گذرنا چاہئے - اس وقت اس کا دماغ اس کی روح کے تابع ہونا چاہئے - اس وقت اس کا دماغ اور اس کی روح دونوں بلکہ ایک ہو جانے چاہئیں - صرف اس وقت اس بات کا دھیان رہنا چاہئے کہ کس کا مراقبہ میں ارادہ کیا جائے ✦

مراقبہ میں تین باتوں یا تین حالتوں کا یکے بعد دیگرے انسان پر طاری ہونا لازمی ہے اور وہ تین حالتیں یہ ہیں :-

(۱) - جب عامل کا دل و دماغ بارہ سیکنڈ تک تمام تفکرات سے خالی رہ سکے - تو اس پر دوسری حالت طاری ہوتی ہے ✦

(۲) جب اس کا دل و دماغ ۱۴۴ سیکنڈ تک تمام تفکرات اور خیالات سے خالی رہ سکے تو اس پر دوسری حالت طاری ہوتی ہے ✦

(۳) - جب اس کا دل و دماغ تین گھنٹے تک تمام تفکرات - خیالات اور باتوں سے خالی رہ سکے - تو اس پر تیسری حالت طاری ہوتی ہے ✦

مراقبہ میں عامل کو اپنے [illegible] کسی خاص شے کو اس نیت سے لینا پڑتا ہے کہ [illegible] حاصل ہو جائے [illegible] جس شے کو

چاہے لے لے۔ لیکن مسمریزم کے اعلےٰ دستگاہ رکھنے والوں نے ان پانچ باتوں کی سفارش کی ہے:-

خوبصورتی ۔ تندرستی ۔ دولت ۔ مسرت ۔ ادراک ۔

پس اگر کوئی عامل اُن میں سے جس شے کا خیال کرے گا اُسے وہی شے حاصل ہو جائیگی ۔

اگر خوبصورتی کا مراقبہ کرے گا تو خوبصورتی حاصل ہو جائیگی ۔
اگر تندرستی کا مراقبہ کرے گا تو تندرستی حاصل ہو جائے گی ۔
اگر دولت کا مراقبہ کرے گا تو دولت حاصل ہو جائے گی ۔
اگر مسرت کا مراقبہ کرے گا تو مسرت حاصل ہو جائے گی ۔
اگر ادراک یا علم کا مراقبہ کرے گا تو ادراک یا علم حاصل ہو جائیگا ۔

یہ امر ثبوت کا محتاج نہیں رہا ۔ بلکہ پایہ ثبوت کو اب سے دنوں پہلے پہنچ چکا ہے کہ روح میں حکمرانی کرنے کی طاقت بھی ہے ۔ وہ جس شے پر حکمرانی کرنا چاہتی ہے اس پر اپنا قابو جما لیتی ہے اور اُسے اپنا تابعدار کر لیتی ہے ۔ اسی لئے حکماء نے یہ مسئلہ ایجاد کیا ہے کہ حکمرانی کرو ۔ قابو پاؤ اور تابعدار بناؤ ۔ مگر یہ بات کسی عامل کو ایک یا دو یا چار دن میں حاصل نہیں ہو سکتی ہے ۔ بلکہ جس طرح اُسے استعد کا ماہر اور عامل بننے کے لئے کئی ہفتے مشق اور کوشش کرنی پڑی تھی اسی طرح مراقبہ کے ذریعہ یہ بات حاصل کرنے کے لئے بھی مہینوں تک مشق اور محنت کرنی پڑتی ہے ۔

فلسفیوں میں ایک فرقہ ایسا بھی پایا جاتا ہے جو بیماری یا علالت کا قائل نہیں ہے ۔ وہ کہتا ہے کہ بیماری یا مرض کوئی شے نہیں ہے ۔ لیکن یہ اُس کی ایک غلطی ہے ۔ بیماری یا مرض کوئی شے ضرور ہے ۔ جب انسان کی اخلاط میں اعتدال قائم نہیں رہتا ۔ خواہ وہ اعتدال کسی وجہ سے قائم نہ رہ سکے تو اس حالت کا نام مرض یا بیماری ہے ۔ لیکن وہ کسی مرض کو یہ کہہ کر آتا نام کر دیتے ہیں ۔ کہ مرض کوئی شے نہیں ہے اور

تم اچھے ہو۔ اسی طرح مراقبے کے ذریعہ جب تم معرفت، علم کی حالت کو پہنچ جاؤ تو تم بھی مرض کو اسی طرح دور کر سکتے ہو جس طرح کہ حکماء کا وہ زمرہ دور کرتا ہے جس کا اوپر کی سطور میں ذکر ہو چکا۔ جو اختلاف خلطوں میں آ جاتا ہے یہ لوگ وہ اپنے دماغ اور روح کی طاقت کے زور سے دور کر کے ان میں ایک مناسبت پیدا کر دیتے ہیں اور اسی کا نام تندرستی ہے +

مراقبہ میں طبیعت یا دماغ یا خیالات میں یکسوئی پیدا کرنا اور اس میں تمام تفکرات کو دور کر دینا۔ اس کی مشق عمل تصور کی مشق کے بعد ہی شروع کر دینی چاہیئے۔ اور ایک ماہ تک مراقبہ ہر روز دو دفعہ کیا جائے۔ اگر چار دفعہ کیا جائے تو اور بھی اچھا ہے۔ صبح۔ دوپہر۔ سہ پہر اور شام کو +

مراقبہ پہلے مہینے میں چاہے دن میں دو دفعہ کیا جائے اور چاہے چار دفعہ۔ مگر ہر دفعہ یہ ایک مجلس پانچ منٹ تک کیا جائے۔ یہ اس کا سب سے کم وقت ہے اور زیادہ کے لئے تو کوئی حد قرار نہیں دی جا سکتی۔ دوسرے مہینے میں اس کا وقت تیس منٹ سے لے کر یک گھنٹہ کر دیا جائے +

مراقبہ کے لئے مسمریزم کے ماہروں نے پانچ باتیں قرار دیں۔ اور ان میں سے ایک جو پہلی بات ہے وہ خوبصورتی ہے۔ پس جو عامل پہلی بات پر عمل کرے اُسے اس طریقے میں عمل کرنا چاہیئے +

ایک کرسی کے اوپر اس طرح تنہائی میں بیٹھنا چاہیئے کہ پُشت کرسی کی پیٹھ سے لگ جائے۔ اور ریڑھ کی ہڈی میں خم نہ رہے۔ اور سر ذرا نیچے کو جھکنے لگے۔ پھر عامل سر کو اسی طرح لے جائے۔ جس طرح کہ عمل تصور میں لے جاتا ہے لیکن سر دیں پر ہو۔ اسی طرح سے ایک پاؤں ذرا نیچے جائے اور دوسرے سے بڑے غور سے اور آنکھیں کھڑا کر کے [illegible] باندھ کے ایک سوئی اور بے فکری

کے ساتھ باندھا جاتے کہ " میں خوبصورت ہوں " ساتھ ہی دل میں خود
اپنے چہرے اور جسم کا بھی تصور بندھا رہے۔ مگر زبان سے یہ لفظ
بار بار نکلیں کہ " میں خوبصورت ہوں " اور یہی تصور دل میں بھی
بندھا رہے ✦

جب عامل دل میں اس قدر تصور خوب اچھی طرح باندھ چکے تو
پھر یہ دل میں محسوس کرنے لگے کہ اس میں ایک تبدیلی واقع ہو رہی ہے
اور اس کی بدصورتی خوبصورتی سے مبتدل ہوتی جاتی ہے۔ اس کا انجام
تمہارے خاطر خواہ ہوگا۔ اور جو بات تم چاہو گے۔ وہی ہو جائیگی۔ اس
کا اصلی سبب یہ ہے کہ جس بات کو تم سچی فرض کر لیتے ہو وہی بعد میں
طبیعت۔ خیال اور دماغی قوت یا یوں کہو کہ روحی طاقت کے ذریعہ
سچی ہو جاتی ہے ✦

مراقبہ کی حالت میں جب تم یہ تصور کرو کہ مجھ میں تبدیلی ہوتی جاتی
ہے تو دل میں خیال بندھا رہے کہ تمہارا رنگ صاف اور سرخی مائل
ہو گیا۔ تمہاری آنکھیں بڑی بڑی اور کشیش ہو گئی ہیں۔ تمہارے ہونٹ
نازک اور گلابی ہو گئے ہیں۔ تمہاری ناک عقابی ہو گئی ہے۔ الغرض یکے
بعد دیگرے تمہارے تمام اعضاء اور خط و خال سڈول ہو گئے ہیں ✦

اس عمل کو چند ہی دن نہ گذر ینگے کہ تمہاری خواہش پیدا ہو جائیگی۔
اور تمہاری شکل و صورت بالکل بدلجائیگی۔ تم بجائے ایک بدصورت
شخص کے خوبصورت ہو جاؤ گے۔ ایک یا دو ہفتہ کے بعد تم میں وہی
تبدیلی ہو جائیگی۔ جس کا تم نے مراقبہ میں خیال اور تصور باندھا ہوگا ✦

اسی طرح باقی چار باتوں کو عمل میں لایا جا سکتا ہے۔ اور جب دو چار
ماہ عمل کرتے کیسے گذر جائیں گے۔ تو عامل کی روح میں مراقبہ کرنے اور
دماغ اور روح کو تمام تفکرات۔ باتوں اور خیالات سے خالی کر دینے اور
طبیعت کو بالکل یکسو کر کے دل اور روح کا وصال کر دینے میں کہ دقت
کرنی پڑے گی ✦

اول مراقبہ کا وقت تھوڑا ہونا چاہیے اور پھر بڑھتے بڑھتے گھنٹوں تک پہنچ جانا چاہیے۔ لیکن مراقبہ سے کہیں تم حبس دم نہ مراد لے لینا۔ حبس دم اور شے ہے۔ مراقبہ میں سانس کو نارمل طور پر اور چند منٹ کے لئے روکا جاتا ہے اور حبس دم میں اول چند منٹ کے لئے اور پھر گھنٹوں بلکہ سارے سارے دن کے لئے بھی۔ مراقبہ کی تمام باتوں اور حالتوں کو پورا کرنے کے بعد معرفت الٰہی ضرور حاصل ہو جائے گی ۔

مسمریزم یا ہپنوٹزم میں پہلی بات یہ ہے کہ عامل کو اپنے اوپر پورا قابو اور بھروسہ حاصل کرنا ہوتا ہے ۔ اگر اس میں یہ بات نہیں ہوتی تو وہ کامیاب نہیں ہوتا ۔

عامل کو اپنی قوت ارادی کو زوردار بنانا چاہیے اور اسکے اوپر اس قدر قابو ہونا چاہیے کہ جب چاہے اور جس طرح چاہے اُس سے کام لیا جا سکے۔ ایک طرح پر اس قوت ارادی کا نام مسمریزم ہے ۔

دوسری بات عامل کو یہ چاہیے کہ نجاست اور بزدلی کو اپنے پاس نہ آنے دے ۔ اگر اس میں یہ دونوں عادتیں اور لوگوں کی نسبت زیادہ ہوں تو کوشش کرنی چاہیے کہ وہ جلد دور ہو جائیں ۔

تیسری بات عامل کو یہ کرنی چاہیے کہ جب مناسب موقع ہاتھ آئے تب ہی اپنی قوت ارادی سے کام لے اور جن باتوں کی مشق کرنی چاہیے اور ان کی خوب مشق کر لے ۔

ان باتوں کے علاوہ عامل کو چھ باتیں کرنی چاہئیں :-

(۱) - جب وہ کسی معمول کے اوپر اپنے عمل کی آزمائش کرے تو اس وقت یہ کہے کہ وہ مسمریزم یا ہپنوٹزم کا عمل کر رہا ہے ۔ اگر ان لفظوں کے کہنے کی ضرورت سمجھے تو کہے بلکہ ان کی بجائے کوئی دوسرے الفاظ استعمال کرے ۔

(۲) معمول ۔۔۔ کہ جو بات اصل ۔۔۔ کرانی مقصود ہے ۔ وہ

اسی وقت ہوسکیگی جب وہ اپنے خیالات میں یک سوئی پیدا کرے اور ان کو مجتمع کریگی۔ اور نیز اپنی قوت ارادی سے بھی کام لے گا۔ معمول کو اپنے دل و دماغ میں سے ہر قسم کے خیالات دور کر دینے چاہئیں۔

عالم بیداری میں معمول کو متاثر کر دینے کے یہ قاعدے ہیں:۔

پہلا تجربہ جب کبھی عامل تجربہ کرے تو ایک شخص پر نہ کرے بلکہ حتے الامکان کئی شخصوں پر ایک ساتھ تجربہ کیا جائے۔ اس سے یہ نفع ہوگا کہ اسے عمدہ سے عمدہ معمول مل جائے گا۔ جسے وہ آسانی کے ساتھ متاثر کر سکے گا۔ لیکن اگر بہت سے آدمیوں پر ایک ساتھ تجربہ کرنے کا موقعہ ہاتھ نہ لگے۔ تو ایک ہی شخص پر تجربہ کیا جائے۔

اس تجربہ میں اُسے چند آدمیوں کو جن میں مرد و عورت زیادہ ہوں ایک حلقہ کی شکل میں اپنے سامنے بٹھانا چاہئے۔ ان کی عمر پندرہ سے چالیس تک کی ہو۔ ان کو کرسیوں پر آرام سے بٹھایا جائے۔

جب معمول آرام کے ساتھ بٹھا دئیے جائیں۔ تو اس وقت ان کے سامنے ایک مختصر سی تقریر اس قسم کی کرنی چاہئے کہ "اس وقت ہم یہاں اس غرض سے جمع ہوئے ہیں کہ چند دلچسپ اور عجیب و غریب باتوں کا تجربہ کیا جائے۔ اس میں آپ سبھوں سے التجا کرتا ہوں کہ آپ میری بات پر کامل طور پر توجہ دیں اور جو بات کہ میں آپ سے کرانی چاہتا ہوں۔ اس کے انجام تک پہنچانے کے لئے آپ ہر طرح پر میری امداد کریں۔ تا وقتیکہ آپ میری بات پر پوری طرح سے توجہ نہ دیں گے۔ میں اس بات کو پورا نہ کر سکونگا۔ جس کے پورا کرنے کا اس وقت میں نے ارادہ کر لیا ہے۔ اور جب تک کہ آپ میرے اثر میں نہ آجائینگے یا آنے کی کوشش نہ کرینگے۔ تو جس بات کا تجربہ کرنا اس وقت مجھے مقصود ہے۔ اس میں مجھے کامیابی حاصل ہوگی۔ پس آپ سب لوگ اپنی طبیعتوں کو اتنا پذیرندہ بنا لیجئے تاکہ میری باتوں کا اثر آپ کے دماغ پر اچھی طرح ہو سکے آپ پہلی بات کا تجربہ شروع ہونے سے پہلے اپنے

جسم کو بالکل بھول اور ڈھیلا کر لیں تاکہ آپ کے اعصاب اور اعضا بالکل آرام میں داخل ہو جائیں۔ آپ تن کر نہ بیٹھیں۔ بلکہ اس طرح جس طرح کہ کوئی شخص بیٹھ کر جسم کو آرام دیتا ہے"

اس کے بعد اُن سے یہ الفاظ کہے جائیں:۔

تصویر نمبر ۱

"مہربانی فرما کر خوب آرام سے بیٹھ جائیے۔ اور اپنے پاؤں کے تلوؤں کو خوب پھیلا کر زمین کے اوپر رکھ دیجئے گا۔ اور ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں کے اوپر رکھ دیجئے۔ اس کے بعد پہلے سیدھا ہاتھ اوپر کو اُٹھائیے اور پھر اُلٹا ہاتھ اُٹھائیے۔ مگر باری باری سے دونوں ہاتھوں کو جب کہ میں الفاظ اُلٹا یا سیدھا کہوں، اُٹھائیے۔ اور ڈھیلا کر کے اپنے گھٹنوں کے اوپر گرا دیجئے۔ اور ایسا آپ صرف چھ چھ مرتبہ کریں"

اس کے بعد عامل کو اُن کے سامنے ایک کرسی پر بیٹھ کر اپنا ہاتھ ڈھیلا کر کے اوپر کو اُٹھانا چاہیئے۔ اور معمولوں سے بھی سیدھا ہاتھ اوپر کو اُٹھوانا چاہیئے۔ جب وہ دو تین سیکنڈ تک بالکل ڈھیلا سست

اور ہیجان کر کے اُٹھائے رہیں۔ اور جب معمول لفظ اُلٹا کہے تو جلدی سے معمولوں کو اُلٹا ہاتھ اُوپر کو اُٹھا لینا چاہئے۔ مگر سیدھا ہاتھ کسی بیجان شے کی مانند اپنے گھٹنوں کے اوپر گرا دینا چاہئے۔ اور جب دو تین سیکنڈ تک اُلٹا ہاتھ اوپر اُٹھائے رہنے کے بعد عامل لفظ سیدھا کہے تو سیدھا ہاتھ فی الفور اوپر اُٹھا لیا جائے۔ مگر اُلٹا ہاتھ کسی بیجان شئے کی مانند گھٹنوں کے اوپر گرا دیا جائے۔ ایسا چھ سات مرتبہ کرنے کے بعد عامل کو یہ معلوم ہو جائے گا۔ کہ آیا معمولوں نے اس کی بات اور تقریر پر پورے طور پر عمل کیا یا نہیں کیا ہے

اس کے بعد عامل کو کرسی پر سے اُٹھ کر ہر معمول کے پاس جانا اور اُس سے آہستہ سے یہ کہنا چاہئے کہ اب اپنے کل جسم کو آرام دینے کے لئے ڈھیلا کر لو ہے

ان الفاظ کے کہنے کے بعد اُن سے یہ کہو :-

کہ اب تم سب آرام میں بیٹھا اور تمہارے جسم بالکل ڈھیلے اور پھول ہو گئے ہوں۔ اور اب میں تم معمولوں پر بارئی باری سے اس بات کا تجربہ کرنا چاہتا ہوں جس کا کہ میں نے ارادہ کر لیا ہے تم بالکل خاموش رہو آپس میں باتیں یا اشارے نہ کرو نہ ایک دوسرے کی طرف دیکھو اور جو خیال میری باتوں سے تمہارے دلوں اور دماغوں میں پیدا ہوتا ہے اس پر پوری طرح دھیان دو۔ اسے اچھی طرح محسوس کرو۔ یاد رکھو کہ خیال کا رجحان اُس خیال کو پورا کر دینے کا نام ہے جو تمہارے دل میں پیدا کیا جاتا ہے۔ اپنے دل میں یہ تصور کر لو۔ کہ جو بات میں تم سے کرانا چاہتا ہوں اُسے تم کر رہے ہو۔ اور جو بات میں تم سے کہہ رہا ہوں اُسے تم محسوس کر رہے ہو ؎

اس کے بعد اپنے معمولوں میں کسی ایک کو جس کی صورت سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ وہ جلد متاثر ہو جاتے تاک چن لو۔ اور اُسے حلقہ کی فرش پر بٹھا کے کھڑا کر دو۔ اور اُس سے کہو کہ وہ تمہاری طرف دیکھتا ہوں

کی طرف دیکھے۔ اور تمہاری آنکھوں میں اپنی آنکھیں گڑا دے۔ اور تم اُس کی ناک کی جڑ پر اپنی نظر جماؤ۔ اور اُس سے آہستہ اور ٹھیرے ہوئے اور مطمئن لہجہ میں کہ جو میں کہتا جاؤں وہی تم کرتے جاؤ۔ اور اپنے دل میں آہستہ آہستہ یہ جملہ دھراتے رہو کہ "جو میں کہوں تم کو کرنا چاہیئے"۔

اس کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں کو اوپر کو اٹھا کر معمول کی دونوں کن پٹیوں پر آہستہ سے رکھو تاکہ ہاتھوں کا دباؤ یا اثر معلوم نہ دے اور نہ اُسے اُن سے کسی قسم کی تکلیف محسوس ہو۔ اور پھر دس سیکنڈ تک اُن کی ناک کے بانسہ کی جڑ میں خوب غور سے اپنی نگاہیں جمائے رہو۔ پھر اپنا اُلٹا پاؤں کوئی ایک قدم پیچھے ہٹا کر اور اپنی کمر کو ذرا خم دے کر اپنے ہاتھوں کو اس کے سر کے گرد پیچھے کی طرف دیکھ جاؤ اور پھر دونوں ہاتھوں کو آہستہ آہستہ گھما کر اُس کی پیشانی کے آگے لے آؤ۔ پھر دونوں ہاتھوں کو علیحدہ کر لو۔ اور پھر جھک کر پہلے کی طرح دونوں ہاتھوں کو علیحدہ کر لو۔ اور پھر جھک کر پہلے کی طرح دونوں ہاتھوں کو اُس کی کن پٹیوں کے اوپر رکھ دو۔ اور پھر اُن کو پہلے کی طرح علیحدہ کر لو۔ یہ تم تین بار کرو۔

معمول کو آگے کی طرف گرا دینا۔ (دیکھو تصویر صفحہ ۲۴)

تین بار اوپر کا عمل کرنے کے بعد عامل کو معمول کی ناک کی جڑ میں اپنی نگاہیں خوب جما کر اُس سے کہنا چاہیئے کہ وہ آنکھوں میں آنکھیں گڑا دے اور جب وہ ایسا کر چکے تو عامل اُس سے یہ کہے "اپنے دل میں محسوس کرو کہ تم آگے کو کھینچے جاتے ہو۔ تم اپنے کو گرنے سے نہ روکو بلکہ گرا دو۔ میں تم کو پکڑ لوں گا۔ اور تم کو چوٹ نہیں لگنے دونگا۔ آگے کو گرا دو ضرور ایسا کرو۔" جب تم یہ کہہ چکو گے۔ تو معمول ضرور آگے کو گرنے لگے گا۔ اور تم اُسے پکڑ لو۔

تصویر نمبر ۲

اس موقع پر جوں ہی کہ عامل معمول کو پکڑے گا تو یکایک چونک پڑے گا۔ اس وقت عامل کو اُس سے یہ کہنا چاہیئے کہ "خبردار ہوشیار ہو جاؤ۔ [illegible] ہوشیار ہو جاؤ" اور پھر اُسے اپنی جگہ پر بیٹھا دے۔ یعنی اُسے وہاں جا کر بیٹھ جانے کا حکم دے +

اسی ترکیب سے باقی لوگوں پر بھی اس عمل کا تجربہ کیا جائے۔ اگر تم باری باری سے اُن پر تجربہ کرو گے۔ تو اُن کی طبیعت ایک دوسرے کو متاثر ہوتے ہوئے دیکھ کر اثر پذیر ہو جائے گی۔ اور وہ جلد تر متاثر ہو سکیں گے +

اگر کسی معمول کی طبیعت اثر پذیر نہ ہو اور وہ متاثر ہونے سے باز رہے تو اُس سے آہستہ سے وسنجیدہ مگر مطمئن لہجہ میں یہ بات کہی جائے "اس میں کچھ شک نہیں کہ اگر تم پر یہ تجربہ کیا جاتا تو تم اس کے اثر کو ضرور روکتے۔ لیکن میں تم سے پہلے ہی کہہ چکا ہوں۔ کہ جب تک تم اپنے آپ کو بالکل آپ بات اثر پذیر نہ بنا لو گے تب تک [illegible] اثر نہ ہو سکے گا۔ نہ تمہاری طبیعت متاثر ہو سکیگی۔ اور خدا کی میں سب متاثر کر [illegible] میں تم سے [illegible] امید رکھتا ہوں۔ کہ تم

اپنی قوت تخیلہ اور تصور سے کام لو۔ اور میری بات پر دل سے عمل کرو۔ یہاں تک کہ اپنے حواس کو بھی محسوس نہ کرو۔ بلکہ میری باتوں میں ہر تن محو اور مستغرق ہو جاؤ۔

معمول کو پیچھے کی طرف گرا دینا

جن لوگوں پر تم پہلا تجربہ کر چکو ان ہی پر یہ دوسرا تجربہ بھی کیا جائے اور ان کو باری باری سے بلاؤ۔ اور تجربہ کرنے سے پہلے ایک معمول کو بلا کر اس طرح کھڑا کرو۔ کہ اسکی پشت حلقہ کی طرف رہے اسکے بعد عامل اپنے سیدھے ہاتھ کی

تصویر نمبر ۳

پہلی یا کلمہ کی انگلی اس کے دماغ کی جڑ میں گردن سے ذرا اوپر خوب جما کر رکھے۔ اور الٹے ہاتھ اس کے سر کی دوسری طرف اس طرح رکھے کہ انگلیاں الٹی کن پٹی پر رہیں۔

جب تم انگلیاں رکھ چکو تو معمول سے کہو کہ وہ آنکھیں بند کر لے۔ بعد جب وہ آنکھیں بند کر چکے تو تم اپنا الٹا ہاتھ آہستہ سے پیچھے کو جھکا کر اپنے قبضہ میں کر لو۔ اور سیدھے ہاتھ کی انگلی کر ذرا ڈھیلا

کر دو۔ اور اُس سے یہ کہو کہ "اب تم کو پیچھے کی طرف گرنے کی خواہش ہو چلی ہے۔ تم پیچھے کو میری گود میں گرنے لگے ہو۔ دیکھو تم اب گرے گرو۔ جلدی گر دو" مگر یہ الفاظ ٹھیر ٹھیر کر کہو تاکہ ایک ایک لفظ کو عامل سُن سکے۔ ان کا ایسا اثر ہو گا کہ معمول تمہاری گود میں گرنے لگے گا۔ مگر جوں ہی کہ وہ گرنے کو ہو تم فی الفور اُس سے یہ الفاظ کہو کہ "خبردار۔ ہوشیار" اور جوں ہی کہ وہ چونک کر ہوشیار ہو جائے تو تم عمل کو ختم نہ کرو۔ بلکہ یہ کہو کہ "خوب کام کیا۔ ذرا اب کے اور اپنے جسم کو زیادہ ڈھیلا اور اثر پذیر بنا لو" اور جب کہ وہ کھڑا ہو جائے۔ تو پھر تم اُس پر اُسی عمل کو آزمانے لگو اور اس سے کہنے لگو کہ۔ "تم پیچھے کو گرنے لگے ہو۔ دیکھو تم اب گرتے ہو۔ اب گرے۔ اے لو وہ گرے" ان الفاظ کے سنتے ہی معمول تمہاری گود میں گرنے لگے گا۔ مگر تم کے پکڑ لو تاکہ اُس کے چوٹ نہ لگ جائے اور اس سے یوں کہو کہ "خبردار ہوشیار ہو جاؤ" اور ساتھ ہی اپنی انگلیوں کو زور سے جھٹکا دو۔ اس طرح کہ ان میں سے آواز پیدا ہو یا ان کو چٹکا دو۔ تاکہ معمول کو معلوم ہو جائے کہ عمل پورا اور ختم ہو جائے۔

دوسرا تجربہ

جن معمولوں پر تم پہلا تجربہ آزما چکے ہو۔ ان ہی میں سے ایک کو بلا کر اس طرح کھڑا کرو۔ کہ اُس کی پشت حاضر کی طرف رہے۔ اور اس سے کہو کہ وہ اپنی نگاہیں تمہاری نگاہوں میں گڑا دے۔ اور خوب غور سے دیکھتا رہے۔ اور تم بھی اس کی ناک کی جڑھ میں اپنی نظر کو گاڑے رہو۔ اس کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں کو اُس کی طرف بڑھاؤ؟ مگر اس انداز سے کہ ہاتھوں کو ہتھیلی اوپر کو رہے اور معمول سے کہے۔ کہ وہ اپنے ہاتھوں سے تمہارے ہاتھوں کو زور سے پکڑ لے۔ اور جتنے امتحان ... کی زور سے پکڑ سکے ... اور تم اپنا سر

ذرا آگے کو جھکا دو - یہاں تک کہ معمول کے اور تمہارے سر کے درمیان کوئی ۹-۱۰ انچ کا فاصلہ رہ جائے پر

ہاتھوں کو باندھ دینا

تصویر نمبر ۴

اس کے بعد اسکی طرف کوئی دس سیکنڈ تک خوب غور کے ساتھ دیکھ کر اس سے آہستہ آہستہ اور ٹھہر کر - تاکہ وہ الفاظ کو خوب سُن سکے یہ الفاظ کہو - دیکھو تمہارے ہاتھ بندھ گئے اب تم اُن کو کھول نہیں سکتے اور نہ میرے ہاتھوں سے علیحدہ کر سکتے ہو - تمہارے ہاتھ اسقدر بندھ گئے اور اکڑ گئے ہیں کہ تم چاہے لاکھ کوشش کرو اور اُٹھا کر زور سے مارو مگر اب وہ علیحدہ نہیں ہو سکتے اور نہ کھل سکتے ہیں - بھلا تم آزما کر دیکھ لو - تم ان کو ہرگز علیحدہ نہیں کر سکتے ہو۔

تمہاری نگاہوں کا اثر یہ ہوگا کہ وہ اپنی سمجھ سے کام نہیں لے سکیگا اور تمہاری باتوں کا وہ اثر ہوگا کہ وہ ان میں ہمہ تن محو ہو جائیگا - وہ ہاتھوں کو علیحدہ کرنا یا کھولنا ہی بھول جائیگا - اور فی الحقیقت اُسے محسوس ہوگا کہ ... کے ہاتھ بالکل اکڑ گئے ہیں - اور آپس میں

حرکت دینے تک کی بھی طاقت نہیں رہی ہے ٭
پیشتر اس کے کہ وہ اپنے ہاتھوں کو علیحدہ کرنے اور کھولنے کی کوشش کرنے لگے گا۔ اور اول اپنی نگاہوں کو تمہاری نگاہوں کی طرف سے ہٹائے گا۔ جس وقت وہ ایسا کرنے لگے تو اس سے یہ کہا جائے کہ "اچھا تم ہٹا لو۔ تمہارے اعضاء بالکل مجہول ہو گئے ہیں" اور باوجود کوشش کرنے کے بھی وہ کچھ نہ کر سکے گا۔ مگر تم اُسے دکھا دو کہ نہیں درحقیقت اُسکے ہاتھ بندھے ہوئے نہیں تھے بلکہ یہ سب کچھ اُس محویت کا نتیجہ اور کرشمہ تھا۔ جس کے ساتھ وہ تمہاری باتوں میں مصروف و مشغول اور محو تھا ٭
تم حاضرین اور دیگر معمولوں کو اس بات کا یقین دلانے کے لئے کہ تم نے اس عمل میں کسی فریب یا چالاکی کو روا نہیں رکھا تھا۔ تم پھر ایک بار اسی عمل کو اسی معمول کے اوپر آزماؤ۔ مگر اس دفعہ اُس سے کہہ دو کہ تم جس قدر زیادہ توجہ میری باتوں پر دو گے اُسی قدر زیادہ دشوار تم کو اپنے ہاتھ چھڑانا۔ علیحدہ کرنا اور کھولنا ہو جائے گا۔ اور جب تم اُس پر عمل کر چکو۔ تو اس سے کہو کہ وہ ہاتھوں کو علیحدہ کرنے اور کھولنے کی کوشش کرے۔ وہ کوشش کرے گا۔ لیکن ہاتھ نہ علیحدہ ہو سکیں گے۔ اور نہ کھل سکیں گے۔ اُس وقت تم اپنی انگلیوں کو جھٹکا دے کر علیحدہ کر لو۔ اور ایک ہاتھ اُس کی پیشانی کے اوپر رکھ کر کہو کہ "خبردار۔ ہوشیار ہو جاؤ" اور جب وہ ہوشیار ہو جائے۔ تو اس سے کہو کہ ہاتھوں کو کھول۔ وہ ذرا ہی سی کوشش میں اُن کو کھول لے گا +

تیسرا تجربہ

(معمول کو ہاتھ لگائے بغیر اسکے ہاتھوں کو باندھ دینا)
پہلے دونوں تجربوں کی تمہید میں تم نے اپنے ہاتھ معمول کے جسم سے لگائے

مگر اس تیسرے تجربہ کی آزمائش میں تم کو معلوم ہو جائے کہ معمول کے جب سے ہاتھ لگانے کی بھی ضرورت نہیں ہے اسے بلا ہاتھ لگائے بھی متاثر کیا اور سلایا جا سکتا ہے۔

اس تجربہ کی آزمایش کے وقت عامل کو چاہیئے۔ کہ وہ معمول کو ایک کرسی کے اوپر آرام کے ساتھ بٹھا دے۔ اور اُس کی پشت کو ملتفت کی طرف رکھے۔ پھر خود بھی ایک کرسی لے کر معمول کے پاس بیٹھ جائے۔ مگر اس انداز سے بیٹھے کہ عامل کے گھٹنے معمول کے گھٹنوں سے لگے رہیں۔ اور تمہارے ہاتھ تمہارے گھٹنوں پر رکھے رہیں۔ اور پھر اس سے کہو کہ وہ تمہاری نگاہوں میں اپنی نگاہیں جمائے رہے۔ اور تم اس کی ناک کی جڑ کی طرف غور سے کوئی دس سیکنڈ تک دیکھو۔ اس کے بعد تم آہستہ آہستہ اور تحکمانہ گر صاف لہجہ میں یوں کہو کہ "تمہارے ہاتھ بندھ گئے۔ تمہارے اعصاب اور رگیں اکڑ گئیں۔ اب اگر تم چاہو کہ وہ کھل جائیں اور علیحدہ ہو جائیں لیکن ایسا ہرگز نہ ہو سکیگا"۔

جب یہ باتیں سن کر معمول اپنے ہاتھوں کو کھولنے اور علیحدہ کرنے کی کوشش کرے گا تو ہاتھ نہ کھل سکیں اور نہ علیحدہ ہو سکیں گے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ یک سوئی کے باعث جس میں معمول کی ساری توجہ عامل کی باتوں کی طرف لگی رہے۔ اُسے کسی اور بات پر غور کرنے کا موقع نہیں ملا۔ ورنہ اس پر اثر ہی نہیں ہوتا۔ اور اب جو کچھ پورا پورا اثر ہو گیا ہے۔ اس لئے اس کے ہاتھ نہیں کھل سکتے۔

اس کے بعد تم اُس سے کہو کہ "خبردار۔ ہوشیار ہو جاؤ۔ اور اپنے ہاتھ کھول لو"۔ یہ سن کر وہ ہوشیار ہو جائیگا۔ اور ذرا ہی سی کوشش سے اُس کے ہاتھ کھل جائینگے۔

چوتھا تجربہ

یہ تجربہ بھی مشق کے تجربوں کے کسی ایسے معمول کے اوپر کیا جائے جس سے پہلے تجربہ کی آزمائش ہو چکی ہو۔

آنکھوں کو بند کر دینا

تصویر نمبر ۵

معمول کو ایک کرسی کے اوپر اس طرح بٹھایا جائے کہ اس کی پشت حاضرین کی طرف رہے اور عامل اس کے سامنے۔ مگر ذرا ایک طرف کو کھڑا ہو کر تو اس سے کہے کہ وہ اپنی آنکھوں کو عامل کی آنکھوں میں گھسیڑ دے یعنی اسے خوب نگاہ جما کر دیکھے جب وہ عامل کی طرف دیکھنے لگے۔ اور کوئی دس منٹ تک دیکھ چکے تو عامل اسکی آنکھوں کو اپنی انگلیوں سے بند کر دے اور دوسرے ہاتھ کی انگلیاں اس کی نبض کے اوپر رکھ دے۔ اور معمول سے کہے وہ آنکھیں بند کئے رہے مگر اپنے پپوٹوں کے اوپر کی جڑ کی طرف نگاہ کرے۔

اس کے بعد معمول سے یہ کہنا چاہئے کہ:

"تم اپنے دل سے ہر قسم کے خیالات دور کر دو۔ اور ان میں یکسوئی پیدا کر لو۔ جو میں تم سے کہتا جاؤں۔ وہ تم کرتے جاؤ۔ اور میری باتوں پر یقین کرو۔ جب میں اپنی انگلیاں تمہاری آنکھوں کے اوپر سے ہٹا لوں گا۔ تو تمہاری آنکھیں بند ہو جائیں گی۔ اور چاہے تم کتنی ہی کوشش ان کے کھولنے کے لئے کرو گے۔ مگر وہ

نہیں کھل سکینگی" اس کے بعد عامل آہستہ سے اپنی انگلیاں اُس کی آنکھوں پر سے ہٹالے اور پھر یہ کہے کہ :-

"تمہاری آنکھیں نہیں کھل سکتی ہیں۔ وہ بالکل بند ہو گئی ہیں۔ اور اس قدر کہ چاہے تم کتنی ہی کوشش کرو۔ لیکن اُن کا کھلنا آسان نہیں ہے۔ اُن کی رگیں بالکل مجبور اور سست پڑ گئی ہیں"

معمول تمہاری باتوں میں اس قدر محو ہو جائیگا۔ کہ باوجود کوشش کرنے کے بھی اس کی آنکھیں نہیں کھل سکینگی۔ اُسے اپنے پپوٹے بھاری معلوم ہونگے۔ گویا کہ اُن کے اوپر ایک قسم کا بوجھ رکھا ہوا ہے۔ اور دس بارہ سیکنڈ کی کوشش میں اس کی آنکھیں کھل سکینگی"

جوں ہی کہ اُسکی آنکھیں کھل جائیں تم اس سے کہو کہ :-

"اب تم نے دیکھ لیا کہ تمہاری آنکھیں کیسی دشواری سے کھل سکتی ہیں۔ اب تم پر پھر وہی عمل کیا جاتا ہے۔ اور اس دفعہ جب تک کہ میں تم کو اجازت نہیں دے دوں گا۔ اس وقت تک تمہاری آنکھیں کسی طرح بھی نہیں کھل سکیں گی"

اس کے بعد اس پر دوبارہ عمل کیا جائے۔ اور جب اس کی آنکھیں بند ہو جائیں۔ اور اس کی کوشش سے نہ کھل سکیں تو تم کوئی ۳۰ سیکنڈ یا زیادہ سے زیادہ ایک منٹ بعد اس سے یوں کہو کہ :-

"خبردار۔ ہوشیار ہو جاؤ۔ اور آنکھیں کھول دو۔ اب تمہارے اوپر کسی قسم کا اثر نہیں رہا"

اس کے بعد معمول کو یقین دلانے کے لئے کہ فی الواقع تم نے اس کے اوپر سے اثر دور کر دیا ہے اور اس کی آنکھیں اب آسانی کے ساتھ کھل سکتی ہیں اپنی انگلیوں سے چٹکی دو اور کہو کہ :-

"آنکھیں کھول دو اور جلد کھولو"

سنتے ہی معمول جھٹ سے آنکھیں کھول دے گا۔

اس کے بعد [illegible] طریق

دلاؤ کہ تمہارے تجربوں کی آزمائش سے اُسے کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچیگا۔ کیونکہ تم اُس کے بدخواہ نہیں ہو بلکہ اُس کے دوست ہو ؎

مسمریزم کی اصلی تاثیر کا یہ پہلا زینہ ہے۔ اگر تم کسی معمول کی آنکھیں بند کرنے میں کامیاب ہو جاؤ تو سمجھ لو کہ اب تم اُس پر مسمریزم کا پورا اثر ڈال سکتے ہو۔ اور اُس پر جس حالت کو طاری کرنا چاہو کر سکتے ہو ؎

پانچواں تجربہ

اس وقت تک جو تجربات بیان کئے گئے ہیں وہ سب اعصاب اور رگوں کی ناملی حالت میں اضمحلال پیدا کرنے اور انہیں مجہول بنانے کے لئے کئے گئے ہیں۔ مگر اب جو تجربہ یا تجربات بیان کئے جائینگے وہ بالکل گفتار اور تقریر کی قوت کو سلب یا مجہول کرنے سے متعلق ہونگے ؎

زبان بند کر دینا اور حافظہ کو سلب کر دینا

کسی ایسے معمول کو جس پر تم پچھلے تجربوں کو آزما چکے ہو۔ اور اس طرح کھڑا کرو کہ اُس کی پشت تماشائیوں اور حاضرین کی طرف رہے اور تم اُس کے سامنے کھڑا ہو کر اُس سے یوں کہو کہ :۔

"میری آنکھوں کی طرف اپنی نگاہیں جماؤ"

اور خود تم اُس کی ناک کی برجہ میں اپنی نظر جماؤ۔ اور اپنے ہاتھ اس طرح اُس کی دونوں کن پٹیوں کے اوپر آہستہ سے رکھو جس طرح کہ اس تجربہ میں رکھے تھے۔ جس میں معمول کو آگے کی طرف گرایا گیا تھا ؎

اس کے بعد باتیں اُس سے یہ کہو :۔

"اپنی پوری توجہ میری باتوں میں لگا دو۔ اور جو میں تم سے کہوں وہی تم کرو"

پھر تم اُس سے یوں کہو کہ :-

"دیکھو تمہاری زبان بند ہوگئی - اب اگر تم کتنی ہی کوشش کرو - مگر تمہاری زبان بند ہی رہیگی - تم منہ سے آواز نہیں نکال سکتے ہو - تمہاری قوتِ گفتار بالکل سلب ہوگئی ہے - دیکھو تمہارا حافظہ بھی کوچ کرگیا تم اپنا نام بھی بھول گئے - اب اگر تم اسے یاد کرنا چاہو - تو وہ تمہیں یاد نہیں آسکے گا"

اِس کے بعد اُس سے کہو کہ وہ اپنا نام بتائے - وہ بیحد کوشش بولنے اور نام بتانے کے لئے کرے گا - لیکن اسے اپنا نام ہی یاد نہ رہیگا - اُس کی یادآوری اُس کی قوتِ گفتار دونوں سلب ہوجائینگی - اُس پر عالم بیداری طاری رہیگا - وہ استغراق میں بھی نہیں جانے پائے گا - لیکن تمہاری باتوں کا جن پر اُسے پورے طور پر توجہ دی ہے - ایسا گہرا اثر ہوگا - کہ اُس کی زبان نہیں کھل سکیگی - اور اُس کا حافظہ کوچ کر جانے لگا -

اس کے بعد اُس سے کہو کہ :-

"خبردار! ہوشیار ہو جاؤ - تم میں قوتِ گفتار ہے - تمہارا حافظہ تمہارے پاس ہے - جلدی تم بولو - اور اپنا نام بتا دو! جلدی کرو"

یہ سُنتے ہی وہ ہوشیار ہو جائیگا - اُس کی زبان کھل جائیگی اور اُس کا حافظہ اُس کی مدد کریگا - وہ فی الفور اپنا نام بتا دے گا +

ہدایت - جب تم تجربہ کرنے میں اُس کی کن پٹیوں سے اپنا ہاتھ دور کرلو - تو اپنے سیدھے ہاتھ کی کلمہ کی انگلی اُس کی ناک کی جڑھ کی طرف کھڑی کرلو - اور اس سے پھر یہ کہو :-

تمہاری قوتِ گفتار سلب ہوگئی ہے - تمہارا حافظہ کوچ کرگیا ہے تمہاری زبان بالکل بند ہوگئی ہے - اب چاہے تم کتنی ہی کوشش کرو - مگر تمہاری زبان سے ایک حرف نہیں نکل سکے گا - اور نہ تمہارے

اپنا نام یاد رہے گا۔ تم نام بھی نہیں بتا سکو گے "

چھٹا تجربہ } اس تجربہ میں انسان کے جذبات اور حسیات پر اثر ڈالا جاتا ہے اور وہ بھی عالم بیداری میں۔

معمول کے جسم میں سردی یا گرمی پیدا کرنا

یاد رکھو کہ اگر تم کسی شخص کے جسم میں سردی پیدا کر سکتے ہو۔ تو گرمی بھی کر سکتے ہو۔ اور اگر گرمی پیدا کر سکتے ہو تو سردی بھی کر سکتے ہو۔ اور یہ حالت کسی شخص میں عالم استغراق میں نہیں بلکہ عالم بیداری میں پیدا کی جا سکتی ہے +

جب کسی معمول پر اس قسم کا تجربہ آزمایا جائے۔ تو اس سے یہ نہ کہا جائے کہ اس پر مسمریزم یا ہپناٹزم کا عمل کیا جائے گا۔ اور نہ عالم خواب میں بے خبر وار کیا جائے +

جس شخص کے جسم میں گرمی پیدا کرنی منظور ہو اسے آرام کے ساتھ ایک کرسی کے اوپر بٹھایا جائے۔ اور اس سے کہا جائے کہ جب تک بات کرنے کا اسے حکم دیا جائے وہ آئے کرے۔ اور اپنی توجہ پوری طرح پر عامل کی باتوں پر کرے +

معمول کو کرسی کے اوپر اس طرح بٹھاؤ کہ حلقہ کی طرف اس کی پشت رہے۔ اور تم اس کے سامنے کھڑے ہو جاؤ۔ اور جب وہ حضور کے ساتھ تمہاری نگاہوں میں اپنی نگاہیں ملا دے تو اس سے کہو کہ:۔

"تم اپنے ہاتھ بالکل ڈھیلے کر کے اپنے دونوں گھٹنوں کے اوپر رکھ لو۔ اور اس کو اس قدر ڈھیلے اور اثر پذیر بنا لو۔ کہ گویا ان میں جان ہی نہیں رہی "

جب وہ تھوڑی اس بات پر عمل کر چکے تو اس سے یوں کہو کہ:۔

"اپنی آنکھیں بند کر لو۔ اور اپنی ساری توجہ اپنے سیدھے ہاتھ کی طرف لگا دو۔ بالکل اطمینان کر لو۔ اور دل سے تمام خیالات

دور کر دو۔ جب میں اپنے ہاتھ سے تمہارے ہاتھ کو چھوؤں گا تو تمہیں اُس میں ایک قسم کی کرسنسنی معلوم دے گی اور یہ سنسنی تمہارے ہاتھ کی پشت سے پیدا ہو کر تمہارے سارے ہاتھ میں پھیل جائے گی۔ یہاں تک کہ تمہارا ہاتھ جلنے لگے گا"

اِس کے بعد اُس سے یہ کہو کہ:۔

"دیکھو تمہارے ہاتھ میں تمہیں سخت گرمی محسوس ہونے لگی۔ تمہارا ہاتھ بالکل جلنے لگے گا اور تمہیں ایک سخت تکلیف معلوم دے گی"

اس کے بعد اپنے سیدھے ہاتھ کی انگلیوں سے اُس کے سیدھے ہاتھ کی پشت کو چھوؤ اور اس سے یوں کہو:۔

"دیکھو تمہارا ہاتھ جلنے لگا۔ تم کو سخت گرمی معلوم ہونے لگی۔ تم بس وہیں جیسے اور خیال باندھے رہو کہ تمہارا ہاتھ جلنے لگا ہے۔ فی الحقیقت تمہارا ہاتھ جیسے [illegible] [illegible] پڑنے لگی ہے"

یہ سنتے ہی معمول کے ہاتھ میں جلن پڑنے لگی۔ اور اسے ایسی سخت تکلیف معلوم دے گی جسے وہ ضبط نہیں کر سکے گا۔ جس حیثیت کو وہ نہ صرف اپنی حرکات اور چہرے کی علامات ہی سے ظاہر کرے گا۔ بلکہ اپنا ہاتھ پیچھے کو کھینچ لے گا۔

جب کہ تم معمول کی یہ حالت دیکھ چکو۔ تو اپنے ہاتھ کو جھٹک دو اور اپنی انگلیوں کو چٹخا دو۔ اور یہ کہو:۔

"خبردار۔ ہوشیار ہو جاؤ۔ تمہاری تکلیف اب جاتی رہی۔ اب تمہارے ہاتھ میں مطلق جلن نہیں رہی"

دیکھنے کے بعد اس کا سیدھا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر ذرا [illegible] تمہیں کچھ بھی نہ لگا۔ خاص کر اس کے ہاتھ کی پشت کو [illegible] گا۔

اس کا اصلی سبب یہ ہے کہ عالمِ بیداری میں اُسے گرمی یا سردی جو محسوس ہونے لگی وہ سب اُس کے تصور اور کامل توجہ کا نتیجہ تھی اور جب کسی خاص عضو پر دھیان اور توجہ جمائی جاتی ہے۔ تو اس میں خون زیادہ کھینچکر آجاتا ہے۔ اور دورانِ خون اُس عضو کی طرف کثرت کے ساتھ ہونے لگتا ہے۔ ایسی حالت میں معمول کی توجہ اور خیال اُس طرف آسانی کے ساتھ پھیرا جا سکتا ہے۔ کہ اُس کے ہاتھ میں گرمی یا سردی زیادہ اثر کر گئی ہے۔ اور اُسے زیادہ گرمی یا سردی محسوس ہونے لگی ہے۔

قوتِ تصور جو بڑی زبردست قوت ہے۔ اُس کا اثر کسی خاص عضو پر جلد ہو جاتا ہے۔ اُس کے ذریعہ جہاں دورانِ خون اس عضو کی جانب زیادتی کے ساتھ ہونے لگا۔ وہیں اُسے وہ بات جلد تر محسوس ہونے لگتی ہے۔ جو اُس کے ذہن نشین کرائی جاتی ہے اور جس کا اُس سے تصور یا خیال بندھوایا جاتا ہے۔

جب کوئی شخص ان چھ تجربوں کی آزمایش کر چکے تو پھر بار بار اور لگاتار نئے معمولوں پر آزمائے۔ کیونکہ اس میں ایک بات پوشیدہ ہے۔ وہ راز ہے اُسے "سبب اور نتیجہ کا مسئلہ" کہنا چاہیئے۔ کیونکہ مسمریزم ایک سبب ہے اور اس کے ذریعہ جو حالت معمول پر طاری کی جاتی ہے۔ وہ نتیجہ ہے اور جتنی باتوں میں "سبب" اور نتیجہ کو دخل ہے ان سب کی آزمایش ایک بار کرنے سے انسان ان میں کامل نہیں ہو سکتا ہے بلکہ اُسے اُن کی آزمایش اور جانچ بار بار کرنی چاہیئے تاکہ وہ ان میں کمال پیدا کرے اور حاذق ہو جائے۔

چھ تجربے جو اوپر بیان کئے گئے وہ مسمریزم کے ابتدائی مراتب اور مدارج ہیں۔ تاہم اس قدر مفید ہیں کہ ان پر اچھے طور پر عمل کر کے اور اُن کی آزمایش کئی بار مختلف معمولوں کے اوپر کرنے سے عامل کو یہ یقین اور اطمینان ہو جاتا ہے۔ کہ فی الحقیقت وہ مسمریزم میں ید طولےٰ

حاصل کرسکتا ہے۔ اور اسکے ذریعہ جو بات وہ کرنی چاہے گا اُسے انجام تک پہنچا سکے گا۔ مزید براں اُن کی آزمائش سے لوگوں کا حسن ظن بھی اس کی طرف بڑھتا رہیگا۔ کیونکہ جب وہ اُن کی آزمائش کو مختلف معمولوں کے اوپر پورے اُترتے ہوئے دیکھیں گے تو اُس کے فن اور اسکے ہنر اور اُس کے کمال کے ضرور قائل و معتقد ہو جائیں گے +

جو عامل ان تمام باتوں پر جو اب تک بیان ہو چکی ہیں پوری طور پر توجہ دے گا تو اُسے نہ صرف اُن معمولوں پر وہ باتیں اور حالتیں پیدا کرنے کی قدرت ہو جائے گی۔ جن کے اوپر اس نے بار بار یا ایک بار تجربہ کیا ہوگا۔ بلکہ اُسے بالکل اجنبی شخصوں پر بھی وہی حالت طاری اور پیدا کرنے کی قدرت اور طاقت حاصل ہو جائے گی۔ جو دیگر معمولوں پر حاصل ہو چکی ہوگی۔ لیکن ان باتوں کی کامیابی کا حد شوق اور مہارت کے اوپر زیادہ تر منحصر ہے +

(۱)

پہلا سبق

ہپنوٹزم (مسمریزم) کا مطالعہ اور اس کی جانچ دراصل انسانی خطرات کا مطالعہ اور جانچ ہے۔ جب تک یہ عالم قائم ہے۔ اور جب تک لوگوں میں کسی کو راغب کرنے اور کسی کے راغب ہو جانے کا مادہ باقی ہے۔ اور جب تک دُنیا میں کمزور مزاج اور سخت طبیعت کے لوگ پائے جائیں گے۔ اور جب تک اپنی مرضی کے مختار اور دوسرے کی مرضی کے تابعدار انسان موجود رہیں گے۔ تب تک ہپنوٹزم بھی اس دُنیا میں سایہ کی طرح انسان کے ساتھ ساتھ لگا رہے گا۔ ... کے جو ذریعہ انسان کو نفع پہنچ سکتے ہیں۔ اور

جو جو حیرت انگیز کام کئے جا سکتے ہیں وہ سب برابر ہوتے رہیں گے اگرچہ ہپناٹزم کوئی مخفی راز یا بھید نہیں ہے۔ اگرچہ اس کا نشو و نما ہر شخص میں ہو سکتا ہے۔ اگرچہ انسان کی ذات اور ہپناٹزم دونوں لازم و ملزوم باتیں ہیں۔ تاہم ہپناٹزم کے نتائج اور اثر دنیا کے لوگوں کی نگاہوں اور دلوں میں بڑی سے بڑی حیرت پیدا کرنے کا باعث بنے رہیں گے ❊

قدیم زمانہ کے لوگ اس علم کو جسے ہم تسخیر اور فتوحات کا علم کہتے ہیں۔ یورپ میں و میسمریزم کے نام سے یاد کرتے تھے۔ اور اب اس کے آئے دن نئے نئے نام رکھے جاتے ہیں۔ سوائے اُن ناموں کے جو ہم پیچھے بیان کر چکے ہیں چند اور نئے نام ہماری نظر سے گذرے ہیں اور ان کو ہم محض اس خیال سے یہاں پر درج کرتے ہیں تاکہ ہمارے ملک کے لوگ مغالطہ میں نہ پڑ جائیں اور یہ جان لیں۔ کہ یہ تمام نام میسمریزم ہی کے ہیں۔ وہ نام یہ ہیں۔ الیکٹر بیالوجی۔ اسٹینیو وولیبس پیچی تھی۔ ٹیلیپیتھی۔ میگنیٹزم۔ کلیرواینس۔ لیکن چاہے اس علم کے کتنے ہی نام رکھ لئے جائیں۔ مگر اس کے اصول اور اثر میں کوئی فرق نہیں آسکتا۔ وہ وہی رہے گا جو ابتدا سے ہے۔ دراصل وہ ایک طاقتور اثر ہے جو دل سے خارج ہو کر جسم کے اوپر اپنا سکہ بٹھاتا اور تسلط جماتا ہے ❊

میسمریزم کے عام ماہرین اس بات سے مطلق واقف نہیں ہوتے کہ گہری نیند اور ہپناٹزم دو جدا گانہ باتیں ہیں۔ ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ہپناٹزم ایک خواب کی سی حالت ہے۔ جو عامل اور معمول کی پوری توجہ کا نتیجہ ہے۔ اور گہری نیند ایک ایسی حالت ہے۔ جو قدرتی اسباب سے پیدا ہوتی ہے۔ اور جس میں انسان بے خبر و لا یعقل ہوتا ہے ❊

گویا ہپناٹزم ۔۔۔ ایک حالت ہے جس میں انسان کے حواس

کچھ باطل سے ہو جاتے ہیں۔ اور اُس پر ایسی حالت طاری ہوتی ہے۔ جیسے کہ مرض کابوس میں انسان پر طاری ہوتی ہے۔ کابوس دراصل ایک بیماری ہے۔ اس میں انسان سوتے سوتے چونک کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اگرچہ نیند اُس پر غالب رہتی ہے۔ اور اُس کی آنکھ نہیں کھلنے پاتی لیکن چل پھر سکتا ہے۔ اور اکثر جس طرف اس کا منہ اُٹھ جاتا ہے اُسی طرف چلا جاتا ہے۔ جس طرح کہ انسان عالم بیداری میں جاتا ہو +

پہلے زمانہ کے مسمریزم دان معمول کے اوپر اس حالت کو طاری کر دیتے تھے۔ مگر اس زمانہ کے مسمریزم دانوں کا یہ شیوہ نہیں ہے۔ بلکہ وہ معمول کو عالم بیداری میں رہنے دیتے ہیں۔ اور اُس سے وہ کام لے لیتے ہیں۔ جو پہلے مسمریزم دان گہرا ہپنوٹزم طاری کر کے لیتے تھے۔ لیکن جس ترکیب سے ہمارے زمانہ کے ماہرین مسمریزم کام لیتے ہیں وہ کمزور ہے۔ اور اس سے اکثر انہیں اپنے مقصد میں پوری کامیابی حاصل نہیں ہوتی۔

دوسرا امر اس زمانہ کے ماہرین مسمریزم کی ناکامی کا یہ سبب ہے کہ اُن کے اخلاق درست نہیں ہیں۔ بہ مقابلہ اُن کے پہلے زمانہ کے ماہرین مجسم اخلاق تھے۔ وہ مسمریزم کے ذریعہ کسی شخص کو محض اسلئے متاثر کیا کرتے تھے کہ اُس سے کسی کی ذات کو نفع پہنچے۔ وہ ایک انتہا درجہ معمول پر حالت مجہولیت طاری کر دیتے۔ اور اُس کی طبیعت کو اثر پذیر بنا دیتے تھے۔ اور اُن کی نیک نیتی کا یہ نتیجہ ہوتا تھا۔ کہ جس شخص کے دکھ درد کو وہ دور کرنا چاہتے تھے اُسے آسانی کے ساتھ دور کر دیتے تھے +

عامل کو ایک اور بات پر بھی خیال کرنا چاہیئے۔ وہ یہ ہے کہ اُس کا مقصد جس قدر نیک ہوگا۔ اُسی قدر زیادہ کامیابی اُسے حاصل ہوگی۔ اگرچہ بہت سے ماہرین مسمریزم نے بڑی باتوں کے لئے اس فن کو سیکھا ہے۔ اور اگرچہ ان میں سے اکثر کو کامیابی بھی نصیب ہوئی ہے۔ لیکن

جو ایسی جیسی کہ پہلے زمانہ کے ماہرین مسمریزم نے حاصل کی تھی +

ڈاکٹر لیبوسٹ کا طریق

ڈاکٹر لیبوسٹ صاحب جو فرانس میں ایک بڑے زبردست عالم ہیں اور ماہرین مسمریزم میں پیشوا سمجھے جاتے ہیں۔ انہوں نے ایک طریقہ اپنی طبیعت سے ایجاد کیا۔ جس کے ذریعہ آسانی سے معمول کو متاثر کیا جا سکتا ہے +

ڈاکٹر موصوف اس طریقہ سے اکثر اُن امراض کو دُور کر دیا کرتے تھے۔ جو اعصابی کمزوری یا خرابی کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ جب کبھی کوئی مریض ان کے پاس آتا تو وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر اس سے چند سوال کرتے اور جب انہیں یہ اطمینان ہو جاتا کہ مریض کو سخت تکلیف ہے تو وہ سیدھے آرام سے ایک کرسی کے اوپر بٹھا دیتے تھے +

انگلیوں کی حرکت سے معمول کو سُلا دینا (دیکھیو تصویر نمبر ۲)

ڈاکٹر لیبوسٹ کے طریقہ کا نام یہی ہے کہ جو پچھلی سطر میں بیان کیا گیا ہے جو زود اثر ہے +

جب مریض کرسی پر بیٹھ جاتا تو لیبوسٹ صاحب اُس کے سامنے کھڑے ہو جاتے۔ اور اپنا اُلٹا ہاتھ آہستہ سے اُس کے سر کے اگلے حصہ پر رکھ دیتے اور پھر اپنے سیدھے ہاتھ کی دو انگلیاں اُس کی آنکھوں سے ذرا فاصلہ پر مگر آنکھوں سے ذرا اوپر کو کھڑی کر دیتے۔ تاکہ اُن کے دیکھنے میں مریض کو زور دیکر نگاہ اوپر کو اُٹھانی پڑے +

اس کے بعد وہ مریض سے تسکین دینے والے اور پیارے لہجہ میں یوں کہنے لگتے :-

"ڈرو نہیں! اس عمل میں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ تم میری اور اپنی مرضی سے اس حالت میں چلے جاؤ گے۔ جو رات کو تم پر قدرتی طور

تصویر نمبر ۶

پر طاری ہوتی ہے
یعنی سونا نیند ہیں۔
اور جس میں تم باتیں
تو سن سکتے ہو۔ مگر
کوئی حرکت کرنی نہیں
چاہتے ہو۔ اس حالت
سے تم معمولی سونے
کی حالت میں پہنچ
جاؤ گے۔ جیسے کہ
ہر روز رات کو سوتے
ہو۔ اور پھر اس حالت
سے جب میں چاہونگا
تم کو بیدار کر دوں گا۔
اس وقت تمہاری
طبیعت حشاش بشاش ہوگی۔ اور تمہاری تکلیف دور ہو جائے گی۔

ان باتوں کے ساتھ وہ مریض کی (جو انگلیوں کی طرف نگاہ جمائے ہوئے تھا) آنکھوں کے سامنے انگلیوں کو اس طرح چکر دیتے رہتے تھے کہ ایک حلقہ سے بندھ جاتا تھا۔ اور مریض سے کہدیتے تھے۔ کہ وہ چکر کھاتی ہوئی انگلیوں کی طرف نگاہ جمائے اور خیال لگائے رہے۔ اور وہ پانچ منٹ تک اسی طرح انگلیوں کو چکر دیتے رہتے تھے۔

اس عمل کا نتیجہ یہ ہوتا تھا۔ کہ پہلے مریض کو غنودگی سی معلوم دیتی تھی۔ اور نیند سی آنے لگتی تھی۔ اس کے بعد وہ تسکین دہ لہجہ میں اس سے یوں گویا ہوتے تھے۔

"تمہاری آنکھیں بھاری ہو چلی ہیں۔ تمہارے خون کا دوران کم ہو چلا ہے۔ دل کی حرکت دھیمی پڑ گئی ہے۔ تمہاری نبض آہستہ آہستہ چلنے لگی ہے۔ تمہاری سانس بھی دھیمی ہو گئی ہے۔ اور تم پر گہری نیند کا غلبہ ہونے لگا۔"

یہ کہہ کر وہ ذرا دیر کے لئے خاموش ہو جاتے تھے اور پھر اور آہستہ سے یہ کہنے لگتے تھے کہ آنکھیں بند کر لو اور سو جاؤ۔ اس کے بعد وہ اپنے ہاتھ سے اس کی آنکھوں کو بند کر دیتے تھے۔ اور پھر یوں کہتے رہتے "آرام کرو۔ تمہاری تکلیف کم ہوتی جاتی ہے۔ اور جب تم جاگو گے۔ تو تکلیف بالکل نہ رہیگی۔ آرام سے سوتے رہو۔ اور جب تک میں واپس آؤں تب تک کوئی تمہیں پریشان نہیں کریگا۔"

اس سے نی الحقیقت مریض سو جاتا تھا۔ اور جب وہ پندرہ منٹ کے بعد واپس آکر اُسے بیدار کرتے تھے تو اُسے گہری نیند میں پاتے تھے اور اس کی تکلیف بھی کم ہو جاتی تھی۔ وہ اُسے بیدار کر کے کہتے تھے کہ "کل تمہاری تکلیف اور بھی کم ہو جائیگی۔ یہاں تک کہ دو تین بار کے عمل میں بالکل جاتی رہیگی۔"

فرانس میں اس طریقہ پر عام طور سے عمل کیا جاتا ہے۔ اور نئے مریض پر بھی۔ جب مریض آتا ہے۔ تو اس سے ہپنوٹزم وغیرہ کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں کہا جاتا اور نہ یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ آیا مریض پر اثر ہوا یا نہیں۔ بلکہ اُسے اطمینان دلا کر اس کے دل کو سادھ دیا جاتا اور عمل پورا کیا جاتا ہے۔

جب وہی مریض دوسرے دن ڈاکٹر لیبوٹ کے پاس آتا تو اس پر وہی عمل کیا جاتا اور اُسے جلد نیند آ جاتی۔ ڈاکٹر صاحب اُسے کرسی کے اوپر آرام سے بٹھا دیتے اور جب نیند آنے لگتی تو اپنے ہاتھوں سے اس کی آنکھوں کو بند کر کے یہ کہتے "تمہاری آنکھیں بھاری ہو گئیں۔ اور اب تم ان کو کھول نہیں سکتے ہو۔"

مریض کوشش کرتا تھا کہ آنکھیں کھل جائیں۔ لیکن نہیں کھل سکتی تھیں پس وہ مسکرا کر چپکا ہو جاتا۔ اور اس پر نیند غالب آجاتی تھی۔ اس کے بعد ڈاکٹر صاحب اُس سے یہ کہتے تھے کہ:۔

"تمہاری آنکھیں اب نہیں کھل سکتی ہیں۔ تم گہری نیند سو جاؤ گے تھوڑی دیر کے لئے تمہارا حافظہ بھی کورچ کر جائے گا۔ اور جب تم جاگو گے تو تمہاری تکلیف جاتی رہی ہوگی۔ مگر تمہیں یاد نہیں رہے گا کہ تم سے کیا کہا گیا۔ اُس وقت تم پر ایک طرح کی بشاشت طاری ہوگی"

اس کے بعد ڈاکٹر صاحب مریض کو تنہا چھوڑ کر چلے جاتے اور مریض آرام کے ساتھ سوتا رہتا تھا۔ اور جب وہ دس یا پندرہ منٹ کے بعد بیدار ہوتا تو ڈاکٹر صاحب اُس کے نزدیک جا کر اس کی پیشانی پر آہستہ سے اپنا ہاتھ پھیر کر یوں گویا ہوتے تھے کہ:۔

"خوب تم خوب آرام کی نیند لے چکے ہو۔ اور اب تمہارے دماغی قوائے درست ہو گئے۔ تمہیں آرام ہو گیا۔ تمہاری تکلیف جاتی رہی۔ اور جب میں ایک دو تین کہوں تو تم بیدار ہو جاؤ گے"

اس کے بعد جوں ہی کہ ڈاکٹر صاحب "ایک۔ دو۔ تین" کہتے۔ اور "تین" کو زبان سے ادا کرتے مریض آنکھیں کھول دیتا۔ اور بیدار ہو جاتا اور اس کی تکلیف جاتی رہتی تھی۔۔ مگر اسے یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ اس پر کیا گذری یا یہ کہ اس سے کیا کہا گیا۔

(۲)

دُوسرا سبق

باتوں کے ذریعہ معمول سُلا دینا { کسی ایسے شخص کو اپنا

تصویر نمبر ۲

معمول بنایا جائے تو عامل سے عمر میں کم ہو مگر وہ کوئی ایسا شخص نہ ہو جو عامل کے ساتھ ایک عرصہ ایک ہی مکان میں رہا ہو۔ ساتھ ہی معمول میں یہ وصف بھی [illegible] [illegible] ہو اور اُس کی جسمانی حالت بھی لاغر اور کمزور ہو نہ [illegible]۔

[illegible] معمول کو کسی قسم کا دکھ یا کوئی تکلیف ہو۔ تو اُسے آرام کے ساتھ ایک کرسی کے اوپر بٹھا دیا جائے اور اس کی گردن کے نیچے ایک تکیہ بھی لگا دیا جائے۔ اُس کے بعد اُسکے سامنے ایک کرسی پر بیٹھ جائے۔ اور اس کا سیدھا ہاتھ اپنے اُلٹے ہاتھ میں اور اُلٹا ہاتھ اپنے سیدھے ہاتھ میں لے لے۔ اور اپنا سر ذرا جھکا دے۔ تاکہ اُسکے سر سے کوئی ایک ڈیڑھ فٹ کے فاصلہ پر رہے۔

اس کے بعد اس سے کہا جائے کہ وہ عامل کی ایک آنکھ کی طرف اپنی نگاہیں جمائے اور بلا ضرورت پلک نہ مارے اور نہ ادھر اُدھر کو دیکھے۔ اس کے بعد عامل اُس سے آہستہ مگر ٹھیرے ہوئے لہجہ میں یوں گویا ہو

یہ عمل چند ہی منٹوں میں ایک [illegible] [illegible] دے گی۔ جو

جس کمرے میں مریضوں کا علاج کیا جاتا ہو۔ اُس میں ایک پلنگ بچھایا جائے۔ مگر پلنگ اس طرز کا ہو کہ اُس میں لکڑی کا تکیہ پیچھے لگا ہو جیسا کہ اکثر مسہریوں میں لگایا جاتا ہے۔ مگر یہ تکیہ بلندی میں چھ انچ سے زیادہ نہ ہو۔

جس مریض پر اس طریقہ کا امتحان کیا جائے۔ اُسے آرام کے ساتھ اس پلنگ کے اوپر لٹا دیا جائے اور اس طرح کہ وہ اپنے ہاتھ اور پاؤں خوب پھیلا رہے۔ اُس کے سر کے نیچے ایک تکیہ لگا دیا جائے۔ اور پلنگ کے اوپر ایک گدا بھی بچھایا جاوے۔

اس کے بعد عامل اُس کے سرہانے ایک کرسی ڈالے اور اس اطمینان کے ساتھ بیٹھ جائے۔ بغرض انداز سے بیٹھے کہ جھکا ہوا ہے: تاکہ مریض جب وہ اپنی نگاہیں اوپر کو اٹھائے تو اُس کی نگاہیں آسانی سے عامل کی نگاہوں سے مل سکیں۔ نگاہیں ملانے کے لئے اُسے نہ اپنے سر کو حرکت دینی پڑے اور نہ نگاہوں پر زور دینا پڑے۔

عامل کو کچھ انداز سے جھک کر بیٹھنا چاہئے کہ اس کے چہرے اور مریض کے چہرے میں چار یا زیادہ سے چھ انچ کا فاصلہ رہے۔ اس کے بعد مریض سے کہا جائے کہ وہ اپنی نگاہیں عامل کی نگاہوں میں جما دے اور خود عامل بھی اپنی نگاہیں مریض کی نگاہوں میں گڑا دے۔ اور ایک دوسرے کی نگاہوں سے نگاہیں ملائے رہے۔ عامل اس وقت چپ چاپ بیٹھا رہے۔ منہ سے ایک لفظ بھی نہ نکالے۔ نہ تو اس کمرے میں کسی قسم کا شور و شر ہو۔ اور نہ کمرے کے باہر تاکہ مریض کی توجہ کسی دوسری جانب نہ ہٹ جائے۔

عامل اور مریض دونوں ایک گھنٹہ کامل تک اور اگر ضرورت ہو تو دو گھنٹے تک ایک دوسرے سے خوب نگاہیں ملائے رہیں۔ تاکہ معمول کے دل کے اوپر گہرا اثر پڑ جائے۔ اس خفیہ ترکیب سے اس کی تعمیل ہونے لگے گی۔ لیکن اس سے پہلے بھی عامل کو معمول کی توجہ

پھر اپنی طرف مشغول کرانی چاہئے تاکہ وہ نگاہیں ملائے رہے۔ یوں ہی اگر تم اُس کی توجہ مشغول کراؤ گے وہ پھر نگاہیں ملائے گا۔ اور آنکھوں کو کھلی رکھنے کی کوشش کرے گا۔ لیکن آخر کار بہت جلد اُسے نیند سی آنے لگے گی۔ جسے وہ روک نہیں سکے گا۔ گویا اُس پر وہ حالت طاری ہو جائیگی جو عامل طاری کرنا چاہے گا۔ اور جب وہ بیدار ہو گا تو اس کی تکلیف یا تو بالکل جاتی رہیگی اور یا کم ہو جائے گی +

(۳)

تیسرا سبق

بہت سے آدمیوں کو ایک ہی دفعہ متاثر کر دینا

تصویر نمبر ۱۸

جب تم اِس طریقہ کی آزمائش کرو تو دس یا بارہ آدمیوں کو ایک کمرہ میں بٹھاؤ۔ اور ان کے ہاتھوں میں ایک ایک روپیہ یا کوئی اور چمکدار شے دے دو۔ اور ان سے کہدو کہ وہ اُن پر غور کے ساتھ نگاہ جمائیں اور ہنسی مذاق یا دیگر خیالات کو تھوڑے عرصہ کے لئے اپنے پاس سے دُور کر دیں تاکہ وہ بات ثابت کر کے دکھائی جا سکے جس کے لئے اُن کو اس جگہ جمع کیا گیا ہے +

اس کے بعد عامل اُن سے یہ کہدے کہ وہ اُن کو کسی بات کا حکم دیئے بغیر سُلا سکتا ہے۔ جب وہ غور سے روپیہ کی طرف دیکھ رہے ہونگے۔ تو اُن کی آنکھیں بھاری پڑ جائینگی اور روپیہ سیاہ ہو جائے گا۔ اور اُنہیں روپیہ صاف نہیں دکھائی دے گا۔ بلکہ میلا میلا۔ اور اُن کو نیند سی معلوم دے گی۔ اور سو جانے کی خواہش اُن میں پیدا ہو جائیگی۔ مگر تم اُن کے سامنے کھڑے رہو۔ اور اُن کی حرکات کو دیکھتے رہو۔ اُنہیں نہ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے دو۔ اور نہ آپس میں باتیں یا اشارے کرنے دو۔ اِن سب باتوں سے اُنہیں روکو +

روپیہ کی طرف نگاہ جما کر دیکھنے کا یہ اثر ہوگا۔ رفتہ رفتہ وہ اونگھنے لگیں گے۔ پہلے ایک کا سر نیچے کو جھک جائے گا پھر دوسرے کا سر۔ اور پھر اسی طرح تیسرے۔ چوتھے کا بھی۔ یہاں تک کہ سب پر یہی حالت طاری ہو جائے گی۔ جب تم یہ دیکھو کہ تمہارے معمولوں میں سے تین چار پر اثر ہو گیا تو تم اُن کے پاس جاؤ۔ اور اُن سے آہستہ اور صاف لہجہ میں۔ مگر ذرا تغیر کر کے یوں کہو کہ اُن کے دل پر سونے کا تصور نقش کر دو +

روپیہ پر نظر جما کر دیکھنے سے تم نے اپنے دماغ میں دوران خون کو کم کر لیا ہے۔ اسی لئے تم پر نیند کا غلبہ ہو رہا ہے۔ اور تم میں سو جانے کی ایک خواہش پیدا ہو گئی ہے۔ اب نیند گہری ہوتی جائیگی

اور تمہاری یہ خواہش بڑھتی ہی جائے گی۔ اور جس شے کو تم اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ہو اسے جس قدر زیادہ غور سے دیکھتے رہو گے۔ اسی قدر زیادہ تم کو نیند معلوم دے گی۔ اور تم کو اسی قدر سو جانے کی خواہش ہوگی۔ جب خون دماغ میں کم ہو جاتا ہے تو نیند آ جاتی ہے۔ جس شے پر تم نظر جمائے ہوئے ہو اُس کے باعث دماغ میں خون کی کمی آگئی ہے اور دماغ میں خون بہت ہی کم ہو گیا ہے۔ اور اب تم جلدی سو جاؤ گے۔ تم کو کوئی بات یا کوئی شے بیدار نہیں کر سکے گی۔ اب تم سو جاؤ۔

جو لوگ متاثر ہو چکے ہونگے وہ تو بات ختم کرتے ہی سو جائیں گے اور جو پورے طور پر متاثر نہ ہوئے ہونگے۔ وہ ذرا دیر بعد سو جائینگے اُن کو کوئی پانچ یا زیادہ سے زیادہ دس منٹ تک سونے دو۔ تم اُن کے پاس سے دور ہو جاؤ۔ اور جب وقت پورا ہو جائے۔ تو اُن سے یہ کہو کہ :۔

"جب تم ایک۔ دو۔ تین۔ کہوں اور جس وقت میری زبان سے تین نکلے گا۔ تو تم سب فی الفور بیدار اور ہوشیار ہو جاؤ گے۔ اور آنکھیں کھول دو گے۔ اور مجھے بتا دو گے کہ تم پر میرے عمل کا اثر کہاں تک ہوا تھا۔"

اس کے بعد تم ایک۔ دو۔ تین کہو۔ اور جوں ہی کہ تم یہ کہہ چکو گے سب نے سب بیدار ہو جائینگے۔ اور آنکھیں کھولدینگے۔ اور آنکھیں کھول دینگے۔ اور تم سے سچی بات کہدیں گے۔

اُن میں سے بعض تو کہیں گے کہ وہ صرف اونگھتے تھے اور بعض یہ کہیں گے کہ وہ سو گئے تھے۔ اور بعض یہ کہیں گے اُن پر گہری نیند کا غلبہ ہو گیا تھا۔ اُن میں سے پہلے تو معمول بننے کے قابل نہیں ہونگے دوسرے معمول بن سکیں گے۔ اور تیسرے تو بنے بنائے معمول ہوں گے۔

مرد اور عورت دونوں جس طرح معمول بن سکتے ہیں۔ اسی طرح عامل بھی۔ لیکن پہلا اچھا وہی ہے جو اثر پذیر طبیعت رکھتا ہو۔ اور عامل کے حکم پر چلے۔ اور اچھا عامل وہی شخص ہو سکتا ہے۔ جس کی باتوں میں زیادہ اثر ہو۔ جو حتے الامکان اثر ڈالنے والے لہجہ۔ پیرایہ اور انداز میں باتیں کر سکے۔ عامل کو خلیق۔ مہذب اور رعب دار ہونا چاہئے اُسے جسم اور کپڑوں کو صاف ستھرا رکھنا واجب ہے ☆

ہپنوٹزم یا مسمریزم دراصل کسی کے دل پر اثر ڈالنے کو کہتے ہیں اور جو عامل اپنے معمول سے زیادہ سے زیادہ تعلق نہیں روا رکھتے یا جو ان سے کمتر ملتے ہیں۔ وہی زیادہ اثر ڈال سکتے ہیں۔ اور ان کا اثر ڈالا ہوا پتھر کے اوپر کا نقش ہوتا ہے۔ نہ کہ پانی کے اوپر کی لہر ☆

مسمریزم میں یہ بات فرض کی جاتی ہے۔ اور وہ اگرچہ بجلی نہ ہو لیکن بجلی اثر جاتی ہے۔ مثلاً عامل اپنے معمول سے یہ کہتا ہے کہ دیکھو میں تم کو سلائے دیتا ہوں۔ فوراً ہی تم کو نیند آئے جاتی ہے تو حالانکہ معمول میں کوئی آثار نیند کے نہیں ہوتے۔ مگر وہ بلا ارادہ اونگھنے لگتا ہے اور سو جاتا ہے۔ اس کا اصلی سبب یہ ہے کہ ایک مفروضہ جس کو تم اثر کے ذریعہ پورا کرنا چاہتے ہو۔ جب معمول کی طبیعت پر تم اثر ڈال دیتے ہو تو وہ پورا اتر جاتا ہے ☆

عامل میں علاوہ اور صفات کے جو موقع موقع سے بیان کی گئی ہیں اور اب بھی کی جائینگی۔ یہ بات بھی ہونی چاہئے۔ کہ وہ آنکھ ملاتے ہی معمول کے دل پر اثر ڈال سکے۔ اور یہ بات جب ہی پیدا ہو سکتی ہے جب کہ عامل مشق کرے اور بلا جھجک کے اور بلا ارادے کے ہر شخص کی آنکھوں ہی سے آنکھیں ملادے اور اس کی آنکھوں ہی کی طرف دیکھے ☆

نگاہ پختہ اور زوردار کرنے کا قاعدہ

اس کے لئے عامل کو خاص طور پر مشق کرانی پڑتی ہے۔ اگرچہ ابتدا میں

مسمریزم نے اسکے بہت سے قاعدے مقرر کئے ہیں۔ لیکن بہترین قاعدہ یہ ہے کہ ہر روز صبح کو اور نیز رات کو آئینہ میں نظر جما کر چند منٹ دیکھا کرے۔

عامل کو چاہئے کہ وہ ایک صاف شفاف اور بڑا آئینہ لاکر اپنے کمرے میں رکھے اور صبح اٹھتے ہی اُس آئینہ میں نظر جما کر دیکھے کوئی پانچ منٹ تک بلا پلک مارے اُس میں دیکھتا رہے اور پھر رات کو بھی اسی طرح مشق کرے۔

جوں جوں عامل کی نظر پختہ اور زوردار ہوتی جائے گی۔ توں توں اسکی تاثیر بھی بڑھتی جائے گی۔ اور مشق کرتے کرتے عامل بجائے پانچ منٹ کے دس اور پندرہ منٹ اور یہاں تک کہ بیس منٹ تک آئینہ میں نظر جما کر دیکھنے کا عادی ہو جائے گا۔ اُس کی پلک نہیں جھپک سکیں گی۔ اُس کی نظر پر کسی قسم کا زور نہیں پڑے گا۔ نہ اسے کسی قسم کی تکلیف محسوس ہوگی۔ اور نہ اُس کی آنکھوں سے پانی یا آنسو نکل سکیں گے۔

جب عامل کو آئینہ میں نظر جما کر دیکھنے کی مہارت خوب اچھی طرح ہو جائیگی۔ تو وہ بلا جھجک کے ہر شخص سے آنکھ ملا سکے گا۔ اُس کی نگاہوں میں نگاہیں جما کر گڑا دے گا۔ اور بلا ارادے کے جس شخص کی نگاہ اس کی نگاہ سے مل جائے گی اُسی پر وہ جلد اور آسانی کے ساتھ اثر ڈال سکیگا۔ نظر کی تاثیر فی الفور کام کر جائے گی۔ یہاں تک کہ جدھر کو اُس کی نگاہیں اٹھ جائینگی۔ ادھر ہی کو وہ غضب ڈھا دے گا۔

چوتھا سبق

ان معمولوں کو چھوڑ کر جن پر بارہا کسی عامل نے عمل کیا۔ اور کامیاب رہا ہو۔ ایسے معمولوں پر جو بالکل اجنبی ہوں عامل کس طرح یکایک اثر ڈال سکتا ہے۔ اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ کام سے معمول کی شناخت میں بھی اچھا ملکہ ہو۔ اس لئے اس موقعہ پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کس قسم کے لوگ اچھے معمول بن سکتے ہیں ÷

معمول کی شناخت

(۱) خوش عورت۔ کنول۔ اور گندمی عورت کی نسبت جلد متاثر ہو سکتی ہے ÷

(۲)۔ جس مرد یا عورت کا رنگ اوڑا ہوا ہو ÷

(۳)۔ جس شخص کے بال بھورے ہوں مگر سنہری رنگ کے ہوں ÷

(۴)۔ جس شخص کے چہرے سے زندہ دلی نمایاں ہو ÷

(۵)۔ جس کا مزاج کھوجلی نہ ہو ÷

جن لوگوں میں مذکورہ بالا علامات میں سے ایک علامت بھی پائی جائے وہ اچھا معمول ہوگا اور جلد متاثر ہو سکے گا ÷

باوجود ان باتوں کے ہر ماہر مسمریزم اور ہپناٹزم دان کو تجربہ ہوتا رہتا ہے۔ جن لوگوں میں مذکورہ بالا علامتیں سے ایک یا زیادہ علامات پائی جاتی ہوں وہ متاثر ہی نہیں ہوتا۔ اور بعض اوقات سانولی یا گندمی عورت پر جلد اثر ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات رنگ اڑے ہوئے شخص پر بالکل ہی اثر نہیں ہوتا۔ اس لئے کچھ ایسی باتیں اور علامات ہیں جو بیان کی جاتی ہیں۔ جن کے ذریعہ عامل معلوم کر سکتا

ہے کہ وہ کس معمول کے اوپر عمل اثر ڈال سکتے گا یا اور اس کی طبیعت کو عالم بیداری میں بھی متاثر کر دے گا +

(۱)۔ جس شخص کے مزاج میں اطاعت ہو +
(۲)۔ جو شخص خلیق اور بامروت ہو +
(۳)۔ جو شخص عامل کا رعب مانتا ہو +
(۴)۔ جو شخص عامل سے خوف کھاتا ہو +
(۵)۔ جو شخص عامل سے اُنس کرتا ہو +
(۶)۔ جو شخص معمول کی ذات پر بھروسہ رکھتا ہو +
(۷)۔ جو شخص روحانی باتوں کا معتقد ہو +

جن لوگوں میں مندرجہ بالا علامات میں سے ایک یا ایک سے زیادہ علامات پائی جاتی ہوں وہ اچھا معمول ہو گا۔ اور اس کی طبیعت بہت جلد متاثر ہو سکے گی +

ناقص معمول کی یہ علامات ہیں :-

(۱)۔ جو شخص کمزور طبیعت رکھتا ہو +
(۲)۔ جس شخص کو روحانی باتوں کا شوق نہ ہو +
(۳)۔ جو شخص انسانی قوٰے کی اصلی غرض کو سمجھنے سے عاری اور مجبور ہو +
(۴)۔ جو شخص آوارہ مزاج ہو یا پریشان خیال ہو +

اگر کسی عامل کو اتفاق سے ایسے معمول پر عمل کرنا پڑے جس میں اوپر کی بیان ہوئی باتوں میں سے ایک یا زیادہ باتیں پائی جاتی ہوں۔ تو اسے صرف زبانی طریقہ ہی سے کام لینے پر اکتفا نہیں کرنی چاہیے۔ بلکہ اور طریقے بھی عمل میں لانے چاہئیں۔ یہاں تک کہ بجلی سے بھی کام لینے میں تامل نہیں کرنا چاہیے +

اگر زبانی طریقہ کے ساتھ بجلی کے ذریعہ بھی معمول پر اثر ڈالا جائے تو معمول کی طبیعت چاہے کیسی ہی کیوں نہ ہو ضرور ... چاہیے

وہ بالکل اثر پذیر نہ ہو۔ لیکن بجلی کے اثر سے جو زبانی یا دیگر طریقہ کے ساتھ بل عمل کر زور دار ہو جائے گا۔ بہت جلد متاثر ہو سکے گا ✦

مسمریزم کے ذریعہ عادت درست کرنا

اکثر بچے جو پڑھنے لکھنے یا دیگر کام کاج میں جو اُن کے سپرد تسخیر نہ میں کیا جاتا ہے اچھی طرح دل نہیں لگاتے۔ بلکہ اس سے جی چراتے ہیں۔ اور کاہل وجود یا آوارہ مزاج ہوتے ہیں۔ اُن کی عادات مسمریزم یا ہپنوٹزم کے ذریعہ درست کی جاتی ہیں ✦

ایسے بچے کے پاس جس وقت عامل جائے تو نہایت متانت اور سنجیدگی کے ساتھ اس کا سیدھا ہاتھ اپنے الٹے ہاتھ میں پکڑ لے اور اپنا سیدھا ہاتھ اس کی پیشانی پر رکھ کر اس کا سر اوپر کو اٹھائے تاکہ اس کی نگاہوں سے عامل کی نگاہیں مل جائیں ✦

اس کے بعد عامل اُسے اطمینان دلائے کہ وہ اُسے کسی قسم کی تکلیف نہیں دے گا۔ اور نہ اُسے مارے گا۔ اور نہ اس کے جسم میں کوئی چیز چبھوئیگا۔ بلکہ وہ اُسے ایک کرسی کے اوپر آرام سے بٹھا کر اور اس کے ہاتھ میں ایک روپیہ یا کوئی اور چمکدار چیز دے کر اس سے اس پر نظر جمانے کا حکم دے گا۔ اس سے اُسے نیند سی معلوم دیگی اور وہ سو جائے گا ✦

اس کے بعد عامل اُسے ایک کرسی کے اوپر بٹھا دے اور اسکے ہاتھ میں ایک روپیہ یا کوئی اور چیز دیدے۔ اور جس ہاتھ میں وہ چیز رکھے اُسے اس کی نگاہوں سے کوئی چار انچ کے فاصلہ پر رکھا جائے ✦

اس کے بعد عامل اس سے یوں کہے کہ دو۔

دیکھو اپنی نظر اس شے پر خوب جمائے رہو جو تمہارے ہاتھ میں ہے اگر تم تعلیم میں کمزور ہو تو اس سے قوت ... کی طرف ... بڑھ رہی ہے ...

اگر کوئی شور سنائی دے تو اُس کی طرف توجہ نہ دو۔ تمہارے پپوٹے بوجھ جانے کے باعث بھاری ہو جائیں گے۔ یہاں تک کہ تم کو میٹھی نیند معلوم دے گی۔ اور آخر کار تم سو جاؤ گے۔ اور تم اپنی آنکھوں کو کھول نہیں سکو گے"۔

اس کے بعد تم اُس کی کرسی کے پیچھے جا کر کھڑے ہو جاؤ۔ اور اپنے دائیں ہتھیلی اُس کی گردن کے اوپر اس طرح رکھو کہ خوب جم جائے۔ مگر اس سے معمول کو کسی قسم کی بے چینی محسوس نہ ہو۔ اور جب اُسے ذرا نیند آنے لگے تو اُس سے یوں کہو کہ:۔

"تمہاری آنکھیں بند ہوتی جاتی ہیں۔ تمہارے پپوٹے بھاری ہوتے جاتے ہیں۔ تم کو نیند آتی جاتی ہے۔ تمہاری آنکھیں بند ہو جائیں گی اور تم اُن کو کھول نہیں سکو گے۔ مگر جب تک کہ میں تم سے آنکھیں بند کرنے کو نہ کہوں۔ تم اُن کو ہرگز بند نہ کرو۔ بلکہ جو شے تمہارے ہاتھ میں ہے اُس پر جب نگاہ جمائے رہو"۔

اس کے بعد عامل کو اُس سے تحکمانہ مگر مؤثر پیرایہ میں یوں کہنا چاہیے کہ:۔

"اب تم کو نیند آئی۔ تم اپنی نگاہ اُس چیز پر جمائے رہو جو تمہارے ہاتھ میں ہے۔ تمہاری آنکھوں میں نیند بھر آئی ہے اور تم اب سوئے جاتے ہو"۔

مگر ان باتوں کے کہنے کے وقت بھی عامل کا سیدھا ہاتھ اُس کی گردن پر رکھا رہے۔ اور اس کی آنکھیں بند کر دینے کے بعد اُلٹا ہاتھ اس کی پیشانی پر رکھ دیا جائے۔ اور اس سے مؤثر لہجہ میں کہا جائے کہ "سو جاؤ۔ جلد سو جاؤ"۔

جب معمول کو نیند آ جائے تو اُسے سونے دیا جائے۔ اور اُس سے کچھ نہ کہا جائے۔ اور جب وہ چند منٹ سو چکے تو عامل اُس کی گردن کے اوپر اور پیشانی پر سے ہاتھ اُٹھا لے۔ اور اس سے یوں کہے۔

"تم کو نیند آ گئی ۔ اور اب جب تک کہ میں تم کو حکم نہیں دونگا تب تک تم آنکھیں نہیں کھول سکو گے "

اس کے بعد اس کے اس بازو کو جو تمہارے نزدیک ہو پانچ چھ مرتبہ آہستہ آہستہ تھپتھپاؤ اور اُس سے کہو کہ " اب میں تمہارے بازو کو سیدھا کرتا ہوں " اور یہ کہکر آہستہ سے اُس کے بازو اٹھاؤ اور کھڑا کر دو ۔

اُس کے بعد اُس کے بازو کو پھر دو تین مرتبہ تھپتھپایا جائے اور اُس سے یہ کہا جائے کہ تمہارا بازو بالکل اکڑ گیا ۔ اور جس طرح میں نے اُسے کھڑا کر دیا ہے وہ اُسی طرح کھڑا رہے گا ۔ اور جب تک کہ میں نے اس حالت سے دوسری حالت میں نہ لے جاؤں گا ۔ تب تک وہ ہرگز نہیں ہل سکے گا ۔ اور اب کوئی شخص بھی تمہارے ہاتھ کو نہیں جھکا سکتا ۔ مگر میں جب تم کو اُس کے گرانے کا حکم دوں گا تب وہ گر جائے گا ۔

اعصاب کو سُن کر دینے کا طریقہ :-

جب تم معمول کے ایک ہاتھ کو سُن کر دو ۔ تو پھر اسی طریقے سے دوسرے کو بھی سُن کیا جا سکتا ہے ۔ اور اگر چاہو تو دونوں ٹانگوں کو بھی سُن کر دو ۔ لیکن یاد رہے کہ جس معمول پر یہ عمل کیا جائے وہ یا تو لڑکا ہو یا جوان ۔ کوئی زیادہ عمر کا آدمی نہ ہو ۔ اور نہ کوئی ایسا شخص جو جس کے اعصاب کمزور ہوں ۔ بچوں اور کچھ لوگ ایسے بھی ۔۔۔

نہیں پڑتا۔ لیکن زیادہ عمر والوں اور جو لوگ عصبی کمزوری میں مبتلا ہیں۔ اُن کی صحت کے اوپر اس کا اثر بُرا پڑتا ہے۔

جب عامل معمول پر سے اس حالت کو دور کرنا چاہے۔ تو اُس سے یوں کہے کہ :-

"اب میں رفتہ رفتہ اس حالت کو تمہارے اوپر سے دور کئے دیتا ہوں۔ تمہارا ہاتھ یا پاؤں جو اکڑ گیا ہے۔ اُسے میں کھولے دیتا ہوں۔ اور تمہارے ہاتھ میں کلائی سے لیکر شانوں تک اوپر کو جھاڑے دونگا"

پھر عامل جھاڑے دینے کے بعد معمول سے کہے کہ "اب تمہارا ہاتھ یا پاؤں کھل گیا اور تم اُسے نیچے گرا سکتے ہو" اسی طرح جھاڑے دینے اور زبانی تاثیر پہنچانے کے بعد عامل معمول کے دوسرے ہاتھ یا پاؤں کو بھی کھول سکتا ہے۔

اس عمل کی تاثیر کا راز صرف یہ ہے کہ معمول جو عالم بیداری میں عامل کے ساتھ حجت کر سکتا ہے۔ یا جو اُس کے عمل کی تاثیر کو اپنی طبیعت کے زور سے دور کر سکتا ہے۔ وہ اس وقت جبکہ اس کے اوپر عمل کے ذریعہ ایک قسم کی نیند کا غلبہ ہو جاتا ہے حجت نہیں کر سکتا۔ اور نہ اپنی طبیعت کو متاثر ہونے سے روک سکتا ہے۔ بلکہ جو بات فرضی ہوتی ہے اُسے وہ نفس الامر سمجھ لیتا ہے اور اسی لئے اس کی طبیعت بالکل اثر پذیر ہو جاتی ہے۔

۱۲۔ معمول کو کھڑا کرکے سُلا دینا

(دیکھو تصویر نمبر ۱۲ مندرجہ صفحہ ۶۲)

جس معمول پر عامل نے اوپر کا عمل کیا اُسے وہ اس طرح سُلا سکتا ہے کہ وہ کھڑا رہے اور گر نہ سکے اور اُس کی طبیعت متاثر ہو جائے۔

جس عامل پر یہ عمل کرنا مقصود ہو اُسے کھڑا کر دیا جائے۔ اسکے بعد اُسے جھاڑے دئے جائیں۔ جو کہ اُس کے سر سے شروع کئے جائیں اور اُس کے پاؤں پر ختم کئے جائیں۔ جھاڑے جب سب دئے جا چکیں تو اُس کے بازوؤں پر سے

ہوتے ہوئے پاؤں تک خاتمہ اور ان میں اُسکے بازو اور پیروں کو آہستہ سے
مَس کیا جانے ۔ پھر جھاڑنے دونوں ہاتھوں سے دئے جائیں ۞

اس کے بعد عامل معمول سے کہے کہ :۔

"جس طرح کرسی کے اوپر بیٹھنے سے تم پر نیند کا غلبہ ہو گیا تھا ۔ اُسی
طرح کھڑے ہونے کی حالت میں بھی ۔ جب میں تم سے کہوں ۔ کہ آنکھیں
کھول دو تو تم آنکھیں کھول دو گے ۔ اور جو بات میں تم کو دکھانا چاہونگا
وہی تم کو نظر آنے لگیگی ۔ الغرض جن باتوں کا میں تمہارے لئے ارادہ
کرونگا وہ تم کو حقیقی نظر آئینگی ۞

اس عمل میں عامل جو کچھ معمول سے کہے وہ حتے الامکان جلد مگر موثر
پیرایہ میں ہو کہ اُس کے دل پر فوراً اثر ہو جائے ۔ اگر عامل بلند تزلزل سکے
یا پس و پیش کرے تو معمول کے اوپر اثر نہیں ڈال سکے گا ۞

خواہ تم ایک چھڑی لو اور اسی لڑکی کے جو معمول ہو ہاتھوں میں رکھدو
اور اُس سے یوں کہو :۔

"میں جانتا ہوں کہ سانپ سے نہیں ڈرتے ہو ۔ بلکہ تم اُس سے
اُنس رکھتے ہو ۔ دیکھو میں نے تمہارے ہاتھوں میں ایک سانپ دیا
اُسے زور سے پکڑ لو ۔ ورنہ وہ نکل جائیگا ۔ وہ تم کو کاٹتے گا نہیں ۔ فوراً
آنکھیں کھول کر اُسے دیکھو ۞

اس کے بعد اگر تم چاہو تو اُس کے دل میں سانپ کی طرف سے خوف
و دہشت پیدا کر دو ۔ اور اُس کے لئے صرف تم اُس سے یوں کہو :۔

"دیکھو ہوشیار ہو ۔ احتیاط رکھو ۔ ورنہ سانپ تم کو کاٹ کھائیگا"

دیکھو تصویر ۱۳ مندرجہ صفحہ ۶۲ ۞

جب تم یہ عمل کر چکو تو معمول کو کایوکس کی حالت طاری ہو جائیگی ۔
اور جس شئے کو تم اس کے سامنے پیش کر کے جس شکل اور صورت میں بنوانا
چاہو گے وہ اُس شکل اور صورت میں اُسے مان لے گا ۔ گویا اثر سے ایک
نئے اُس کی شکل [illegible] سچ سے قبول [illegible] عنقریب دے گی اور جو وہ

تم اُسے بتاؤ گے +

اب اگر چاہو تم اُس سے معمول کو کانوکس کی حالت سے گہری نیند میں پہنچا سکتے ہو۔ اگر یہ بات کرنی مقصود ہو تو اُس کے ہاتھ سے چھڑی لے لو اور اس سے صرف یہ کہو کہ: "اب تم سو جاؤ۔ اور آرام کرو۔ گہری نیند سو جاؤ"

کیسے آلو کو سیب بنا دینا

اگر تم چاہو کہ معمول کو کوئی کچا آلو دے کر اُسے اُسکے خیال میں لذیذ سیب بنا دو۔ تو بنا سکتے ہو +

جب وہ کھڑا ہوا سو رہا ہو تو اُس سے یوں کہو:۔ "تم تازہ اور لذیذ پھلوں کے بہت مشتاق ہو۔ دیکھو میرے پاس ایک عمدہ سیب ہے جسے تم کو دیتا ہوں یہ لو اور اُسے

کھا جاؤ۔ تم نے ایسا لذیذ سیب کبھی نہ کھایا ہوگا۔ اسے لو اور کھا جاؤ۔

اس کے بعد تم اُسکے ہاتھ میں ایک کنجی آلو دے دو۔ یا اور کوئی کچا پھل دیدو۔ وہ اُسے لے کر فی الفور کھانے لگیگا۔ اور بڑے ذائقہ سے۔ اُسے وہ نہایت ہی لذیذ سیب کا مزہ دے گا۔ اور ایسا خوش ذائقہ معلوم دیگا کہ اُس نے اُس سے پہلے نہ کھایا ہو۔

اس کے بعد اگر تم چاہو۔ تو اس سے دریافت کر سکتے ہو۔ کہ اُس سیب میں کیا ذائقہ ہے۔ اور جونہی کہ تم اُس سے سوال کرو گے۔ وہ اس کا جواب دے گا۔ اور اگر وہ جواب نہ دے تو اُس سے کہو کہ جواب دے اور جس طرح کہ وہ جاگنے میں بول سکتا ہے۔ اسی طرح اس نیند کی حالت میں بھی۔

تمہارا یہ حکم سنکر وہ بولنے لگے گا۔ اور جو سوال تم کرو گے اُس کا جواب بلاتامل دیدے گا۔ اور تم کو بتا دے گا کہ فی الواقع سیب جو تم نے اُسے دیا تھا نہایت خوش ذائقہ ہے اور ایسا کہ اُس سے پہلے اُسے نصیب نہیں ہوا تھا۔ اور یہ کہ وہ اُسی قسم کا ایک سیب اور مانگنے لگے گا۔

جس طرح قوّت ذائقہ کا خیال پیدا کیا جاتا ہے اسی طرح قوّت شامہ کا بھی

اگر تم چاہو کہ معمول کے دل میں قوّتِ شامہ کا خیال پیدا کرو تو ایسی حالت میں تم ایمونیا کی ایک بوتل لو اور اُس کا کاگ کھول کر اُس کے نتھنوں سے لگا دو۔ اُسے اس کی بو بالکل نہ معلوم ہوگی۔ بلکہ تم اُس ایمونیا کو جو شے بنا دو گے۔ اُسے وہ ویسی ہی شے معلوم دے گی۔ اگر تم یہ کہہ دو کہ وہ عطر گلاب ہے تو معمول اُسے عطر گلاب سمجھے گا۔ اور اُسی طرح اُس سے اُس کی طبیعت مسرور اور معطر ہو جائے گی۔ جس طرح کہ عطر گلاب کی خوشبو سے۔

اسی طرح اس میں قوت سامعہ یا دیگر باتوں کا احساس اور خیال
بھی پیدا کیا جا سکتا ہے۔ اس موقعہ پر صرف دو باتیں مثال کے طور
پر بیان کرائی گئی ہیں۔ اب آگے عامل کو اختیار ہے کہ وہ جس بات کا خیال
اور احساس معمول کے دل میں پیدا کرنا چاہے وہی پیدا کر سکتا ہے۔ لیکن
اتنا خیال رہے کہ کسی ناگوار یا کسی خوفناک بات کا خیال اور احساس پیدا
کرنے سے قصداً پرہیز چاہیئے۔ کیونکہ معمول کے دل پر اس کا برا اثر
پڑتا ہے۔ اور جو اعتماد اور بھروسہ اُسے عامل کے اوپر ہوتا ہے
وہ اُٹھ جاتا ہے ٭

مُردہ روحوں سے مُلاقات کرا دینا

اگر عامل چاہے تو اپنے معمول کے اوپر نیند کی حالت پیدا کر کے اُنکی
ملاقات مُردوں سے
کرا سکتا ہے۔ اُس کی
ماں۔ اُس کے باپ
یا دیگر رشتہ دار سے
جو مر گیا ہو اسکی ملاقات
کرا سکتا ہے۔ اُسے
اُن کا نظارہ کرا سکتا
اور نیز اُن سے باتیں
بھی کرا سکتا ہے ٭
اگر لڑکے کی جو کہ
معمول ہو ماں مر گئی
ہو تو تم اُس سے یہ
کہو کہ تمہاری ماں
جو مر گئی تھی یہ کھڑی ہے

تصویر نمبر ۱۴

تھی زندہ ہوگئی ہے۔ اور تم کو دیکھنے کے لئے آئی ہے۔ اور اگر اسکی ماں زندہ ہو تو اس سے کہو کہ تمہاری ماں یہ دیکھنے آئی ہے۔ کہ تم کیا کر رہے ہو۔

"اس کے بعد اس سے کہو کہ :-

جب تم میرے کہنے کے مطابق آنکھیں کھول کر دیکھو گے تو بتلائے ہوئے گوشے میں اسی کمرے کے تم کو اپنی ماں ایک کرسی کے اوپر بیٹھی ہوئی دکھائی دیگی۔ اور جو بات وہ تم سے دریافت کرے گی اس کا تم کو اُسے جواب دینا ہوگا۔

ان باتوں کے کہنے سے تم اس کے دل پر کچھ یہ نقش کر دو گے کہ اُس کی ماں جو مرگئی تھی اُسے دیکھنے آئی یا اس کی ماں جو زندہ ہے صرف یہ دیکھنے آئی ہے کہ اس کا لڑکا کیا کر رہا ہے۔ اور فی الواقع ایک کرسی کے اوپر اور اسی گوشے میں بیٹھی ہوئی ہے جسکو کہ عامل نے بتایا تھا۔

اس کے بعد تم اس سے یوں کہو :-

"اچھا آنکھیں کھولو۔ دیکھو تمہاری ماں فلاں گوشہ میں بیٹھی ہے۔ جاؤ اُس سے دریافت کرو کہ وہ کیا کہتی ہے"

یہ سنتے ہی وہ لڑکا آنکھیں کھولکر اُس گوشہ کی طرف جائے گا۔ اُسے فی الحقیقت اس کی ماں ایک کرسی کے اوپر بیٹھی ہوئی نظر آئے گی۔ اور اگر کوئی دوسرا شخص اُس کی ماں کی جگہ اُس سے سوال کرے تو وہ فی الفور اس کا جواب دے گا۔ اگر وہ باتونی ہے تو بیحد خوش ہوگا۔ اور باتوں کے پل باندھ دیگا۔ اور جو جو باتیں اُس سے دریافت کی جائینگی۔ ان کا وہ بڑے شوق سے جواب دیگا۔

اس عمل کے ذریعہ عامل معمول کے دل میں کسی شے کو نقش کھینچ دیتا ہے اور اُسے وہ شے ہو بہو نظر آنے لگتی ہے۔

اس کے بعد عامل معمول کے اوپر سے کابوس کی حالت کو دور کر کے اس پر خواب کی حالت طاری کر سکتا ہے اور بالکل ویسی ہی خواب

یا نیند کی حالت جیسی کی قدرتی ہوتی ہے۔ عامل کو صرف یہ کہنا پڑتا ہے کہ:۔

"اچھا اب تم سو جاؤ۔ اور اپنی کرسی پر جا کر آرام سے بیٹھ جاؤ۔ اور جب تم کو گہری نیند آجائیگی تو میں تمہاری کاہل الوجودی یا پڑھنے سے جی چرانے کی عادت کا علاج کرونگا"

مسمرزم کے ذریعہ عادات کی درستی

تصویر نمبر ۱۵

جب معمول سو جائے تو اسے کوئی پانچ منٹ تک سونے دو۔ مگر آرام کرسی پر یا پلنگ پر۔ نہ کہ بیٹھنے کی کرسی کے اوپر۔ اور کمرے میں جس میں وہ ہو کسی قسم کا شور نہ ہونے پائے۔ اس کے بعد تم اس کی پیشانی پر اپنا سیدھا ہاتھ رکھنے کے بعد یوں کہو کہ:۔

"تم بڑے کاہل الوجود اور بڑے نافرمان بردار ہو۔ تم اپنے والدین کا کہنا بالکل نہیں مانتے ہو۔ تم استاد کے کہنے کی مطلق پرواہ نہیں کرتے ہو۔ تم پڑھنے لکھنے میں دل نہیں لگاتے ہو۔ تم اپنے درجہ

میں سب لڑکوں سے پیچھے ہو۔ تمہاری حالت پر تمہارے اُستاد افسوس کرتے ہیں۔ اور تمہارے والدین کو سخت رنج ہے۔ دیکھو سب سے تم اچھے محنتی اور فرمانبردار لڑکے بن جاؤ گے۔ میں نے تم سے سستی اور نافرمانی کو دور کر دیا ہے۔ اب سے تم اپنے کام میں خوب جی لگاؤ گے اور ایسی محنت اور ایسا شوق دکھلاؤ گے کہ تمہارا استاد تم سے خوش ہے اور تمہارے والدین راضی ہو جائیں۔ اب سے تم اپنے درجہ میں سب لڑکوں سے افضل رہو گے۔ اب تم دس منٹ کے لیے سو جاؤ اور جب تم جاگو گے تو تمہاری طبیعت بشاش ہوگی۔ تم میں پھرتی اور چالاکی آ جائے گی۔ اور جتنی باتیں اس عمل کے دوران میں تم نے دیکھیں اور کی ہیں اُن کا تمہاری طبیعت میں کوئی نشان نہیں رہے گا اور نہ وہ تم کو یاد رہیں گی۔ تم ان سب کو بھول جاؤ گے گہری نیند سوتے رہو گے اور دس منٹ بعد اپنے آپ جاگ جاؤ گے۔

دس منٹ تک معمول سوتا رہے گا۔ مگر اس دس منٹ میں عامل کو کسی قسم کا شور نہ ہونے پائے۔ تاکہ اس کی نیند نہ اچٹ جائے۔ ورنہ جس بات کے اثر ڈالنے کا ارادہ کیا گیا ہوگا۔ اس کا اثر اس کے دل پر پوری طرح نہیں ہو سکے گا۔

دس منٹ گذر نے کے بعد۔ گویا اس سے ایک یا دو سیکنڈ پہلے یا ایک یا دو سیکنڈ بعد وہ معمول جاگ جائے گا۔ اُس کی طبیعت روشن بشاش ہوگی۔ اُسے کوئی بات یاد نہ رہے گی۔ کاہلی اور نافرمانی کی جگہ اُس میں چستی اور فرمانبرداری نظر آئے گی۔

ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے کہ معمول گہری نیند سو جائے۔ یعنی اس پر نیند کا غلبہ اس قدر ہو جائے کہ وہ جگانے سے جاگ ہی نہ سکے۔ اگر اس پر نیند کا زیادہ غلبہ ہو تو عامل اُس کی کرسی کے پاس جائے۔ اور اپنا ہاتھ اُس کی پیشانی کے اوپر رکھ کر کہے "تم اب خوب سو چکے تمہاری طبیعت بشاش ہو گئی ہے۔ ... تمہاری طبیعت بشاش

ہو گئی۔ تم خوب آرام کر چکے۔ جب میں ایک۔ دو۔ تین کہوں تو تم جاگ جاؤ گے۔ اور اپنی آنکھیں کھول دو گے" ۔

اس کے بعد عامل اُس سے کہے "ایک۔ دو۔ تین"۔

یہ سنتے ہی معمول جاگ جائے گا۔ اور آنکھیں کھول دیگا۔ اور گھڑی کو دیکھ کر جس سے یہ ظاہر ہوگا۔ کہ وہ بہت دیر تک سوتا رہا۔ اُسے بڑی ہی حیرت ہوگی۔

اگر معمول پر نیند کا اس قدر غلبہ ہو کہ وہ جگانے سے جاگ ہی نہ سکے۔ تو عامل کو اس وقت وہ تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ جو آگے چل کر معرض بیان میں آئیں گی۔

(۵)
پانچواں سبق

اس وقت تک جو قاعدے معمول کو سلانے کے بیان کئے گئے ہیں۔ وہ مفرد اور سیدھے سادے تھے۔ مگر ایسے قواعد بیان کئے جائینگے جس سے معلوم ہو جائے گا کہ انسان ایک ایسا مخلوق ہے۔ کہ اس میں نہ صرف ایک ہی ادراک ہے بلکہ زیادہ۔ اور ان میں سے ایک کا نام معرفت اوسط ہے۔

اکثر لوگوں کو تجربہ ہوتا رہتا ہے۔ کہ رات کو جو خواب انسان کو نظر آتے ہیں۔ اُن میں وہ ایک ادراک اور ایک فہم کو استعمال ضرور کرتا ہے۔ اور یہ ادراک اُس ادراک سے مختلف ہوتا ہے جو عالم بیداری میں ہوتا ہے۔ مگر ان میں معرفت اس قسم کی نہیں ہوتی۔ جس قسم کی کہ عالم بیداری میں ہوتی ہے۔ اور دیگر باتوں میں معرفت اوسط

اُس معرفت سے بالکل مشابہ ہوتی ہے جس سے اُس کا واسطہ عالمِ بیداری میں پڑتا ہے۔ اِس کا مطلب یہ ہوا کہ خواب کی حالت عالمِ بیداری کی حالت کا ایک صحیح اور اصلی جزو ہے۔ کیونکہ جن لوگوں، جن چیزوں، جن مکانوں، جن مقاموں وغیرہ کو ہم عالمِ بیداری میں دیکھتے ہیں، اور تصور باندھتے ہیں۔ وہی ہم سے عالمِ خواب میں بھی دوچار ہوتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اگرچہ عالمِ خواب اور عالمِ بیداری دو جداگانہ چیزیں ہیں۔ تاہم ان میں کوئی مشترک بات یا خاصیت ضرور پائی جاتی ہے ✦

کونسی خاصیت یا شے اِن دونوں حالتوں میں مشترک ہے!

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ وہ خاصیت یا شے حافظہ ہے۔ بیداری کے عالم میں تو حافظہ غلطی بھی کر جاتا ہے۔ اور بہت سی باتیں جنکو انسان یاد رکھنا چاہتا ہے ان کو وہ بھول جاتا ہے۔ لیکن عالمِ خواب میں حافظہ بالکل ٹھیک اور صحیح رہتا ہے۔ کیونکہ اُس وقت اُس پر معرفت اوسط کا غلبہ ہوتا ہے۔ اس وقت اسے اپنی زندگی کے تمام واقعات اور حوادث یاد رہتے ہیں۔ معرفت اوسط زندگی کا ایک روزنامچہ ہے۔ اور جب عالمِ بیداری کے ادراک کا پردہ جو تفکرات اور تشاویش سے مزین ہوتا ہے اُٹھ جاتا ہے۔ تو معرفت اوسط کا حافظہ عجیب و غریب واقعات ظاہر کرتا ہے۔ جس طرح انسان کو موت کے وقت اپنی زندگی کے تمام واقعات یاد آجاتے ہیں۔ اُسی طرح معرفت اوسط کی حالت میں بھی۔ ادراک اور معرفت اوسط کے بیچ میں ایک نہایت باریک نقاب یا پردہ پڑا ہوتا ہے۔ اِس پردہ کو اُٹھا کر ہم ہپنوٹزم کی حالت میں انسان کے تواشے میں معرفت اوسط پیدا کر دیتے ہیں ✦

معرفت اوسط کی حالت میں معمول سے جو بات کہی جائے یا جس بات کو کسی طرح یقین دلایا جائے وہ بلا تامل تسلیم کرتا ہے اور اُس کی مخالفت ذرا بھی نہیں کرتا۔ جس طرح کہ ہم عالمِ خواب میں جو باتیں ہم کو

نظر آتی ہیں۔ ان کا مقابلہ یا مخالفت نہیں کرتے۔

اگر معرفت اوسط کی حالت میں امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ اُس کی اصلی سبب یہ ہے کہ اس حالت میں بھی انسان میں قوت فاعلی باقی رہتی ہے۔ کیونکہ معرفت اوسط والے کے دل میں وہ طاقت و تاثیر موجود ہوتی ہے۔ جو امراض کی معالج کہی جا سکتی ہے۔

عامل کا دل بیدار ہوتا ہے۔ اور معمول کا دل معرفت اوسط کے زیر اثر۔ بیدار دل معرفت اوسط کے زیر اثر دل پر حکمرانی کرتا ہے۔ اور اُس میں ایک بات نقش کر دیتا ہے۔ معرفت اوسط والا دل اُسے تسلیم کر لیتا ہے۔ اور اُس کے حکم کے اوپر چلتا ہے۔

انسانی ہستی کا یہ تو اٹل قانون ہے کہ انسان کی فطرت بلا مدد اور بلا کسی ادراکی کوشش کے امراض کو دُور کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ مگر بعض اوقات انسان کے بیدار دل کے کسی غلط خیال یا تقصد کے باعث معرفت اوسط میں ایک غلط اور یقین بیٹھ جاتا ہے۔ کہ جو خرابیاں اُسے گھیرے ہوئے ہوتی ہیں۔ اُن کو بلا کسی خارجی مدد کے دُور نہیں کیا جا سکتا۔ ہپنوٹزم در اصل اس خارجی مدد کے پیدا کر دینے کا ایک ذریعہ یا آلہ ہے۔ وہ معرفت اوسط والے دل میں یہ مدد پیدا کر دیتا ہے۔

عامل کی باتیں صرف اُنہیں امداد کا کام دیکر معرفت اوسط والے دل میں وہ بات یا تحریک پیدا کر دیتی ہیں۔ جو اُن غلط اعتقادات کا مقابلہ کرتی ہیں۔ جن کے باعث امراض کا ظہور ہوتا ہے اور علاج کرنے اور شفا بخشنے والی اُس اصلی طاقت کو متحرک کر دیتی ہیں۔ جو معرفت اوسط والے دل کا ایک خاصہ ہوتا ہے۔

ہپنوٹزم کے ذریعہ امراض کا علاج کرنے سے مراد مریض یا معمول کی وہ حالت ہے جس سے وہ عامل کی باتوں کو جن کے ذریعہ مریض کو یقین دلایا جاتا ہے۔ کہ اس کا مرض دُور ہو گیا یقین کر لیتا ہے۔

اور بیدار دل معرفت اوسط والے دل پر اثر ڈال دیتا ہے۔

ہپنوٹزم کے ذریعہ ایک شخص دوسرے شخص کی مدد سے امراض کا دفعیہ اور ازالہ کر سکتا ہے۔ اسی طرح خود اپنے آپ بھی کر سکتا ہے۔ کیونکہ اس کا اصلی راز یہ ہے کہ بیدار دل معرفت اوسط والے دل پر کسی بات کے خیال یا تصور کا نقش جما دے اور اُسے کسی بات کا یقین دلا دے۔ جس طرح ایک عامل کسی مریض کے دل پر معرفت اوسط پیدا کر کے اُسے کسی بات کا یقین دلا دیتا ہے۔ اسی طرح خود مریض بھی اپنے دل پر معرفت اوسط پیدا کر کے اُس کو یقین دلا سکتا ہے۔ ان دونوں حالتوں میں کسی قسم کا فرق نہیں ہے۔ بلکہ دونوں میں ایک بیدار دل ایک معرفت اوسط والے دل پر اثر ڈالتا اور اُسے یقین دلاتا ہے۔ اگر یہ بات کسی دوسرے کی مدد سے پیدا کی جائے تو اُسے ہپناٹزم علاج بالواسطہ کہتے ہیں۔ اور اگر خود اپنے ہی آپ کو تو اُسے آٹو سجیشن یا علاج بے واسطہ کہتے ہیں۔

مسمریزم کے ذریعہ علاج کرنا

جس طرح مصنوعی نیند کے ذریعہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے اسی طرح قدرتی نیند کے ذریعہ بھی۔ امریکہ میں اس قاعدہ کا رواج دن بدن ترقی کرتا جاتا ہے۔ اکثر والدین یا اُستاد بچوں کی بُری عادات کا علاج اسی ترکیب سے کیا کرتے ہیں۔ بعض اوقات بچوں کی صحت کو بھی اسی قاعدہ کے ذریعہ بڑھایا جاتا ہے۔ جو علاج اس ترکیب سے کیا جاتا ہے۔ اس کا اصلی راز یہ ہے کہ عامل یا کوئی اور شخص جو کسی کا علاج کرے۔ وہ مسمریز کی توجہ کو بالکل اپنی طرف پھیر لے

قدرتی خواب کی حالت کے ذریعہ تعلیم دینا

جو بچے کاہل الوجود ہوتے ہیں یا لکھنے پڑھنے سے جی چراتے ہیں ان کا علاج قدرتی نیند کے ذریعہ امریکہ میں کیا جاتا ہے۔ جب کسی کا علاج کرنا مقصود ہوتا ہے۔ تو اُسے ایک پلنگ کے اوپر لٹا دیا جاتا ہے اور پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اس سے کہا جائے۔ اُس پر وہ پوری پوری طرح عمل کرے۔

جس ترکیب کے ساتھ امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ اُسی ترکیب کے ساتھ بچوں کو تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ اور اس کی بُری عادات کو ترک کر لیا جاتا ہے۔ اُس کا بیان ہم پہلے کر چکے ہیں۔

جس طرح امریکہ میں ہپناٹزم کے ذریعہ یہ باتیں انجام دی جاتی ہیں اسی طرح فرانس میں بھی۔ یورپ میں فرانس ہی ایک ایسا ملک ہے۔ جو ایسی پُراسرار باتوں کی زیادہ قدر کرتا ہے۔ مگر اب۔ تو برطانیہ میں بھی ان باتوں کا رواج ہوتا جاتا ہے جو علم روح یا علم النفس سے تعلق رکھتی ہیں۔

امریکہ میں سب سے پہلے اس ترکیب کو "کتاب ہپناٹزم" کے مصنف نے رواج دیا اور جس سال اُس نے اپنی تحقیقات کو عوام الناس میں پیش کیا۔ اسی سال فرانس میں ڈاکٹر پال فریڈ نے اسی مسئلہ کو شائع کیا تھا۔ وہ اب تو ماہرین علم الروح اور علم النفس علم طور پر ہپناٹزم کے ذریعہ لوگوں کے اخلاق درست کرتے ہیں۔

لکنت کا علاج

اگر کسی شخص کا بچہ باتیں کرنے میں زیادہ ہکلاتا ہو اور کوشش کرنے سے بھی اُس کی زبان سے صاف الفاظ نہ نکل سکتے ہو۔ تو وہ یا تو خود یا کسی عامل کے ذریعہ اس کا علاج کرا سکتا ہے۔

جس لڑکے یا شخص کی لکنت کا علاج کرنا مقصود ہو۔ اس سے

اُس وقت جبکہ وہ رات کو سونے کی غرض سے بستر پر لیٹ جائے اُس سے یہ کہا جائے:-

"تم باتیں کرنے میں لکنت کرتے ہو۔ اور بہت ہکلاتے ہو۔ میں تمہاری اِس عادت کو دور کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ تم صفائی کے ساتھ باتیں کر سکو۔ جب تم خوب سو جاؤ گے تو میں تمہارے پاس آؤں گا۔ اور تم سے باتیں کرونگا مگر تم یہ نہ سمجھو گے کہ میں تم سے باتیں کر رہا ہوں اور نہ تم کو اُس وقت بیدار ہونے کی کوئی ضرورت ہوگی۔ میں جو باتیں تم سے دریافت کروں۔ اُن کا جواب تم سوتے ہی میں دیتے جانا"

جب وہ خوب سو جائے تو تم اُس کے پاس جاؤ۔ اور اس کے پہلو سے لگ کر بیٹھ جاؤ اور اپنے سیدھے ہاتھ سے اُس کی پیشانی پر تھپکیاں دیتے رہو۔ تاکہ اُسے بغیر بیدار ہوئے یہ خیال ہو جائے۔ کہ تم اُس کے پاس بیٹھے ہو۔ اگر وہ جاگ جائے۔ تو تم اُس سے یہ کہو کہ وہ جلد سو جائے اور اپنی آنکھیں بند کر لے۔ اور صرف وہی باتیں اُس سے اُسی قسم کی باتیں کہو کہ اُس سے اُس وقت کہی جاتی جبکہ تم اُس پر پھر خواب کی حالت پیدا کرنا چاہتے۔ ایسا کرنے ہی سے وہ کوئی دو منٹ میں پھر سو جائیگا۔ لیکن اس کے بعد جو کچھ اُس سے کہا جائے۔ وہ نہایت آہستہ اور تاثیر بخش لہجہ میں۔ تاکہ وہ پھر نہ جاگ جائے۔ اور ذرا ٹھیر ٹھیر کر کہا جائے جب خوب سو جائے۔ تو اس سے یہ کہا جائے کہ:-

"اب تم گہری نیند سو جاؤ گے۔ اور نہ جاگ سکو گے۔ تم کو میں تم سے باتیں کرتا ہوا معلوم دونگا۔ تم کو میری باتیں سنائی دینگی۔ مگر میں کوئی ایسی بات نہ کروں گا۔ جس سے تمہاری نیند میں خلل پڑے۔ جو بات میں تم سے دریافت کروں۔ تم اُس کا جواب مجھے دینا۔ تمام سے سوتے رہو" اور اُس کی توجہ کو اپنی طرف پھیرنے کے لئے تم اُس کی پیشانی کے اوپر تھپکیاں دیتے جاؤ۔ اِس کے بعد اس کے لبوں پر اپنی ایک انگلی رکھو۔ اور کہو "اب میں تمہارے لبوں

کو پھونکوں تو تم اپنے لب ہلانے لگو گے۔ اور باتیں کرو" اتنا کہتے ہی وہ اپنے لبوں کو ہلائے گا۔ مگر کوئی بات اُس کے مُنہ سے نہ نکل سکیگی اس سے تم کو معلوم ہو جائے گا۔ اگر تم اُس پر اپنے عمل کو ترقی دو۔ تو وہ ضرور بالضرور سوتے میں باتیں کرنے لگے گا۔

جب تم اتنا کر چکو تو اس سے یوں کہو:۔

"تم کل آسانی کے ساتھ الفاظ کو اپنی زبان سے نکال سکو گے۔ اور بالکل نہیں ہکلاؤ گے۔ جیسے آسانی اور صفائی کے ساتھ میں باتیں کرتا ہوں۔ تم بھی اُس آسانی اور صفائی کے ساتھ باتیں کرنے لگو گے"

یہ باتیں اُس سے کئی بار کہی جائیں۔ اور ایک ایسے لہجہ اور آواز میں جن میں تاثیر زیادہ ہو۔ اور ان باتوں کو ذرا ٹھیر ٹھیر کر اور بلند کی آواز میں کہا جائے۔

اس کے بعد اُسے آرام سے سونے دیا جائے اور عامل اُس کے پاس سے چلا جائے۔ جب وہ صبح کو سوتے سے جاگے گا۔ تو باتیں زیادہ صفائی کے ساتھ کریگا اور ہکلائے گا بھی بہت ہی کم۔ اُسے جو باتیں رات کو اس سے کہی گئی ہوں اُس کا نہ خیال رہیگا اور نہ یاد رہیگی۔

اس کے بعد اسی عمل کو دوسری رات کو بھی اس پر کیا جائے۔ اور اگر ضرورت ہو تو کئی رات کو مسلسل طور پر کیا جائے۔ تاکہ اس کی لکنت بالکل ہی دُور ہو جائے۔ اور آسانی اور صفائی کے ساتھ باتیں کرنے لگے۔

مسمریزم کے ذریعہ جنگ کا نظارہ کرنا

اگر تم چاہو تو اپنے معمول کے خیال اور توجہ کو اس حالت سے کسی دوسری طرف پھیر سکتے ہو۔ مثلاً اُسے کسی جنگ کا نظارہ کرا سکتے ہو۔ جس میں تم اُسے اس کا سپہ سالار بنا دو۔ یا سپاہی اور جب وہ صبح کو بیدار ہوگا تو اُسے یہ یاد تو نہیں رہے گا۔ کہ یہ خیال

اسکے دل میں بات کو تنے میں پیدا کر دیا تھا۔ بلکہ اُسے یہ معلوم ہوگا۔ کہ اُس نے رات کو ایک خواب دیکھا تھا یا دوسرے معنوں میں یوں کہ رات کو وہ ایک جنگ میں بحیثیت ایک سپہ سالار یا سپاہی کے شریک ہوا تھا۔

عصبی کمزوری کا علاج

اگر کسی شخص کے اعصاب اس قدر کمزور ہو گئے ہوں کہ اچھی طرح کام نہ دے سکیں یا وہ اُن کی کمزوری کے باعث زیادہ کام نہ کر سکے یا زیادہ کام کرنے سے اُسے تھکن معلوم دینے لگے تو اسکی اس کمزوری کا علاج اس طرح کیا جاتا ہے :۔

اُسے ایک پلنگ کے اوپر لٹا دیا جائے اور اُس سے کہا جائے کہ "جو بات اُس سے کہی جائے اُسے وہ کرے اور اپنی توجہ بالکل تمہاری طرف لگائے رہے"

اس کے بعد اُس سے کہا جائے :۔

"دیکھو اب تم سو جاؤ گے۔ گہری نیند کا تمہارے دل و دماغ اور حواس پر قبضہ ہو جائے گا۔ اور تم وہی کرو جو میں تم کو حکم دونگا۔ تمہارے اعصاب نہایت کمزور ہیں۔ تم نہ زیادہ محنت کو برداشت کر سکتے ہو۔ اور نہ کسی کام کو اچھی طرح انجام دے سکتے ہو۔ مگر میں تمہاری اس کمزوری کو دُور کئے دیتا ہوں۔ اب تم سو جاؤ"

اس کے بعد جب وہ سو جائے تو تم اس سے یہ باتیں تاثیر کُن آواز میں آہستہ آہستہ کہنے لگو کہ :۔

"تم کمزور ہو۔ تمہارے اعصاب کام نہیں دیتے ہیں مگر دیکھو تمہاری کمزوری اب دور ہوتی جاتی ہے۔ اے لو وہ دور ہو چکی ہے اور تم میں ایک قسم کی طاقت آگئی ہے۔ جو دمبدم ترقی کرتی جا رہی ہے۔ یہاں تک کہ اب کمزوری کا نام تک نہیں رہے گا۔ اب تم پر قوت اور ہر

کا مقابلہ خوب اچھی طرح سے کر سکو گے "۔

ان باتوں کو معمول سے کئی بار کہا جائے اور جب ان کا اسکے دل پر خوب نقش ہو جائے تو عامل اسکے پاس سے چلا جائے اور اسے سوتا رہنے دے ۔ صبح کو جب وہ سوتے سے بیدار ہو گا تو خلاف معمول کے اس میں کمزوری کم ہو گی ۔ اسے اپنے جسم میں ایک چستی اور اعصاب میں ایک زور معلوم دے گا ۔

اس عمل کو کئی دن تک اس کے اوپر کیا جائے ۔ کیونکہ ایک ہی دن میں اسکے اعصاب کی درستی ناممکن ہے ۔ بعض لوگ ہر کام میں عجلت کو روا رکھتے ہیں ۔ لیکن یہ باتیں اس قسم کی نہیں ہیں کہ ان میں عجلت کو دخل دیا جائے ۔ اگر ایسا کیا جائے تو حصول مقصد میں مایوسی کا سامنا ہو گا ۔ اور معمول جیسا کا تیسا ہی رہ جائے گا ۔

دردِ سر کا علاج

اگر کسی شخص کے دردِ سر کا علاج کیا جائے تو اسے ایک کرسی کے اوپر بٹھا دیا جائے اور اس سے کہا جائے کہ وہ تمہاری باتوں کے اوپر خوب دھیان دے ۔ اور جو کچھ تم اس سے کہتے جاؤ وہی کرتا جائے ۔ تاکہ اس کا دردِ سر جلد اور آسانی کے ساتھ دور ہو جائے اگر وہ اچھی طرح توجہ نہیں دے گا ۔ تو اس کا درد دیر میں دور ہو سکے گا ۔

دردِ سر کا سبب خواہ عصبی کمزوری کا ہو ۔ خواہ صفراء کی زیادتی ہو لیکن اس کا علاج مسمریزم یا ہپناٹزم کے ذریعہ کیا جا سکتا ہے ۔ اور جس شخص کو اس درد کی تکلیف سے نجات دی جائے اسے ایک کرسی کے اوپر آرام سے بٹھا دیا جائے اور اس کے سر کے نیچے ایک تکیہ رکھ دیا جائے ۔ اور پھر اس سے کہا جائے کہ :-

"اب تم پر نیند کا غلبہ ہونے لگیگا ۔ تم اپنی نگاہیں میری نگاہوں سے ملائے رکھو اور جو کچھ کہیں تم ... کہوں وہی تم کرو ۔ تمہاری

تحلیف دُور ہو جائے گی۔

جب تمہاری باتوں کے ذریعہ معمول پر نیند کا غلبہ ہو جائے تو تم اُس کے پیچھے کھڑے ہو جاؤ اور اپنے ہاتھ سے اس کی کھوپڑی اور کن پٹیوں کو آہستہ آہستہ سہلانے لگو۔ اور جھاڑے ہاتھوں سے دیتے جاؤ۔ اس کے بعد اپنے ہاتھوں کو اُسکی پیشانی کے اوپر رکھ دو۔ اور ذرا دیر رکھنے کے بعد اٹھا لو۔ اور آہستہ آہستہ چھوٹے چھوٹے مگر لگاتار دینے لگو اور ہاتھوں کو جھاڑے دیتے وقت پیشانی پر سے اُس کے سر پر اس انداز سے لے جاؤ کہ اس کے سر کے اِدھر اُدھر اور پیچھے اور نیز کن پٹیوں پر ذرا دباؤ سا پڑتا ہے۔ اور جب ہاتھ سر سے علیحدہ ہو جائیں۔ تو پھر اُن کو پیشانی کے اوپر سے لے کر سر کے پیچھے تک اسی طرح لے جاؤ +

جھاڑوں کے ساتھ زبان سے یہ بھی کہتے جاؤ کہ "اب تمہارا دردِ سر دور ہو گیا اب تم کو تکلیف معلوم نہیں ہوگی۔ اب تم اچھے ہوتے جاتے ہو۔ یہ کہتے ہیں بھی کبھی انگلیوں سے اُس کی کھوپڑی کو ملتے جاؤ۔ اور پھر جھاڑے دینے لگو +

مریض جو کرسی پر بٹھایا جائے تو اس سے کہا جائے۔ کہ وہ اپنے جسم کو بالکل ڈھیلا اور طبیعت کو اثر پذیر بنا لے۔ اور اپنے دل میں بھی خیال باندھے رہے کہ اُس کی تکلیف اب دُور ہوتی۔ اور اُس میں ایک قسم کی تخفیف ہونے لگی ہے +

اس کے اس تصور کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اس کے دماغ کے اعصاب جو تنے ہوئے ہونگے وہ ڈھیلے پڑ جائیں گے۔ اور اُسے ایک قسم کا آرام سا معلوم دینے لگیگا اور جوبات تم اس سے کہو گے اُسے اُس کا دماغ اصلی اور سچی تسلیم کرے گا یہاں تک اُس کی تکلیف بالکل رفع ہو جائے گی +

دانت کے درد کا علاج

دانت درد کا علاج بھی اسی طرح کیا جاتا ہے کہ جس طرح کہ سر کے درد

کا علاج کیا جاتا ہے۔ لیکن اس میں یہ باتیں اد کی جاتی ہیں:۔
مریض کے چہرے کے اوپر اُس طرف اپنا ہاتھ آہستہ سے رکھو جس طرف کے دانت میں درد ہو۔ اور اُس مقام پر اُسے کئی منٹ تک رکھا رہنے دو۔ اس کے بعد اُس کان پر جس کی طرف درد ہو۔ فلالین یا کسی اور تہ کئے موٹے کپڑے کا ایک ٹکڑا لیکر رکھ دو اور اُسے اپنے ہاتھ کے ایک گوشہ سے دبا لو۔ اور اپنا دوسرا ہاتھ اپنے منہ کے اوپر رکھ دو۔ اور اُس سے فلالین کے ٹکڑے کا بالائی حصہ دبائے رکھو۔ اور پھر اُس ٹکڑے پر زور زور سے پھونک مارو۔ یہاں تک کہ اُس کی گرمی فلالین میں ہو کر اُس کے کان میں پہنچ جائے۔ پھر اُس ٹکڑے کو جلدی سے ہٹا لو اور درد چلا جائے گا۔ ڈاکٹر کونش صاحب جو ایک بڑے مشہور مسمریزم داں گذرے ہیں۔ وہ اسی طریقہ سے اس درد کا علاج کیا کرتے تھے ؛

اکثر اطبا اس درد کے علاج میں کوکین یا افیون کو استعمال کراتے ہیں۔ خواہ خالص اور چاہے کسی اور چیز کے ساتھ۔ لیکن ان چیزوں میں الکحل جو ایک قسم کا زہر ہے زیادہ دیا جاتا ہے۔ حالانکہ ان کا اثر مسکن ہے۔ لیکن ان میں جو شراب زہر ہوتا ہے۔ وہ بہت ہی بُرا اثر پیدا کرتا ہے اور اعصاب کو سخت ضرر پہنچاتا ہے ؛

یورپ و امریکہ کے مسمریزم کے جاننے والے جب کسی دانت کو جس میں درد ہوتا ہے اکھاڑنا چاہتے ہیں۔ تو مریض کو نہ تو افیون اور نہ کوکین استعمال کراتے ہیں اور نہ اُسے کوئی خواب آور دوا مثلاً کلوروفارم وغیرہ سونگھاتے ہیں۔ بلکہ وہ مسمریزم کے عمل کے ذریعہ اُسے سُلا دیتے ہیں۔ اور جب نیند اس پر غالب آجاتی ہے تو اُس سے کہتے ہیں :۔
"میں تمہارا دانت اکھاڑوں گا۔ اور جب تک میں تم کو بیدار نہ کرونگا تم بیدار نہ ہو سکو گے۔ مگر بیدار ہونے کے بعد بھی تم کو کسی قسم کی تکلیف نہیں معلوم ہوگی۔ اور نہ تم کو یہ یاد رہے گا کہ تمہارا دانت اکھاڑا گیا تھا"

اس کے بعد اُس کے دانت اکھاڑلو۔ اور جب وہ جاگے گا تو کوئی اثر اُسے کسی قسم کی تکلیف محسوس نہ ہوگی ✦

وجع مُفاصل کا علاج

وجع مفاصل یا دیگر امراض جو وجع مفاصل سے ملتے ہوتے ہیں۔ ان کا علاج بھی مسمریزم کے ذریعہ یورپ اور امریکہ کے اطبا اکثر کرتے ہیں۔ اور اس میں جو جھاڑے دیئے جاتے ہیں وہ ان اعصاب کو مس کرتے ہیں۔ جن میں احساس کی قوت ہوتی ہے۔ اگر مریض ریشمی کپڑے پہنے ہو تو اُتروا کر سوتی کپڑے پہنائے جائیں۔ اس بات کا لحاظ ہر قسم کے امراض کے علاج میں کرنا چاہیئے۔ بلکہ پُرانے موٹے کپڑے پہنائے جائیں ✦

جب مریض پر خواب کی وہ حالت طاری کر دی جائے۔ جو کہ ہپنوٹزم یا مسمریزم کے ذریعہ طاری کی جاتی ہے تو اس کے شانوں سے لیکر انگلی کو ہنی تک جھاڑے دیئے جائیں۔ اگر پاؤں میں درد ہے تو اسی طرح مناسب مقام تک دیئے جائیں۔ اور یہ بات معلوم کرنے کے لئے کہ آیا مریض پر نیند کا غلبہ آگیا۔ اس کے اس مقام کو دبایا جائے جہاں درد ہو ✦

اس عمل کے ذریعہ پہلی ہی دفعہ مریض کو افاقہ ہوگا۔ اور اس کا درد اگر بالکل نہیں جاتا رہیگا تو کم ضرور ہو جائیگا۔ اور دو چار مرتبہ کے عمل کے بعد تو ضرور ہی چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ بالکل تندرست ہو جائیگا۔ اور درد کا بھی نام کو نہیں رہے گا ✦

جس ترکیب سے وجع مفاصل کا علاج کیا جاتا ہے اُسی ترکیب سے ورم یا گلٹ کا بھی علاج کیا جاتا ہے۔ مگر ان امراض کے علاج میں ورم یا گلٹ کے مقام کو ہاتھوں سے جھاڑے دینے میں کس کیا جاتا ہے

چوٹ کا علاج۔
زخم کا علاج۔
خراش کا علاج۔
جلن کا علاج۔

جس ترکیب سے وجع مفاصل۔ نقرس اور گٹھ کا علاج کیا جاتا ہے اُسی ترکیب سے اُن چاروں امراض کا بھی معالجہ کیا جاتا ہے جو اوپر بیان اور درج ہو چکی ہیں۔ لیکن ان میں جو جھالے دیئے جاتے ہیں۔ وہ مقامی ہوتے ہیں نہ سیلانی۔ یعنی وہ جسم کے اسی حصہ تک محدود رہتے ہیں جن میں مذکورہ بالا باتوں کا اثر ہوتا ہے۔

دوسری بات ان شکایتوں کے متعلق یہ ہے کہ عامل کو جو بات ان شکایتوں میں معمول کے دل پر نقش کرنی منظور ہو وہ ہر علاج کے متعلق جُدا جُدا ہوتی ہے۔ مگر ان سبھوں میں تصور ایک ہی قسم کا ہوتا ہے۔

عام کمزوری کا علاج

عام کمزوری کا سبب عام طور پر تو عصبی کمزوری ہوتا ہے۔ مگر بعض اوقات کوئی اور سبب بھی دیکھا گیا ہے۔ اس لئے اس کا علاج اسی ترکیب اسی عمل میں اور اسی قاعدہ کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ جس کے ساتھ عصبی کمزوری کا علاج کیا جاتا ہے۔ صرف تصور اور جھالوں کا فرق ہے۔ تصور اور الفاظ کے ذریعہ بندھا جاتا ہے۔ اور جھالے پہلے سر سے لیکر ریڑھ تک ہوتے ہیں۔ اور پھر وہاں سے گذر کر ایڑیوں تک جاتے ہیں۔ اور پھر چھوٹے چھوٹے جھالے دیئے جاتے ہیں۔

کھانسی کا علاج دمہ کا علاج

یہ دونوں امراض اکثر نفس میں خرابی واقع ہونے یا پھیپھڑوں

ہیں کسی قسم کی خرابی آجانے سے پیدا ہوتے ہیں۔ جس شخص کو ان میں سے کسی قسم کی کوئی شکایت ہو اُسے پہلے ایک کرسی کے اوپر بٹھا کر مناسب الفاظ کے ذریعہ اُس پر حالت کا بوس یا نیٹ طاری کر دو تاکہ اس کی طبیعت اثر پذیر ہو جائے۔

اُس کے بعد اس کی ریڑھ کی ہڈی کے اُس حصہ پر جو شانوں کے درمیان اور گردن کے نیچے ہو پھونکیں لگاؤ۔ پھر پھیپھڑے کے مقام پر پھونکیں لگاؤ اور اس کے بعد پھیپھڑے کے مقام پر اپنا ہاتھ ذرا دیر تک رکھا رہنے دو۔ اس سے پھیپھڑوں میں تنفس آسانی کے ساتھ ہونے لگے گا۔ اور مریض کو چار یا چھ بار کے عمل میں خوب صحت حاصل ہوگی۔ اور اس کی شکایت اس طرح دور ہو جائے گی۔ کہ گویا وہ اس میں کبھی مبتلا ہی نہیں ہوا تھا۔

اختلاج قلب کا علاج

ضعف قلب کا علاج

جس ترکیب کے ساتھ کھانسی اور دمہ کا علاج کیا جاتا ہے۔ اُسی ترکیب کے ساتھ ان دونوں امراض کا بھی معالجہ کیا جاتا ہے۔ قلب کے مقام پر پھونکیں لگائی جاتی ہیں۔ مگر ہر جھاڑنے کے بعد پھونک لگانی چاہیئے۔ اور اس عمل سے پہلے اُسے مناسب لفظوں اور باتوں کی مدد سے سُلا کر اُس کے اوپر وہ حالت پیدا کر دی جائے۔ جس میں اُس کی طبیعت اثر پذیر ہو جائے۔

ضعف بصارت کا علاج

اگر انسان کی بصارت کسی ایسے سبب سے ہو جو اُسکی پیدائش سے تعلق نہ رکھتا ہو تو وہ ... مسمریزم کے ذریعہ دور کی جا سکتی ہے۔

مادر زاد اندھے کی آنکھیں درست نہیں ہو سکتیں یا اگر عضو کی کوئی رگ یا عصب خراب ہو گیا۔ تو بھی علاج نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر آنکھ میں کسی قسم کی خرابی نہیں آئی ہو۔ بلکہ کسی خارجی سبب سے ضعف بصارت پیدا ہو گیا ہو تو اس کا علاج آسانی کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ جس مریض کو ضعفِ بصارت کی شکایت ہو اس پر پہلے نیند کی حالت طاری کی جائے اور پھر اس سے کہا جائے کہ :-

"اب تمہاری بینائی زور دار ہوتی جاتی ہے۔ اب تمہاری بینائی میں طاقت آجائے گی۔ اب تمہیں پہلے کی طرح صاف نظر آنے لگے گا۔ اب تمہاری نگاہ نہیں تلملائے گی"

اس کے بعد اس کی آنکھوں کے سامنے پھالے دیئے جائیں جن کے درمیان میں ایسے پھالے دیئے جائیں کہ آنکھوں کو مس کریں اور پھر آنکھوں پر ترشہ لوں سے پھونکیں لگائی جائیں۔

اس کے بعد اس سے کہا جائے کہ :-

"اب تمہاری بینائی میں زیادہ روشنی آتی جاتی ہے۔ اب تم کو خوب صفائی کے ساتھ نظر آنے لگے گا۔ تمہاری نگاہ وہم جاتے۔ اور تم کو ضعف بصارت کی کوئی شکایت باقی نہیں رہے گی۔ جب تم میرے کہنے کے مطابق آنکھیں کھول کر دیکھو گے تو تم کو پہلے کی نسبت چیزیں زیادہ صفائی کے ساتھ نظر آنے لگیں گی"

اس کے بعد ایک۔ دو۔ تین کہو اور تالی بجاؤ یا ہاتھ پر ہاتھ زور سے مارو۔ تاکہ آواز پیدا ہو۔ اور پھر معمول سے کہو کہ آنکھیں کھولو ہوشیار ہو جاؤ۔ جو بہت جلد ہوشیار ہو کر آنکھیں کھول دے گا۔ اور جب کسی شے کی طرف آنکھیں جما کر دیکھے گا۔ تو اسے اپنی نگاہ میں زور اور طاقت محسوس ہوگی۔ اس کی نگاہ کم تلملائے گی۔

اس عمل کو کئی بار کیا جائے اور مسلسل طور پر۔ کوئی چھ سات مرتبہ کے عمل کے بعد مریض کی شکایت بالکل دور ہو جاتی ہے۔

سرطان کا علاج

گنٹھیہ کا علاج

اِن دونوں امراض کا علاج اُس طریقے سے کیا جاتا ہے جس طریقے سے کہ وجع مفاصل کا علاج ہوتا ہے۔ اسی طرح معمول کے اوپر نیند کی حالت پیدا کی جاتی ہے۔ جب کہ اُسی قسم کے دِیئے جاتے ہیں۔ شبہ وہمی اُسی قسم کا دیا جاتا ہے۔ قوتِ مقناطیسی کی تاثیر بھی اُس کے دل میں اسی طرح پیدا کی جاتی ہے۔ کوئی چھ سات بار مسلسل عمل کرنے کے بعد مریض کو صحت ہو جاتی ہے +

سردی کا علاج

زکام کا علاج

اِن دونوں شکایتوں کا بھی علاج ہپناٹزم کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ معمول یا مریض کے اُوپر نیند کی حالت پیدا کرنے کے بعد اُس کے دل میں شورہ اور قوتِ مقناطیسی کے ذریعہ یہ بات اور تصور پیدا کیا جاتا ہے کہ فی الحقیقت اُس کی تکلیف کم ہوتی جاتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ دو چار دن کے عمل کے بعد بالکل ہی دُور ہو جائے گی۔ اس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ پہلی ہی بار عمل کرنے کے بعد مریض کو افاقہ ہو جاتا ہے اور دو چار بار اور عمل کرنے کے بعد تو اُسے بالکل ہی صحت حاصل ہو جاتی ہے +

الغرض دُنیا میں کوئی ایسا مرض نہیں ہے جس کا علاج مسمریزم یا ہپناٹزم کے ذریعہ نہ کیا جا سکے۔ یورپ میں اور امریکہ میں ہر قسم کے مریض کے اوپر مسمریزم کے مختلف تجربہ کیا جاتا ہے۔ اور اس سے

اگر کل نہیں پر کچھ نہ کچھ فائدہ تو ضرور ہوتا ہے۔ اور ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ ہر قسم کی بیماری کا علاج مسمریزم ہی کے ذریعہ کیا جائے گا۔

بعض ماہرین مسمریزم یا ڈاکٹر جو اس علم سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ وہ علاوہ عمل کے اور باتیں بھی روا رکھتے ہیں۔ جن سے اُن کے عمل کو تقویت ہوتی ہے۔ ان باتوں میں مندرجہ ذیل باتیں شامل ہیں:۔

مسمریزم کا پانی۔ مسمریزم کا کاغذ
مسمریزم کی گولیاں۔ مسمریزم کا کپڑا
مسمریزم کے کمربند یا پٹکے۔ مسمریزم کے موزے

ان چیزوں کے استعمال سے درحقیقت مریض کو جلد افاقہ ہوتا ہے بعض اوقات ان پانی یا گولی کو داخلی علاج کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور بعض اوقات خارجی علاج کے طور پر۔ خارجی علاج کے طور پر انہیں مقام درد یا مرض کے اوپر پلستر یا لیپ کے طور پر لگاتے ہیں یا اس سے اُس مقام کو دھوتے ہیں۔ یا اُس سے غسل کراتے ہیں۔ ان چیزوں کے بنانے اور طیار کرنے کے طریقے ذیل میں بیان کئے جاتے ہیں:۔

پانی تیار کرنے کا طریقہ (دیکھو تصویر نمبر ۱۶)

کسی چشمہ کا پانی لو اور اُسے معطر کر لو۔ پھر اُسے ایک گلاس میں بھر لو۔ گلاس کو ایک ہاتھ میں پکڑ لو۔ اور دوسرے ہاتھ کی انگلیاں گلاس کے اوپر مگر اُس سے ذرا فاصلہ پر اس طرح رکھو کہ انگلیوں

کے سرے پانی کی طرف رہیں اور پھر
قوت مقناطیس کو تصور کے ذریعہ اس
پانی میں ہاتھ کی انگلیوں کے توسل
سے پہنچا دو۔ اس کے بعد اس پانی
کو کسی بوتل میں بند کرکے رکھ دو۔ اور
ضرورت کے وقت استعمال کراؤ۔

تصویر نمبر ۱۶

گولی تیار کرنے کا طریقہ

اگر پانی کو کسی دوسرے مقام پر روانہ کرنا منظور ہو تو وہ آسانی کے ساتھ نہیں جا سکتا۔ اس لئے اس کی جگہ گولیاں روانہ کرو۔ شکر کی چھوٹی چھوٹی گولیاں بنا کر خشک کر لو۔ اور ان کو مٹھی میں رکھ کر ذہن سے خوب لپٹ جاؤ۔ اور دل میں تصور باندھ لو کہ ان میں قوت مقناطیس کے ذریعہ تاثیر پیدا کر دو اور پھر ان پر پھونک مارو۔ اس کے بعد انہیں کسی بوتل میں بند کرکے رکھ دو۔ ضرورت کے وقت کام میں لاؤ۔ دوائی چیزیں بھی اسی قاعدہ سے تیار کی جاتی ہیں۔

لیکن عامل کو مریض کو یہ بھی بتا دینا چاہئے۔ کہ اسے ہر روز بشرطیکہ غسل مضر نہ پڑے غسل کرنا چاہئے۔ جسم کو صاف رکھنا واجب ہے اور غذا بھی مقوی کھانی چاہئے۔ خوب نیند بھر کے سونا لازم ہے۔ کپڑے بھی صاف ستھرے پہننے چاہئیں۔ مزید براں عامل کو مریض کی شکایت کا اصل سبب بھی دریافت کرنا چاہئے۔ کیونکہ جب تک اصلی سبب دریافت نہ ہو سکے گا۔ تب تک علاج میں بھی کامیابی مشکوک رہیگی۔

قبض کا علاج

سلسلہ مذکرہ میں اس شکایت کا بھی جو عالمگیر ہے۔ ورانسان کو یوں ہی پیدا ہو جاتی۔ اور ذرا سی بے احتیاطی سے وجود میں آ جاتی

علاج بنا دیں۔ اگرچہ قبض بادی النظر میں تو ایک نہایت خفیف سی شکایت معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اطبا نے اِسے اُم الامراض قرار دیا ہے۔ کیونکہ اس سے طرح طرح کے اور لاحق امراض پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً ضعف معدہ۔ جریان۔ دردِ سر۔ درد گردہ۔ بخار۔ قولنج۔ درد شکم وغیرہ۔ پس اس مرض کو انسان ایک جانی دشمن اور نہایت موذی بیماری خیال کریں۔

اس مرض کا علاج ماہرین مسمریزم یا تو مسمریزم کے پانی کے استعمال کے ذریعہ کرتے ہیں اور یا گولیوں کے ذریعہ۔ اور ڈاکٹر کوش صاحب نے جو ایک بڑے مسمریزسٹ ہیں۔ ایک شخص کا واقعہ بیان کیا ہے جسے قبض دائمی رہتا تھا۔ اور بھوک مطلق نہیں لگتی تھی۔ وہ کئی سال سے اس عارضہ میں مبتلا تھا۔ اور بہت سے ڈاکٹروں کا علاج کر چکا تھا۔ دو دو ہفتہ تک وہ اجابت نہ کرتا تھا۔ مگر اس کا قبض رفع نہیں ہوتا تھا۔ جب وہ مریض کوش صاحب کے پاس آیا تو انہوں نے اسے مسمریزم کا پانی استعمال کرایا۔ کوئی تین بار خوراک کے پانی کے استعمال کرنے کے بعد اس کا قبض جاتا رہا۔ اس کے بعد اُس نے کئی دن تک اس پانی کو استعمال کیا۔ انجام کار۔ اُس کا قبض بالکل ہی جاتا رہا۔ اور اُسے بھوک خوب اچھی طرح لگنے لگی۔ اور چند ہی دن بعد وہ تندرست ہو کر چلا گیا۔ اس کے بعد جب کبھی اُسے قبض کی شکایت ہوتی تو وہ ڈاکٹر کوش صاحب کے پاس آتا اور ایک دو خوراک پانی کو استعمال کرنے کے بعد اُس کا قبض چلا جاتا۔

جو شخص مسمریزم کے ذریعہ علاج کرتے ہوں اس کو دو باتوں کی بنیاد سب سے مقدم ہے۔ ایک تو مریض کو اطمینان دینا کہ اُس کا مرض بہت ہی ہلکا ہے۔ اور جلد دور ہو جائے گا۔ اس سے مریض کی طبیعت میں ایک قسم کی تقویت آجاتی ہے اور اُس کا نصف مرض چلا جاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ مریض سے نہایت خلق اور خوش

مزاجی کے ساتھ پیش آنا چاہیئے۔طبیعت کے لیے مخلق اور خوش مزاجی لازمی باتیں ہیں۔ ان کا اثر مریض کی طبیعت پر بیحد پڑتا ہے جس سے اُس کی طبیعت میں ایک بشاشت آجاتی اور شگفتگی پیدا ہوجاتی ہے برعکس اسکے بدخلق اور چڑچڑے مزاج کا طبیب مریض کے لئے ایک بار ہوجاتا ہے ۞

تحریر کے ذریعہ مسمریزم کا عمل کردینا

(تصویر نمبر ۲)

تحریر سے مراد اس وقت خط نہیں ہے بلکہ کاغذ کا ایک پرزہ یا کارڈ ہے جس کے اوپر لفظ خواب لکھا ہوتا ہے جب مریض یا معمول کی توجہ کو حاصل اپنی باتوں کے ذریعہ بالکل اپنی طرف پھیر لے تو اُس وقت اُس سے یہ کہے کہ میں تمہارے ہاتھ میں ایک کارڈ یا کاغذ کا پُرزہ دیتا ہوں۔ اُس کے اوپر لفظ خواب لکھا ہے اس کو غور سے دیکھتے ہی تم کوئی ایک منٹ میں تم سو جاؤ گے اور جو باتیں تم کرو گے جن کو میں تم کو کہونگا ۔ اُس کے

دل میں یہ بات بھی بٹھا دی جائے۔ کہ جب تم اس کارڈ کو غور سے دیکھو گے تب ہی تم کو نیند آ جائے گی +

بدخوابی کا علاج: (دیکھو تصویر مندرجہ صفحہ ۴)

جس شخص کو بدخوابی ستاتی ہو جسے رات کو سکھ بھری نیند نہ آتی ہو جو ساری رات بستر پر کروٹیں بدلتا ہو۔ اسے ایسا ایک کارڈ دے دیا جائے۔ جوں ہی کہ وہ اس پر نظر جمائے گا توں ہی اس پر نیند کا غلبہ ہونے لگے گا۔ یہاں تک کہ وہ آرام کے ساتھ سو جائے گا +

اس حالت میں مریض یا معمول کو یہ یقین اور اطمینان دلا دیا جائے کہ اس کارڈ میں ایسی تاثیر ہے کہ اس پر ذرا دیر یعنی کوئی ایک یا دو منٹ تک نظر جما کر دیکھنے سے انسان کو نیند آنے لگتی ہے جہاں اس کے دل میں یہ بات بیٹھ جائے سمجھو کہ اس پر جادو چل گیا +

چھٹا سبق

خط کے ذریعہ جو ڈاک میں ڈالا جائے معمول کو سلا دینا

جو معمول عامل کی آواز اور لب و لہجہ سے اچھی طرح مانوس ہو جائے اُسے خط کے ذریعہ آسانی کے ساتھ سلایا جا سکتا ہے۔ پس ایک کاغذ پر لفظ خواب لکھ کر بھیجا جائے اُسے وہ غور سے دیکھنے کے بعد سو جائیگا۔

تار برقی یا ٹیلیفون کے ذریعہ سُلا دینا

اِسی طرح اگر تم معمول سے کوسوں دور ہو اور چاہو کہ اُسے سُلا

دیا جاتا ہے تو ٹیلیفون کے ذریعہ اُسے سو جانے کا حکم دو اور وہ سنتے ہی سو جائیگا ۔

تار کی خبر کا وہی اثر معمول کے اوپر ہوتا ہے جو خط کا ہوتا ہے ۔ اُسے پڑھتے یا سنتے ہی اُس پر نیند کا غلبہ ہو جاتا ہے ۔

گنتی گن کر معمول کو سُلا دینا

یہ ایک عجیب طریقہ معمول کے سُلانے کا ہے ۔ اور اس کے ذریعہ معمول کو نہایت آسانی کے ساتھ اور بلا کوشش کے نیند آجاتی ہے جس معمول کو اس طریقے سے سُلانا منظور ہو اُسے کہو کہ بیس عدد تک گنو ۔ تم اپنی آنکھیں بند کر لو ۔ اور جب میں ایک کہوں ۔ تو آنکھیں کھول کر میری طرف دیکھو اور پھر بند کر لو ۔ اور جب دو کہوں ۔ تو پھر آنکھیں کھول کر میری طرف دیکھو اور پھر بند کر لو ۔ اور اسی طرح ہر عدد پر کرتے جاؤ ۔

اس کے بعد عامل گنتی گننا شروع کرے ۔ لیکن ہر دو عدد کے بیچ میں پانچ سیکنڈ کا وقفہ دیا جائے ۔ اور جب ایک بار بیس تک گن چکے تو پھر ایک سے شروع کرے اور بیس تک گن جائے ۔ مگر اس دفعہ ہر دو عدد کے درمیان دس سیکنڈ کا وقفہ دیا جائے ۔ پھر تیسری بار ایک سے شروع کرے اور بیس تک گن جائے ۔ مگر اس دفعہ ہر دو عدد کے درمیان پندرہ سیکنڈ کا وقفہ دیا جائے ۔

اس عمل یا طریقہ سے معمول پر جلد نیند کا غلبہ ہو جائے گا ۔ کیونکہ یہ خود طریقہ نیند لانے کا ممد و معاون ہے ۔ معمول کے بار بار آنکھیں کھولنے اور بند کرنے سے اس کے پلک بھاری ہو جاتے ہیں ۔ یہاں تک کہ بالکل بند ہو جاتے ہیں ۔ شروع ہی سے اُسے نیند آنے لگتی ہے اور آخر کار پوری نیند میں داخل ہو جاتا ہے ۔

اگر اس عمل کے بعد بھی اس پر نیند کا غلبہ پوری طرح نہ ہو سکے تو

عامل کو چاہئے کہ مس کے سامنے کھڑا ہو جائے اور جھانسے دینے لگے۔ اس سے نیند جو چیف ہی سے اس پر اپنا تسلط جمانے لگی ہوگی بالکل گہری ہو جائے گی۔

کسی کو فی الفور سلا دینا

تصویر نمبر ۱۸

عامل جب ایک مجمع میں دو چار عمل دکھا چکے۔ اور ان کا اثر لوگوں کی طبیعت پر پڑ چکے یہاں تک کہ انکو اُن کی طرف سے ایک قسم کا خوف آنے لگے۔ تو وہ جس شخص کو چاہے فوراً سلا سکتا ہے۔ اس کے تین طریقے ہیں :-

پہلا طریقہ

اس وقت عامل کسی شخص کو اسٹیج کے اوپر بلائے۔ اور جوں ہی کہ وہ خوف زدہ سا ہوکے بڑھ کر اپنا قدم اسٹیج کے اوپر رکھے۔ عامل کو چاہئے کہ آگے بڑھ کر اپنا سیدھا ہاتھ اس کی گردن پر رکھے۔ اس سے اُس کے خوف کو ترقی ہوگی۔ اور اس کے جسم میں ایک قسم کی سنسنی سی پیدا ہو جائے گی۔ اور پھرتی کے ساتھ دوسرا ہاتھ اس کی ٹھوڑی کے نیچے ذرا دبا کر رکھ دے اور پھر دونوں ہاتھوں کے زور سے اس کی گردن اور سر کو اس طرح جھٹکا لگائے کہ اس کا اثر اس کی ریڑھ کی ہڈی میں محسوس ہونے لگے۔

اس سے اس کی دہشت کو بے انتہا ترقی ہوگی۔ اور اس سے جلدی سے
یوں کہے سو جاؤ۔ جلدی سو جاؤ۔ اب تم آنکھیں نہیں کھول سکو گے۔ اس
کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ جلد سو جائے گا۔

دوسرا طریقہ } عامل کو چاہیے کہ اپنے ہاتھ میں کوئی ایسی شے پکڑے
رہے۔ جس میں چمک دمک ہو۔ اور جوں ہی کہ
کسی شخص کو اسٹیج پر بلائے وہ شے اس کو آنکھوں کے آگے جلدی سے
لے جا کر کہے کہ دیکھو تمہاری نگاہیں اب اس شے پر سے ہٹ نہیں
سکتی ہیں۔ جدھر یہ شے جائے گی تم بھی ادھر ہی چلتے جاؤ گے۔ اس کا
اس کی طبیعت پر بڑا اثر ہوگا۔ اس کے بعد عامل آگے کو بڑھے اور
اس شے کو بھی بڑھائے۔ معمول کو بھی معلوم دے گا۔ کہ فی الواقع در
شے ایک طرف کو جا رہی ہے اور اس کو بھی ساتھ ساتھ لئے جاتی ہے۔
وہ فی الحقیقت اس کے ساتھ ساتھ آگے کو بڑھتا جائے گا۔ اس کے بعد
اس کی آنکھیں بند کردو۔ اور کہو کہ تم آنکھیں کھول سکتے ہو۔ سو جاؤ۔ اور فی الحقیقت
اس پر نیند سوار ہو جائے گی۔

تیسرا طریقہ } تیسرا طریقہ قوت مقناطیس یا قوت خیال کی معرفت کے
ذریعہ معمول کے دل میں تاثیر پیدا کرنے کا ہے۔ یہ سب
سے زیادہ زبردست ہے۔ اور جوں ہی کہ عامل اپنے خیال کی طاقت
یا قوت مقناطیس کا اثر معمول کے دل میں ڈالے گا۔ معمول پر نیند کا غلبہ
ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ بالکل سو جائے گا اور اسی حالت میں پہنچ
جائے گا جس میں دیگر عمل کے ذریعہ پہنچ سکتا تھا۔

معمول کو آنکھیں بند کرا کر سلا دینا

معمول کو ایک کرسی پر آرام سے بٹھا دیا جائے۔ اور اس سے یہ
کہا جائے۔

تصویر نمبر ۱۹

"اپنی آنکھیں بند کر لو۔ مگر اس حالت میں تم اپنی پتلی کو اوپر کو اٹھاؤ۔ اور آنکھ کے پپوٹے کے اوپر کی جڑ میں اپنی نگاہ جماؤ"

جب معمول اس بات پر کاربند ہو جائے تو اس سے یہ کہو کہ:۔

"اب تم آنکھیں نہیں کھول سکتے ہو۔ تمہارے پلک اب اوپر کو نہیں اٹھ سکتے ہیں۔ تم اپنے خیالات کو جمع کرو۔ اور اپنے دماغ سے اپنا خیال لڑاؤ۔ اس سے تم کو جلد نیند آ جائیگی۔ اس کمرے میں تم کو سوائے میری آواز کے اور کوئی آواز سنائی نہیں دے گی"

یہ عمل تیر بہدف ہوتا ہے۔ اور آنکھیں بند کرنے کے بعد ہی معمول پر نیند کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ جس میں عامل اس سے ہر کام کرا سکتا ہے۔ اور ہر بات دریافت کر سکتا ہے۔

ناک پر نگاہ جمانے کے ذریعہ معمول کو سلا دینا

معمول کو کرسی کے اوپر بٹھانے کے بعد اس سے یہ کہا جائے کہ:۔ "تم اپنی نگاہیں نیچے کو ڈال لو اور ناک پر جمالو۔ اس سے تھوڑی ہی دیر میں تم کو گہری نیند آجائے گی۔ اور جو بات تم سے کہی جائے گی۔ تم وہی کروگے"۔

اس طریقہ کا اثر بھی فوری ہوتا ہے۔ کیونکہ نگاہوں کو اس طرح ناک پر جمانے سے اس رگ پر زور پڑتا ہے۔ جس پر قوت باصرہ کا مرکز ہوتا ہے۔ اور تھوڑی دیر میں اس میں اضمحلال پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے اسے گہری نیند آجاتی ہے۔

از خود معمول کو سلا دینا

اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ بلا عامل کے بھی ایک معمول یا ایک شخص پر نیند کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص از خود اپنے اوپر نیند کی حالت پیدا کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ جب وہ رات کو سونے کی غرض سے پلنگ کے اوپر چلے تو اس طرح لیٹے کہ اپنا سر ذرا پیچھے کو تکیہ کالے تاکہ نگاہیں پاؤں پر جم سکیں۔ پھر آنکھیں بند کرلے۔ مگر بالکل بند نہیں ذرا سا پلک کھلا رہے۔ اور پھر آنکھوں کی پتلی پھیر کر پاؤں پر نگاہ جمائے۔

اس طریقہ سے کوئی چند ہی سیکنڈ میں اس کے پپوٹے بھاری پڑ جائیں گے۔ اور اسے نیند آنے لگے گی۔ یہاں تک کہ چند ہی منٹ میں اسے گہری نیند آجائیگی۔

معمول کو سر کو چکر دے کر سلا دینا

جس معمول کو اس طریقہ سے سلانا منظور ہو اس کے ہاتھ میں کوئی

تصویر نمبر ۲

ایسی چیز دیدی جائے
جس میں چمک دمک
ہو۔ اور اُس سے کہا
جائے کہ وہ اُس پر نگاہیں
جما کر دیکھتا رہے۔ جب
وہ ذرا دیر اُسے دیکھ چکے
تو اس کے سر کو چکر دیا
جاوے اس سے اُسے
بہت ہی جلد نیند آ جاتی
کیونکہ چکر کے ذریعہ
دورانِ خون میں گرد
بڑھی پیدا ہو جاتی ہے
اور اُس سے معمول
کو نیند آ جاتی ہے

مسمریزم کے کاغذ کے ذریعہ معمول کو سُلا دینا

ایک عامل اپنے عمل کے ذریعہ کاغذ میں وہ تاثیر پیدا کر دیتا ہے
جس کے ذریعہ معمول کو نیند آ جاتی ہے ۔

یہ کاغذ اس طرح بنایا جاتا ہے کہ عامل کاغذ کے دو چار ٹکڑے اپنے
ہاتھ میں لے کر اپنی قوت مقناطیس کو تصور کے ذریعہ اُس میں پہونچا
دیتا ہے ۔

جس معمول کو اس کاغذ کے ذریعہ سُلانا منظور ہوتا ہے۔ عامل اس
کی آنکھیں بند کرتا ہے۔ اور پھر یہ کہتا ہے کہ میں تمہارے ہاتھ میں
کاغذ کا ایک ٹکڑا دوں گا۔ اس کے چھونے سے جو منہ پر تمہارے

دل میں پیدا ہو۔ تم اس پر خوب کے ساتھ توجہ رکھنا۔ اس سے تم کو نیند آجائے گی۔ فی الحقیقت اس طریقہ سے ذرا ہی دیر میں معمول کو گہری نیند آجاتی ہے ✢

بجلی کے ذریعہ معمول کو سُلا دینا

بعض ماہرین مسمریزم بجلی کے ذریعہ معمول کو سلاتے ہیں وہ اُسکے ذریعہ معمول کے جسم میں اور جذبات میں ایک قسم کی تاثیر پیدا کرتے ہیں۔ جس سے اُسے نیند آجاتی ہے۔ لیکن یہ طریقہ عمل مسمریزم کے بالکل خلاف ہے اور اب اس کا رواج اُٹھتا جاتا ہے ✢

ارادی خواب غیر ارادی ہو جاتا ہے

بعض معمول بعض طریقوں سے جن میں سے دو چار ہم بیان ہو چکے ہیں لیٹنے اور نیند لے آسکتے ہیں۔ جب وہ ایسی حالت میں ہوں اگر اس وقت کوئی عامل ان پر اپنے تصور کے ذریعہ کو جو ڈالے۔ اور قوتِ مقناطیس کو ان کے جسم تک پہنچا دے تو ان پر وہی حالت اور وہی نیند طاری ہو جاتی ہے۔ جو عامل کے عمل کے ذریعہ ہوتی ہے۔ اسی کا نام "ارادی خواب کو غیر ارادی خواب" بنا دیتا ہے ✢

ارادی خواب اسی ترکیب ہے۔ اسی مشورہ اور انہیں باتوں کو اپنے دل سے کہنے کے ذریعہ پیدا کیا جاتا ہے۔ جن کے ذریعہ عامل پیدا کرتا ہے ✢

اس عمل اور اس ترکیب سے ایک شخص جتنی دیر تک چاہے نیند لاتا ہے اسی ترکیب کے ذریعہ وہ اپنی بری عادت کی اصلاح کر سکتا ہے اسی کے ذریعہ وہ اپنے تو اسے کو زور دار بنا سکتا ہے۔ اور

مندرجہ ذیل باتوں میں ایک نمایاں اصلاح کر سکتا ہے۔ کیونکہ اِن سب باتوں کا انحصار توجہ اور قوتِ مقناطیسی پر ہے :-

(۱)۔ تھکن کا علاج ۔ (۲) کُند ذہنی کا علاج

(۳)۔ ضعیف حافظہ کا علاج ۔ (۴) بدخوابی کا علاج

(۵)۔ بُری عادات کی اصلاح ۔

جو شخص آسانی کے ساتھ نہ سُلایا جا سکے اُسکے سُلانے کا طریقہ

اگر عامل کو یہ معلوم ہو جائے کہ فلاں معمول یا فلاں شخص کو وہ آسانی کے ساتھ نہیں سُلا سکتا تو وہ اُس پر مندرجہ ذیل طریقہ کی آزمائش کرے۔ اس سے ایک عنصر در پیدا ہو جائے گی +

تصویر نمبر ۲۱

ایسے معمول ... کو مقناطیس پاؤں زمین یا پختہ فرش کے اوپر جما کر کھڑا کیا جائے اور اس کے ہاتھ اِس طرح اٹھوائے جائیں۔ کہ دونوں کہنیاں دونوں

پہلوؤں کی طرف پھیلے جائیں۔ اور دونوں ہاتھوں کا حصہ جو کہنی سے نیچے ہو وہ الٹ کر شانوں سے جا ملے اور مٹھیاں بند رہیں ۔

اس کے بعد اس سے کہو کہ وہ گہری سانس بھرے اور اسے آٹھ سیکنڈ تک روکے رہے۔ اور دل میں یہ تصور باندھے رہے۔ کہ اس کا جسم ڈھیلا اور سست پڑ جاتا ہے۔ اس کے بعد سانس کو خارج کر دے اور آہستہ آہستہ سانس لیتا رہے۔ اور آٹھ سیکنڈ کے بعد پھر گہری سانس بھرے۔ اور اسے آٹھ سیکنڈ تک روکے اور دل میں تصور باندھے رہے کہ اس کا جسم مجہول ہوتا جاتا ہے۔ پھر سانس خارج کر دے اور آٹھ سیکنڈ تک آہستہ آہستہ سانس لیتا رہے۔ اور پھر گہری سانس بھرے اور سابق کی طرح اسے روکے اور تصور باندھے اور خارج کرے ۔

اس عمل کے بعد اسے نیند معلوم دینے لگیگی۔ اور آخر کار وہ سونے پر آمادہ ہو جائے گا۔ اسے [illegible] سستی اور ڈھیلا پن معلوم دیگا۔ جب اس کی یہ حالت ہو جائے تو عامل اس پر توجہ ڈالے [illegible]

روشن ضمیری کیا شے ہے اور کس طرح معمول کے دل میں پیدا کی جا سکتی ہے

جن لوگوں کے دماغی قویٰ زبردست ہوتے ہیں۔ ان میں اکثر دوسرے لوگوں کے دل میں اثر کرنے کی طاقت پائی جاتی ہے۔ اسی کا نام روشن ضمیری ہے۔ اور اس روشن ضمیری کو مسمریزم یا ہپناٹزم کے ذریعہ معمول کے دل میں پیدا کیا جا سکتا ہے۔ اور جب اس میں یہ بات پیدا ہو جاتی ہے۔ تو اس سے مندرجہ ذیل باتیں بطور پیشگوئی کے معلوم کی جا سکتی ہیں۔ یعنے اس سے یہ باتیں کرائی جاتی ہیں۔

۱۔ پیش گوئیاں کرنا۔
۲۔ حاضرین مجلس کے دلوں کا حال بتانا۔
۳۔ دوسرے شہر کے کسی شخص کے دل کا حال معلوم کرنا۔

توجہ اور روشن ضمیری کا فرق

توجہ عامل کے خیال یا تصور یا قوت متخیلہ کی ایک موج ہے جو معمول کے دل میں جا کر وہ تصویر پیدا کر دیتی ہے جسے عامل پیدا کرانا چاہتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ کن باتوں اور واقعات کو بتایا یا معلوم کیا جا سکتا ہے۔ جو گذر چکے ہیں یا گذر رہے ہوں۔

روشن ضمیری بھی عامل کے خیال یا تصور یا قوت متخیلہ کی ایک موج ہے جو معمول کے دل میں جا کر وہ تصویر پیدا کر دیتی ہے جسے عامل پیدا کرانا چاہتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ ان باتوں اور واقعات کی پیشگوئی کی جا سکتی ہے جو غیب سے ظہور میں نہ آئے ہوں۔

کن معمولوں میں روشن ضمیری پیدا کی جا سکتی ہے

جو لوگ نہ صرف مسمریزم کے ذریعہ سو سکیں۔ بلکہ جن پر ایسی نیند کا غلبہ ہو سکے کہ اس میں چل پھر سکیں۔ کلام کر سکیں۔ لیکن جب نیند جاتی رہے تو انہیں یہ بھی یاد نہ رہے کہ ان پر کیا گذری۔

جو لوگ نیند کی حالت میں اس بات کا تصور باندھ سکیں جس کا عامل تصور بندھوانا چاہے۔

ان لوگوں یا اس قسم کے معمولوں میں روشن ضمیری پیدا کی سکتی ہے۔ اور اس کے ذریعہ مندرجہ ذیل باتیں معمول سے کرائی جا سکتی ہیں:-

دوسرے ملکوں کی سیر ۔ میدان جنگ
جنگ کا نظارہ ۔ عالم بالا کی سیر
دوسرے ملکوں کے حالات بتانا
معمول کو سوتے میں ملکوں کی سیر کرانا

پہلے معمول کو گہری نیند میں سُلا دو ۔ اس کے بعد اسکے پاس کھڑے ہو کر اس سے یہ باتیں کہو ۔ اور آپس سے اُن کی تصویر بن جاوے ۔ "سو جاؤ تمہاری نیند گہری ہوتی جائے گی ۔ یہاں تک کہ تم خوب سو جاؤ گے ۔ اور تمہاری روح اس قالب خاکی میں سے نکل کر کسی دور ملک میں چلی جائیگی ۔ وہ اس کی سیر کرتی اور مختلف چیزیں دیکھتی پھرے گی ۔"

اس کے بعد کچھ ایسی باتیں کہی جائیں کہ اس کی نیند زیادہ گہری ہو جائے اور اس میں ایک روشن ضمیری پیدا ہو جائے ۔ پھر اس سے یہ کہا جائے :-

"دیکھو اب تم خوب سو گئے ہو ۔ اب تمہاری روح تمہارے جسم سے نکل کر فلاں ملک میں جائے گی ۔ اس کا نظارہ کرے گی ۔ اس کی سیر میں اُسے بہت سے عجیب و غریب باتیں دکھائی دیں گی ۔ اور جب تم جاگو تو مجھ سے ان باتوں کا مفصل بیان کرنا ۔"

الغرض معمول کو گہری نیند آ جائیگی ۔ اور اُس کی نیند میں اس میں روشن ضمیری پیدا ہو جائے گی ۔ اُس کی روح اُس کے جسم سے نکل کر اس ملک میں جائے گی ۔ یا یوں کہو کہ اس ملک کا تصور اُس کے ذہن میں بندھ جائے گی ۔ اور جب وہ بیدار ہوگا تو اپنے ملک کے سامنے

حالات بیان کردے گا۔

جس طرح معمول کو کسی ایسے ملک کی جس میں وہ کبھی گیا نہ ہو سیر کرائی اور اُس کے حالات معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ اسی طرح عالم بالا کی سیر بھی کرائی جا سکتی ہے۔ ہم نے مثال کے طور پر صرف ایک بات بیان کر دی ہے اور باقی باتیں بخوف طوالت قلم انداز کر دی ہیں۔

معمول میں قوت سامعہ کا تصور پیدا کرنا

معمول میں قوت ذائقہ کا تصور پیدا کر دینا

معمول میں قوت شامہ کا تصور پیدا کرنا

روشن ضمیری پیدا کرنے کے بعد معمول کے دل میں یہ تصور پیدا کرایا جائے کہ وہ ایک بات کو درست خیال کرنے لگے۔ مثلاً اُس کی ناک کے پاس کوئی بدبو لے جاؤ۔ اور وہ تمہارے کہنے کے مطابق یہ کہنے لگے کہ وہ فلاں شئے کا عطر ہے۔ اسے کوئی بدذائقہ چیز کھلا دی۔ اور وہ اُسے کھا کر تمہارے کہنے کے مطابق یہ کہنے لگے۔ وہ ایک خوش ذائقہ شئے ہے۔ اسی طرح وہ یہ اقرار کرنے لگے۔ کہ فی الحقیقت وہ فلاں شخص کی جس کا تم نے اُسے نام بتا دیا ہے باتیں سُنا رہا ہے۔ حالانکہ وہ باتیں تمہاری یا کسی اور دوسرے آدمی کی ہوتی ہیں۔

روشن ضمیری کی حالت میں معمول سے مندرجہ ذیل باتیں دریافت کی جا سکتی ہیں:۔

عامل یا فلاں شخص کیا کہہ رہا ہے

عامل یا فلاں شخص کیا کام کر رہا ہے

معمول کو جب اُس حالت میں پہنچا دیا جائے جسے روشن ضمیری کہتے

ہیں۔ تو وہ یہ بھی بتا دیتا ہے کہ عامل یا فلاں شخص کھا پی رہا ہے۔ یا فلاں کام کر رہا ہے۔ صرف اُس سے اِس حالت میں یہ سوال کیا جاتا ہے کہ "بتاؤ تو میں یا فلاں شخص کیا چیز کھا رہا ہے یا کیا کام کر رہا ہے"۔

معمول میں جذبات یا احساس کا پیدا کرنا

اگر چاہو تو معمول میں روشن ضمیری کی حالت میں وہ احساس پیدا کیا جا سکتا ہے۔ جو تم میں حالت بیداری میں ہوتا ہے۔ اگر تمہارے جسم میں کوئی شئے چبھوئی جاتے۔ تو اُسے اسی طرح تکلیف معلوم دیگی۔ جس طرح کہ تم کو اور جس مقام پر تمہارے کوئی شئے چبھوئی جائیگی۔ وہ اپنے جسم میں اُسی مقام کو پکڑ لے یا ملنے لگے گا۔

معمول میں خیال کا احساس پیدا کر دینا یا اُس سے اپنے خیالات کا اظہار کرنا

اس جملہ میں لفظ "اپنے خیالات" سے مراد عامل کے خیالات ہے۔ روشن ضمیری کی حالت میں معمول میں ایسی بات پیدا کر دینا کہ وہ تمہارے یعنی عامل یا کسی اور شخص کے خیالات کو محسوس و معلوم کرے اور بتا دے کہ تم فلاں خیال میں محو ہو یا فلاں بات پر غور و خوض کر رہا ہے۔

معمول سے سوالوں کے جواب دلائے جا سکتے ہیں

اگر تم روشن ضمیری کی حالت میں معمول سے کوئی بات دریافت

کرنی چاہو تو وہ اُسے ٹھیک ٹھیک بتا دے گا۔ تم ایک شخص کو قلم دوات
لے کر اپنے پاس بٹھا لو اور پھر معمول سے سوال کرو۔ جو جواب وہ شخص
دے اُسے وہ شخص قلمبند کرتا جائے۔ اور فی الواقعہ معمول کے بتائے
ہوئے جواب بالکل صحیح ٹھیک اور پورے اُتریں گے۔

معمول سے امراض کی تشخیص اور علاج تجویز کرانا

جب کسی معمول پر روشن ضمیری کی حالت طاری کرا دی جائے تو اُس
سے کسی بیمار کی بیماری جو اکثر طبیبوں اور ڈاکٹروں کی سمجھ میں نہ آتی ہو تشخیص
کرائی جائے اور کسی مریض کا ٹھیک علاج دریافت کیا جائے۔ اور جو بات
معمول بتائے۔ اس پر پوری طرح سے عمل کیا جائے۔ اُس سے ضرور
نفع ہوگا۔

اسی طرح معمول جب کمرے کی حالت سے واقف ہو اور جس میں اُسے
ہر شئے کا نام اور اور مقام جہاں وہ شئے رکھی ہو یاد ہو معلوم کیا جا سکتا
ہے۔ تم اُس کمرے میں جاؤ اور ایک چیز جیب میں ڈالو۔ دوسری اُٹھا کر دوسری کی
جگہ تیسری رکھ دو۔ پھر بیچ میں سے کچھ چیزیں باہر کر دو۔ اور اُن کی جگہ کچھ نئی
چیزیں رکھ دو۔ گویا اُس کے تمام آرائیش کو بالکل بگاڑ دو۔ اور پھر معمول
سے پھر دریافت کرو کہ اس کمرے میں کیا انقلاب پیدا ہو گیا ہے۔ تو
وہ صاف صاف بتا دے گا کہ فلاں فلاں شے کی جگہ بدل دی گئی ہے
فلاں فلاں چیزیں اُٹھا کر باہر سے دور کر دی گئی ہیں۔ اور فلاں فلاں نئی
چیزیں اس میں داخل کر دی گئی ہیں۔

ہزاروں کوس کے فاصلہ پر سے اپنے عزیزوں اور خاندان کا جو وطن میں ہوں حال دریافت کرنا

اگر کوئی شخص چاہے تو کسی شخص میں روشن ضمیری پیدا کرنیکے بعد

اُس سے اپنے عزیزوں اور خاندان کا جو ہزاروں کوس کے فاصلہ پر اپنے وطن میں موجود ہوں حال دریافت کرا سکتا ہے۔ اور معمول صاف صاف بتا دے گا کہ فلاں شخص بیمار ہے۔ فلاں شخص بے کار ہے فلاں عزیز چہل قدمی کر رہا ہے۔ اور فلاں عزیز کو کچھ تکلیف اٹھانی پڑ رہی ہے۔ فلاں عزیز بیمار ہے۔ اور فلاں شخص بیمار ہے۔ اور فلاں خوش ہے۔ فلاں رشتہ دار کے گھر موت ہو گئی اور فلاں کے گھر بچہ پیدا ہوا ہے۔ فلاں رشتہ دار وطن میں موجود ہے۔ اور فلاں وطن سے باہر سفر پر روانہ ہو گیا یا کسی کام کے باعث گیا ہے ٭

مسمریزم کے ذریعہ شراب۔ افیون۔ بھنگ چرس اور دیگر منشی اشیا کو کسی شخص سے ترک کرا دینا

اگر تم کسی شرابی سے شراب ترک کرانا چاہو تو پہلے معمول پر خواب کی حالت طاری کر دو۔ اس کے بعد اس سے ایسی باتیں کہو جن سے اس کو بھی شراب سے نفرت کرنے لگے۔ مثلاً

"دیکھو شراب بری چیز ہے۔ تم اسے استعمال کرتے ہو اور ترک نہیں کر سکتے۔ اس سے تم کو نقصان ہوتا ہے۔ مگر تم اس خواہش کو جو اس کے لئے تمہارے دل میں پیدا ہوتی ہے روک نہیں سکتے ہو۔ تم اپنی خواہش کے غلام بن گئے ہو۔ مگر اب سے تم کو اس خواہش سے نفرت اور شراب سے کراہیت ہو جائے گی۔ تم خواہش کی غلامی سے آزاد ہو جاؤ گے۔ اور بغیر کسی تکلیف کے تم شراب ترک کر دو گے"

جب وہ بیدار ہو گا تو اس کی طبیعت میں شراب سے ایک قسم کی نفرت پیدا ہو جائے گی۔ اور ایک ماہ تک عمل کے بعد جو ہر روز

اُس کے اوپر کیا جائے اُسے شراب سے بالکل نفرت ہو جائے گی۔ اُس
کی خوشبو سے اُس کا جی گھبرائے گا۔ اُسے دیکھ کر اُسے گھن لگے گی۔ اُس
کے نام سے اُسے خوف معلوم دے گا +

جس طرح کسی شرابی کی طبیعت کو شراب کی طرف سے پھیر دیا جاتا
ہے۔ اُسی طرح مسمریزم کے عمل کے ذریعہ افیونی سے افیون۔ بھنگڑی
سے بھنگ۔ چرسی سے چرس۔ مدکی سے مدک۔ پوستی سے پوست۔
چانڈو باز سے چانڈو۔ اور کوکین کھانے والے سے کوکین ترک کرائی
جاسکتی ہے +

ھدایت

جب مسمریزم کا کوئی عامل یا ماہر کسی شرابی یا افیونی یا دیگر نشہ باز
کی عادت کی اصلاح کرنے اور اس سے اس نشہ کو ترک کرانے کی تدبیر
شروع کرے۔ اس وقت سوائے اُس کے مکان میں سے ایسے لوازمات
دور کرا دے۔ جن سے اس نشہ استعمال کرنے کی تحریک ہوتی
ہے۔ اور اُس معمول کو بھی ہدایت کر دے۔ کہ وہ شراب خانہ۔ افیون
کی دوکان۔ چانڈو خانہ اور ان نشوں کے استعمال کرنے والے لوگوں
کے پاس سے ہو کر نہ نکلے +

اکثر اشتہاری طبیبوں کے اشتہاروں میں ایسی دوائیں درج
ہوتی ہیں جو شراب یا افیون یا چانڈو یا دیگر نشوں کو ترک کرا سکتی ہیں
لیکن ان میں کسی نشہ کا جزو ضرور ہوتا ہے۔ اس لئے ان کے استعمال
سے نشہ کی عادت کا ترک ہونا ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ بھلا ایک
نشہ کے ذریعہ دوسرا کس طرح چھوٹ سکتا ہے۔ اگر ایک چھوٹ جائیگا
تو دوسرا اُس کے گلے پڑ جائے گا۔ اس لئے نشہ کی عادت ترک کرانے
کے لئے مسمریزم سے بہتر علاج عمل مسمریزم ہے +

جھالے اور ختم کا بیان

معمول کو سُلانے اور جگانے میں بعض اوقات جھالے دئے جاتے ہیں اور کچھ الفاظ کہے جاتے ہیں۔ اُن کو اس موقع پر صاف الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے :-

جھالے باعتبار طول کے دو قسم کے ہیں۔ ایک لمبے اور دوسرے مقامی یا چھوٹے +

(۱) لمبے جھالے وہ ہیں جو سر سے لیکر گھٹنوں تک یا گھٹنوں سے لے کر سر تک ہوتے ہیں +

(۲) چھوٹے یا مقامی جھالے وہ ہیں جو کسی خاص عضو تک محدود رہتے ہیں خواہ اس سے آگے ذرا دھر اُدھر جاتے ہیں +

باعتبار خاصیت کے جھالے دو قسم کے ہیں۔ ایک سُلانے والے اور دوسرے جگانے والے +

(۱) سُلانے والے جھالے وہ ہیں جو سر سے پاؤں کی طرف کو دئے جاتے ہیں +

(۲) جگانے والے جھالے وہ ہیں جو پاؤں سے سر کی طرف یعنی نیچے سے اوپر کو دئے جاتے ہیں +

ختم سے مراد آہرین مسمریزم کی اصطلاح میں وہ الفاظ ہیں جنکو عامل عمل پورا کرنے کے بعد کہتا ہے۔ مثلاً سو جاؤ۔ جلد سو جاؤ۔ گہری نیند میں چلے جاؤ۔ یا جن کو عامل کسی معمول کو جگانے یا بیدار کرنے کے وقت کہتا ہے۔ مثلاً ہوشیار ہو جاؤ۔ جاگ جاؤ۔ جاگو۔ آنکھیں کھولو۔ اس کی اُن کی یہ دو قسمیں ہیں :-

ختم خواب آور

ختم بیدار کنندہ

ختم خواب آدم کے ساتھ کسی قسم کی آواز نہیں نکالی جاتی۔ کیونکہ آواز سے معمول چونک پڑتا اور بعض اوقات بیدار ہو جاتا ہے جس سے عمل ضائع ہو جاتا ہے ۔

ختم بیداری آدم کے ساتھ عامل کو ایک دو تین کہہ کر یا تو تالی بجانی ہوتی ہے اور یا ہاتھ پر ہاتھ مارنا ہوتا ہے۔ تاکہ ایک آواز پیدا ہو کر معمول کو چونکا دے ۔

ساتواں سبق

انسان کے دماغ میں ایک ایسی طاقت یا قوت قدرت نے پیدا کی ہے کہ وہ اس سے بڑے بڑے کام لے سکتا ہے۔ اور جن لوگوں نے اس قوت سے کام لیا ہے انہوں نے ایسے کام کئے ہیں جو انہونے اور ناممکن سمجھے جاتے ہیں ۔

یہ طاقت یا خواہش ایسی ہے کہ دوسروں کو اپنی طرف مائل کر لیتی لوگوں کو گرویدہ بنا لیتی ہے۔ اور ان کو کسی کا حلقہ بگوش کر دکھاتی ہے۔ گویا اس قوت کو قوت جاذبہ کہنا چاہیئے ۔

یہ طاقت مرد اور عورت دونوں میں پائی جاتی ہے۔ اس کے باعث انسان۔ دولت۔ عزت۔ ہر دلعزیزی اور دلی مسرت حاصل کرتے ہیں کسی کو اپنی محبت میں پھنسا لیتے ہیں کسی کے دل میں ایک اطمینان پیدا کر دیتے ہیں۔ اور کسی کو اپنے سے متنفر کر دیتے ہیں ۔

ہر شخص اس طاقت کو خرچ کرتا رہتا ہے۔ اور حاصل بھی کرتا رہتا ہے کبھی ارادۃً اور کبھی بے ارادہ۔ گویا یہ طاقت کام کرتی رہتی ہے ۔

اس طاقت کا نام مسمریزم گویا قوت [illegible] رکھا گیا ہے۔

کیونکہ اصل میں وہ اسی طرح کام کرتی ہے جس طرح کہ بجلی یا مقناطیس وہ دماغ کی ایک لہر یا تموج ہے ✣

قوت مقناطیس والے شخص کی علامات

جس شخص میں یہ قوت زیادہ ہوتی ہے یا جو شخص اس قوت سے زیادہ کام لیتا ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل خواص پائے جاتے ہیں:-

(۱) دھیرج یا اطمینان۔ اگرچہ نہ اس کی بخوبی نہ اس کی عادات اور نہ اس کی گفتگو سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے۔ تاہم وہ اس کی زندگی کا ایک جزو اعظم ہوتی ہے۔ وہ جلد باز یا بے صبر نہیں ہوتا۔ اس کے پاس جانے سے انسان کی طبیعت کو ایک قسم کا اطمینان اور راحت معلوم ہوتی ہے ✣

(۲) عمیق انداز نگاہ:-

جس شخص میں یہ قوت زیادہ ہوگی اس کی نگاہوں سے رعب اور محبت ٹپکتی ہوگی۔ وہ تمہاری طرف بڑے غور سے اور محبت بھری نگاہ سے دیکھیگا۔ وہ متین ہوگا۔ اس میں گستاخی نام کو نہیں ہوگی۔ وہ تمہاری باتیں سننے کے بعد ان کا جواب دے گا۔ اور نہایت دلربا لہجہ میں۔ وہ تمہاری نگاہوں میں اپنی نگاہیں نہیں جمائے گا۔ بلکہ تمہاری آنکھوں کے درمیان ناک کے اوپر جڑ میں نگاہ جما کر دیکھے گا ✣

(۳) خلق

جس شخص میں یہ قوت زیادہ ہوگی وہ انتہا درجہ کا خلیق ہوگا۔ اس کے ایک ایک لفظ کا تمہارے دل پر اثر ہوگا۔ وہ تم سے خلق و حسن سلوک کے ساتھ پیش آئے اور ملائمت سے باتیں کرے گا۔ وہ تمہاری باتیں خوب غور سے سنے گا۔ اور اپنا اثر تم پر نمایاں طور پر ڈالنا چاہے گا۔ وہ تم سے جو کچھ کرانا چاہے گا

کرا دے گا ۔

(۴) دلیری

جس شخص میں یہ قوت زیادہ ہوگی وہ بڑا دلیر۔ نڈر۔ اور بیباک ہوگا۔ وہ نہ کسی سے ڈرے گا اور نہ کسی سے جھجکیگا۔ اسکی نگاہیں کسی کے آگے کبھی نہیں جھک سکینگی۔ وہ کسی کے رعب میں نہیں آسکے گا۔ وہ تم کو کوئی بات ارادتاً نہ کہیگا۔ بلکہ غیر ارادی پیرایہ میں۔ اسے اپنی ذات پر اس قدر اعتماد و بھروسہ اور اعتبار ہوگا کہ وہ جس کام کو کرنے کا ارادہ کریگا اسے پورا کر دے گا اور یہ بات اس کی حرکات سے بھی ظاہر اور ثابت ہوگی۔ وہ تم کو کسی قدر مغرور معلوم دے گا۔ اور حتی الامکان زیادہ باتیں کرنے سے پرہیز کرے گا ۔

جو لوگ قوت مقناطیس سے کام لیتے ہیں۔ وہ پہلے لوگوں میں رسوخ اور ہر دلعزیزی پیدا کرتے ہیں۔ اس کے بعد اگر وہ عزت کے طالب ہوتے ہیں تو عزت پیدا کر لیتے ہیں۔ اور اگر نام کے خواہاں ہوتے ہیں تو ناموری حاصل کر لیتے ہیں۔ اور اگر دولت کے خواستگار ہوتے ہیں تو دولت پیدا کر لیتے ہیں ۔

ایسے لوگوں کی نگاہوں میں ایک بڑی زبردست تاثیر ہوتی ہے۔ اور باتوں میں بڑا اثر ہوتا ہے۔ گویا اُن کی نگاہوں میں جادو اور باتوں میں لذت ہوتی ہے ۔

چونکہ وہ اس معاملے اور قاعدہ سے واقف ہوتا ہے کہ بلا سبب کے کوئی بات ظہور میں نہیں آتی۔ وہ اس پر عمل کرتا ہے اور لوگوں پر حکمرانی کرتا ہے۔ وہ دوسرے شخصوں میں سے قوت مقناطیس کو نکال لیتا اور اس طاقت کو اپنی قوت مقناطیس میں ملا کر کسی شخص کے دل میں ایک نامعلوم طریقہ سے داخل کر دیتا ہے ۔

جو لوگ ہمیشہ سے گوشہ میں بیٹھتے ہیں جو ایسے دل کا حال ہر شخص

سے کہدیتے ہیں۔ جو اپنا راز دوسروں سے بیان کردیتے ہیں۔ جو فضول گو ہوتے ہیں۔ جو کسی کی خوشامد کرتے ہیں۔ جو کسی بے بیجا طور پر کسی بات کا نقش کرنا چاہتے ہیں۔ ان میں قوتِ مقناطیس کم ہوتی ہے وہ بجائے اس کے دوسروں سے کوئی کام نکال سکیں دوسرے ان سے اپنا کام نکال لیتے ہیں ❖

قوتِ مقناطیسی کا راز

قانونِ قدرت کا ایک اصول جو نہایت زبردست ہے یہ ہے کہ دماغ کی طاقتوں کا اثر نہایت قوی۔ زبردست۔ زود اثر اور اچھوتا ہے ❖ خواہش جاہے کی قدرتی ہو وہ ایک دماغی لہر ہوتی ہے۔ اور طاقت تاثیر سے لبریز ہوتی ہے ❖ پس جو شخص خواہش میں جو تاثیر ہوتی ہے۔ اس کو کسی پہ ڈال سکتا ہے وہ اپنی خواہش کو پورا کر سکتا ہے اور اگر اسکا سبب وار اس خواہش سے ... کام کرنا مقصود ہو وہ

تصویر نمبر ۲۲

اپنی خواہش کو پورا کرسکتا اور کرا سکتا ہے۔ اور اس خواہش سے اُسے جو کام کرنا اُسے مقصود ہو وہ آسانی کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ پس جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص پر اثر ڈالنا چاہے تو اُسے اپنی خواہش میں سے تاثیر کو ایک دل ربا انداز میں خارج کرکے اس شخص کے دل میں پہنچا دے ❊

جو شخص قوت مقناطیس سے کام لے اُسے یہ لحاظ کرنا چاہیے کہ اپنے ارادوں سے حتے الامکان کسی دوسرے شخص کو واقف نہ کرے اور جو لوگ اس اصول پر کاربند ہوئے ہیں۔ انھوں نے اس دنیا میں کارہائے نمایاں انجام دئے ہیں۔ ایسے لوگوں کی اگر ایک فہرست مرتب کی جائے تو کتنی مجلد تیار ہو جائینگی۔ مگر ہم انیسویں صدی کے چند لوگوں کے نام گنائے دیتے ہیں۔ ہندوستان میں سر سید احمد خاں۔ اور سوامی دیانند سرسوتی۔ انگلستان میں مسٹر گلیڈ اسٹون۔ مسٹر ہاپنیل۔ جرمنی میں پرنس بسمارک ❊

جو شخص قوت مقناطیس سے کام لینا چاہے تو اسے اپنی نگاہ کو پہلے پختہ کر لینا چاہیے۔ اور جس شخص سے بات کرے پہلے اس کی ناک کی جڑھ میں نگاہ جمائے اور جب وہ شخص اُسے غور سے دیکھے اور آنکھوں سے آنکھیں ملائے۔ تو اس کی ناک پر سے نگاہ ہٹا کر اس کے کوٹ بوٹ اور دیگر چیزوں کو بے پروائی کے ساتھ مگر غور سے دیکھے۔ تاکہ اُسے یہ شبہ نہ ہو سکے۔ کہ اس کی طرف کسی متعصب کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔ اس کی باتیں سنے اور پھر اس کی ناک کی جڑھ پر نگاہ جما دے۔ اس سے اس پر بے حد اثر ہوگا۔ اور اس کا دل کھنچنے لگے گا ❊

سب سے پہلے ایسے عامل کو کسی میدان یا بند کمرے میں اپنے کسی دوست کی صورت کا تصور باندھنا چاہیے۔ اور اس سے عالم خیال میں گفتگو کرنی چاہیے۔ کہ اس کی ذات اس کا خود اعتماد آ جائے۔

اور اُسے اپنے اوپر بھروسہ ہو جائے۔ اگر چند روز تک پانچ پانچ منٹ یا زیادہ سے زیادہ آدھ آدھ گھنٹہ تک اس عمل کی مشق کی جائے تو عامل میں دلیری آجائے گی جو اس کے لئے نہایت ضروری ہے +

نگاہ پختہ کرنے کی مشق

- مناسب تر یہ ہے کہ ایک کمرے میں ہر روز ایک قد آدم آئینہ میں نگاہیں جماکر تھوڑی دیر تک دیکھا جائے۔ آئینہ میں عامل کو خود اپنی تصویر یا صورت نظر آئے گی۔ اُسے اُس کی ناک کی جڑ میں نگاہ جماکر دیکھنا چاہیے۔ مگر بلا ضرورت پلک نہیں مارنا چاہیئے۔ اگر پلک مارنے کو جی چاہے تو پپوٹوں کو ذرا اونچا کر لو۔ اس سے بھی وہی بات حاصل ہوگی جو پلک مارنے سے ہوتی ہے +

تصویر نمبر ۳

جن لوگوں کو ان باتوں کی مہارت اور مشق خوب اچھی طرح ہو جاتی ہے وہ لوگ کسی دوسرے شخص کو جس سے اُن کی واقفیت بھی نہ ہو آنکھ ملانے سے اپنے دام میں پھنسا لیتے ہیں اور مندرجہ ذیل طریقوں

میں سے کسی ایک طریقہ کے ذریعہ کسی شخص کے دل پر قابو یافتہ ہو جاتے ہیں۔

(۱) نگاہیں لڑا کر کسی کو گرویدہ کر لینا۔

(۲) کسی کا دامن چھو کر اسکو قابو میں کر لینا۔

(۳) ہاتھ کا اشارہ کر کے کسی کے دل کو لبھا لینا۔

(۴) راستہ میں چلتے چلتے کسی شخص کے جسم سے اپنا جسم لگا کر اُسے اپنا پابند کر لینا۔

(۵) ہاتھ ملا کر کسی شخص کو گرویدہ کر لینا۔

قوت مقناطیس تسخیر کا عمل ہے۔ اور جو لوگ کسی شخص کو اپنے قابو میں کرنا چاہیں۔ وہ مذکورہ بالا طریقوں سے کسی ایک پر عمل کریں۔

اگر کسی شخص مطلوب تک رسائی نہ ہو سکے تو اسے کس طرح قابو میں کیا جاتا ہے

جو طریقے ہم نے اوپر بیان کئے ہیں وہ اسی وقت ممکن ہیں جبکہ عامل کی نگاہ ہوں۔ باتوں اور چھونے میں تاثیر آ جائے۔ ورنہ مطلوب کا خیال تنہائی میں باندھا جاتا ہے۔ اُس وقت عامل کو یہ تصور باندھنا ہوتا ہے کہ مطلوب اُس کے آگے دست بستہ یا سر جھکائے ہوئے کھڑا ہے۔ اور اس کی اطاعت کا اظہار کر رہا ہے۔ یہ عمل چند دن تک کیا جاتا ہے۔ اور خاص کر ابتدائی درجہ کی مہارت رکھنے والوں کو اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ یا اس عمل کی آزمائش اُس وقت کی جائے۔ جب کہ مطلوب تک رسائی نہ ہو۔

جو شخص دوسرے شہر میں ہو اُس پر کیسے اثر ڈالا جاتا ہے؟

جس قاعدہ پر اس وقت عمل کیا جاتا ہے جبکہ مطلوب تک رسائی حاصل نہیں ہو سکتی ہے۔ اسی قاعدہ پر اس وقت بھی عمل کیا جاتا ہے جبکہ مطلوب کسی دوسرے شہر میں موجود ہو۔ اس کا وہی خیال تصور میں لانی ہیں چند روز تک وقت مقررہ پر باندھا جاتا ہے۔

ایک اور طریقہ بھی عاملوں نے نکالا ہے۔ اور اس سے اس بارہ میں کامیابی حاصل کی ہے وہ طریقہ تحریر یا کارڈ یا خط کا ہے۔ جس پر خیال یہ الفاظ کر کے تو میرے تابعدار ہو جاؤ" لکھ کر مطلوب کے پاس بھیج دیتے ہیں جو اس کو مطلوب کے پاس پہنچ کر پڑھتا ہے جب کہ اس کو تعویذ باندھنے یا اس سے نگاہیں ملانے یا اس کے جسم کو چھونے یا اس سے ہاتھ ملانے یا اس کا دامن پکڑنے سے۔ کیونکہ توجہ ہر حالت میں اپنا اثر دکھا سکتی ہے۔

نگاہوں کے ذریعہ اثر ڈالنے کا ایک عجیب طریقہ

ڈاکٹر اینکشن جو امریکہ میں علم مسمریزم وغیرہ کے ایک بڑے زبردست عالم اور ماہر ہیں۔ انہوں نے ایک طریقہ اثر ڈالنے کا ایجاد کیا اور ثابت کر دکھایا کہ نہ صرف اُن ہی طریقوں سے کسی شخص کے دل پر اثر ڈالا جا سکتا ہے۔ جو عام طور پر رائج ہیں اور جن کا ہم ابھی ابھی بیان کر چکے ہیں، بلکہ اس کے اور بہت سے طریقے ایجاد ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ماہرین مسمریزم اُن کے ایجاد کرنے کی زحمت گوارا کر سکیں۔

خواہ کسی کا دامن چھوا جائے۔ خواہ کسی سے ہاتھ ملایا جائے۔

خواہ کسی سے نگاہیں لڑائی جا دیں۔ خواہ اپنا جسم کسی کے جسم سے لگا دیا جاوے۔ اور خواہ ہاتھ سے کسی کو کسی قسم کا اشارہ کیا جائے لیکن اِن باتوں کا اصل میں کوئی اثر نہیں ہوتا۔ بلکہ اصل میں کوئی اثر نہیں ہوتا۔ بلکہ اصل میں اثر تو صرف قوتِ مقناطیس کا ہوتا ہے۔ جو ان باتوں یا چیزوں کے ذریعہ دوسرے شخص کے جسم کے اندر داخل ہو جاتی ہے۔ پس اگر کوشش کی جائے۔ تو یہ قوت مقناطیس اور اور ذرائع سے بھی دوسرے اِنسان کے جسم کے اندر داخل کی جا سکتی ہے ٭

انسان کے جسم میں بعض اعصاب اس قسم کے ہیں جن میں احساس کی طاقت پائی جاتی ہے۔ اور جو کسی خارجی یا بیرونی تاثیر کو جلد جذب کر لیتے ہیں۔ اگر کوئی ماہر مسمریزم قوت مقناطیس کے داخل کرنے کا جو ستہ ان اعصاب کو بنائے تو وہ اُس کے دل میں ضرور اثر پیدا کر سکے گا۔ اور اسی خوبی سے عمل جس خوبی کے ساتھ کہ دیگر ذرائع سے کر سکتا ہے ٭

پس مسٹر اٹکنسن لکھتے ہیں کہ اگر کسی شخص کی گردن کی جڑ میں جو سر کا نچلا حصہ ہے کوئی شخص جو علم مسمریزم سے واقف ہوگا ہیں جا کر دیکھے اور اپنی قوت مقناطیس کو اُس عضو کے ذریعہ اُس کے جسم کے اندر داخل کر دے تو اُسے قابو میں کر لیگا ٭

مسٹر موصوف لکھتے ہیں کہ میں نے اس طریقہ سے بہت سے آدمیوں کو اپنے قابو میں کر لیا۔ اور جو بات ان سے کرانی چاہتا تھا کرالی وہ اس قاعدہ کے صحیح اور زود اثر ہونے کے متعلق ایک واقعہ یوں بیان کرتے ہیں :۔

ایک ڈاکٹر علم مسمریزم وغیرہ کا مطلق قائل نہیں تھا۔ اور ہمیشہ میرے عمل اور بات کو لغو ثابت کرنے کے درپے رہتا تھا۔ اِس سے میں بھی اس بات کے درپے ہو گیا کہ خود اُسے [illegible] بناؤں تاکہ

اُس کی بات لغو ثابت ہو جائے وہ بڑا ہوشیار اور چالاک تھا اور کبھی میرے بتنے نہیں پڑھتا تھا۔ میں نے بارہا اُس پر اثر ڈالنا چاہا۔ مگر اُس نے اپنی طبیعت کے زور سے میرے عمل کو بیکار کر دیا۔ ایک دن مجھے ایک تماشہ گاہ میں جانے کا اتفاق ہوا۔ میں اول درجہ کا ٹکٹ لے کر تماشہ گاہ کے اندر داخل ہوا ہی تھا۔ کہ میری نگاہ اس ڈاکٹر پر جا پڑی۔ وہ درجہ خاص میں آ بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے موقع کو غنیمت جانا اور تماشہ گاہ کے باہر چلا گیا۔ اور اپنا ٹکٹ بدلوایا۔ دوسرے درجہ کا ٹکٹ لیکر میں چپکے سے اُس درجہ میں جا بیٹھا اور تماشا شروع ہونے کے انتظار میں تکتا رہا +

جب تماشہ شروع ہو گیا اور وہ بھی دیگر تماشائیوں کی مانند اُس کو دیکھنے میں محو ہو گیا۔ تو میں نے اُس پر اثر ڈالنا شروع کیا۔ چنانچہ میں نے ایک شخص کی جو میرے ہی درجہ میں میرے آگے والی بنچ پر بیٹھا ہوا تھا آڑ لی۔ اور اس ڈاکٹر کی گردن کی طرف اپنی نگاہیں جما دیں۔ اور غور کے ساتھ دیکھنے لگا +

اس کے بعد میں نے اپنی قوت مقناطیس کے ذریعہ اپنی خواہش کو اپنے دماغ سے جدا کیا اور اُس شخص کے دماغ کی طرف روانہ کیا۔ دماغی طاقت کی ایک موج میں نے اپنے دماغ سے نکالی جو گردن کے راستہ سے اُس کے سر کے اندر داخل ہو کر اس دماغ تک پہنچی +

میں نے اپنی قوت مقناطیس کو زیادہ زوردار اور زود اثر اور پُرتاثیر بنایا۔ اس ربط میں نے تصور باندھنے میں حالت استغراق کی حد سے باہر قدم مارا اور روشن ضمیری کی حد میں پہنچ گیا۔ جس سے میری قوت مقناطیس تیر بہدف بن گئی +

میں نے کوئی چند ہی منٹ تک اُس کی گردن پر اپنی نگاہیں جمائی ہونگی۔ اور قوت مقناطیس کے ذریعہ اپنے ارادہ یا خواہش کو اُس کے دماغ میں پہنچایا ہوگا کہ وہ ادھر ادھر گھومنے اور دیکھنے

لگے ۔ اُن کی گردن نیچے کو ڈھلکنے اور جھکنے لگی ۔ یہاں تک کہ وہ بالکل
سو گئے ۔ اس وقت میں نے اُن کے سامنے جا کر انہیں جگا دیا
اور اُن کو جرمنی کی سیر کرائی ۔ اور وہاں کے حالات دریافت کئے ۔
اوپر اُوپر بہت سے ۔ وہاں دریافت کئے جن کا انہوں نے جواب دیا ۔
اور جب میں نے اُن کو بیدار کر دیا تو وہ سخت متحیر ہوئے ۔ اور انتہا
درجہ نادم ہوئے ۔ اور کہنے لگے کہ واقعی مسمریزم کوئی شے ہے +
مسٹر اٹکنسن نے نگاہ پختہ کرنے کا بھی ایک طریقہ ایجاد کیا
ہے ۔ اور اُس پر امریکہ اور فرانس کے ماہرین مسمریزم عمل کرتے
ہیں وہ یہ ہے کہ :-

طور سامنے شیشہ پر نظر جما کر دیکھنے کے اگر کاغذ کے ایک مکرٹٹ
ہو یا تختی پر ایک سیاہ حلقہ کھینچا ہو ۔ وسط میں مرکز پر ایک سیاہ گول
فلاح بنا ہوا دیکھا جائے تو نگاہ پختہ ہو جاتی ہے ۔ بلکہ اس طریقہ میں ایک
خوبی یہ ہے کہ شیشہ سے تو بعض اوقات بصارت کی نگاہ خراب ہو جاتی ہے
لیکن اس طریقہ سے نہیں ہوتی +

تمام شد